Title - ILMI REHNUMA BANTWARA.

Creator - Atal Bihari Lal Mukhtar.

Publisher - Johnson company Press (Aligarh).

Date - 1927.

Pages - 128.

Subject - Ilm Aaraazi ; Mathematical Geograph

With Author's Compliments

A PRACTICAL GUIDE TO PARTITION AND UNION OF MOHALS.

عملی رہنما بٹوارہ

وشمول محالات

مولفہ

بابو اٹل بہاری لال مختار

پریسیڈنٹ مختار ایسوسی ایشن علی گڑھ و وائس پریسیڈنٹ مختار ایسوسی ایشن یوپی

مطبوعہ

جانسن کمپنی پریس علی گڑھ

۱۹۲۷ء

طبع اول ۵۰۰ جلد

قیمت فی جلد عہ علاوہ محصولڈاک

دیباچہ

یہ مختصر رسالہ جو ہدیہ ناظرین ہے میرے چونتیس ۳۴ سال کے تجربہ کا نتیجہ ہے اس رسالہ کو جناب رائے بہادر بابو بدھ سین صاحب ایم اے ڈپٹی کلکٹر فرخ آباد نے ملاحظہ فرمایا اور جو ترمیم یا اضافہ جناب ممدوح کی رائے میں ضروری تھا وہ کردیا گیا میں ان کی عنایات کا نہایت ممنون ہوں۔

میں اس کی اشاعت کی فکر میں تھا کہ قانون قبضہ اراضی جدید لوکل کونسل سے پاس ہو کر نافذ ہوگیا۔ اور اس وجہ سے بہت سا حصہ کتاب کا دوبارہ لکھنا پڑا۔

میں نہایت ادب سے اپنے معزز ہم پیشہ صاحبان اور معزز حکام بٹوارہ اور دیگر اہلکاران متعلقہ سے معافی کا خواستگار ہوں جو کچھ میں نے اس کتاب میں لکھا ہے وہ واقعات پر مبنی ہے لیکن جملہ اصحاب قانون پیشہ یا حکام بٹوارہ یا اہلکاران متعلقہ ایک ہی طرح عمل نہیں کرتے ہیں مگر بہت زیادہ صورتوں میں وہ ایسا عمل کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ جو کچھ نقائص اور کمی اس رسالہ میں ہو اس سے مطلع فرمائیں تاکہ دوسرے ایڈیشن میں اس کا لحاظ رکھا جائے۔

مؤلف

تمہید

INTRODUCTION

بٹوارہ کے مقدمات میں جو مشکلات پیش آتی ہیں وہ سب کو معلوم ہیں۔ اِس مختصر رسالہ میں ہر جگہ پر اُن تمام باتوں کا بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی بتا دیا ہے کہ فریقین مقدمہ اور اُن کے پیروکاران اصحاب قانون پیشہ کو کس طرح پر کام کرنا چاہیے۔ میں اپنے ۴۳ سالہ تجربہ کی بنا پر اسباب کے لکھنے کی جُرأت کرتا ہوں کہ سب سے زیادہ اس خرابی کے فریقین مقدمہ خود ذمہ دار ہیں۔ اِس میں شُبہ نہیں کہ حکام بٹوارہ کو اسقدر فرصت کہاں۔ لیکن یہ ناممکن ہے کہ اگر اُن کی توجہ کسی خاص امر کی جانب مبذول کیجائے تو وہ اسطرف توجہ نہ فرمائیں۔ سب سے آخری چٹھی میں جو صاحبان بورڈ نے جملہ صاحب کلکٹروں کی خدمت میں ارسال کی ہے اُس میں اسبات کو مان لیا ہے۔ کہ بٹوارہ کا کام کسی ضلع میں قابل اطمینان نہیں ہوتا ہے۔ اور جملہ حکام بٹوارہ اور صاحب کلکٹران سے اسبارہ میں رائے بھی طلب فرمائی ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ صاحبان بورڈ اسبارہ میں بعد ملاحظہ تمام رایوں کے کیا تجویز فرماتے ہیں۔

لیکن اسوقت ہم بحیثیت موجودہ عمل کرنے کے لیے مجبور ہیں اور یہ بتلانا ہے کہ بموجب ان قواعد اور قانون کے عمل کرتے ہوئے ہمکو کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔ جس سے کام میں سہولیت ہو اور فریقین بٹوارہ کو بھی آسانی ہو اور وہ بیجا صرفہ اور نقصان سے بچیں۔

بٹوارہ کے مقدمات کی مثل کے صاحبان بورڈ نے اپنے قواعد میں حسب ذیل حصّہ کئے ہیں۔

قاعدہ ۴۴ - ہر مثل بٹوارہ حصص مندرجہ ذیل میں سے بہ نظر نوعیت مقدمہ جتنے حصوں میں ضرورت ہو تقسیم کیجائے گی۔

(الف) دائر ہونے مقدمہ سے حکم نسبت کرنے یا نہ کرنے بٹوارہ تک

(ب) حکم کرنے بٹوارہ سے تکمیل روبکار طرز تقسیم تک۔

(ج) تکمیل روبکار طرز تقسیم سے ترسیل مفصل تجاویز بٹوارہ تک۔

(د) تا اختتام مقدمہ۔ (ہ) خرچ۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو بھی مقدمہ بٹوارہ کے (stages) یا درجہ ہوسکتے ہیں جہاں تک ہوسکا ہے اس رسالہ میں بھی اسی ترتیب کو قائم رکھا گیا ہے۔

پہلا اسٹیج - درخواست کے گذرنے پر سب سے پہلا اشتہار (Proclamation) حسب دفعہ ۱۱۰ جاری کیا جاتا ہے۔ جو نوٹ مولف نے زیر دفعہ ۱۱۰ لکھا ہے وہ قابل ملاحظہ ہے۔ اُس میں حصہ داران کے فرائض اور اس اشتہار کی اہمیت مفصل بیان کردی ہے۔ یہاں پر حاکمان بٹوارہ کی توجہ نہایت ادب سے اِسطرف مبذول کی جاتی ہے کہ وہ اشتہار کی تعمیل کو نہایت احتیاط سے ملاحظہ فرمائیں۔ اور جب تک کافی تعمیل ہر حصہ دار کی ذات پر نہو جائے۔ آئندہ کارروائی نفرمائیں۔ اور جب اشتہار دفعہ ۱۱۰ کی تعمیل کافی ہر حصہ دار کی ذات پر ہو جائے۔ اُسوقت کارروائی شروع کی جائے۔ جو عذرداریاں پیش ہوئی ہیں۔ اُن میں سے پہلے وہ عذرداریان فیصل فرمائیں جن سے کہ مقدمہ بٹوارہ حسب دفعہ ۱۰۹ قابل خارج ہونے کے قرار دیا جاسکتا ہو۔ جسکا مفصل بیان دفعہ ۱۰۹ میں کیا گیا ہے۔

اُسکے بعد وہ عذرداریان جن میں مقبوضہ جُداگانہ (Severalty) [illegible]

کی بحث ہو جسکی تشریح فیصلہ منتخب بورڈ د نمبر ۲۲ سنہ ء میں کی گئی ہے۔ الفاظ مقبوضہ جداگانہ (land held in severalty) کے معنی اس فیصلہ میں صاحبان بورڈ نے ملکیت جداگانہ (separate ownership) کے لیئے ہیں اور دوسری اس قسم کی عذرداریاں جن میں حصہ داران میں تعداد حصہ پر جھگڑا ہو یا اور کوئی ایسا ہی جھگڑا ہو جسکا مفصل بیان دفعہ ۱۱۱ میں کیا گیا ہے۔ پہلی قسم کی جھگڑے ایسے ہیں جو عدالت مال میں آسانی سے فیصل ہو سکتے ہیں۔ ایسے جھگڑوں کے فیصلہ کے واسطے عدالت دیوانی کو کسی فریق کو ہدایت کرنا فضول مقدمہ میں طوالت دینا ہے۔ ایسے جھگڑے عدالت بٹوارہ کنندہ کو باضابطہ بعد تحریر وبکار فیصل کرنا چاہیئے۔ اور مثل عدالت دیوانی کے فیصلہ کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی حصہ دار نابالغ ہو تو درصورت مدعی ہونے کے اُسکا رفیق اور درصورت مدعا علیہ ہونے کے ولی مقرر کرنا چاہیئے۔ تاکہ نابالغ کے حقوق کی حفاظت ہو۔ صاحبان بورڈ نے اگرچہ بمقدمہ بٹیشر بنام اجودھیا۔ یو۔ پی لا رپورٹر جلد اول صفحہ ۱۹۱ اودھ یہ تجویز فرمایا ہے کہ کارروائی تقرر ولی ایکٹ سنہ ۱۹۰۱ء سے متعلق نہیں ہے۔ مگر جب تنازعہ حق ملکیت کا ہے تو بموجب مجموعہ دیوانی عمل ہونا چاہیئے۔ اور ایسی صورت میں تقرر رفیق یا ولی کا ہونا ضروری ہے۔ اب وہ عذرداریاں جن میں حصص کا جھگڑا ہے یا اور اسی قسم کا جھگڑا ہے تو جہانتک ممکن ہو ایسے جھگڑوں کو جو آسانی سے فیصل ہو سکتے ہوں۔ عدالت حاکم بٹوارہ کو خود فیصل کر دینا چاہیئے۔ ورنہ عدالت دیوانی کی ہدایت کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی عذر ملکیت ایسا ہو جو عدالت دیوانی سے فیصل ہو چکا ہے۔ مگر ان کا عملدرآمد کاغذات مال میں نہیں ہوا ہے تو اُسکا عملدرآمد کرانے کے بعد کارروائی مقدمہ بٹوارہ شروع کرنا چاہیئے۔ یہ کام جہاں عدالت بٹوارہ کنندہ حاکم پرگنہ بھی آسانی کے ساتھ خود کر سکتا ہے۔ ورنہ عذردار کو درستی کھیوٹ کی اجازت دینا

چاہیئے۔ یہاں پر پہلا اسٹیج (stage) بٹوارہ کا ختم ہوتا ہے۔

دوسرا اسٹیج بٹوارہ میں سب سے پہلے دفعہ ۱۱۴ کے احکام کی تکمیل کرنا چاہیئے یعنی یہ کہ فریقین کو ہدایت کرنا چاہیئے کہ وہ خود بٹوارہ کرلیں۔ اور جب اس میں ناکامیابی نہ ہو تو حسب قاعدہ ۱۱ حاکم بٹوارہ کو ایک روبکار تحریر کرنا چاہئے کہ یہ امر قرار دیا گیا ہے کہ بٹوارہ عدالت سے کیا جائیگا۔

اب تمام فریقین بٹوارہ اور اُن کے مشیران قانون کا فرض ہوگا کہ وہ حاکم بٹوارہ کو تحریر مسودہ روبکار طرز تقسیم میں مدد دیں قبل تحریر روبکار طرز تقسیم جملہ حصّہ داران کو روبرو حاکم بٹوارہ اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہونا چاہیئے اور حاکم بٹوارہ کی خدمت میں یہاں پر یہی التماس ہے کہ وہ روبکار طرز تقسیم کی تحریر سے پہلے یہ دیکھ لیں کہ جملہ حصّہ داران خود اصالتاً یا وکالتاً اُسکے روبرو حاضر ہیں۔ صاحبان بورڈ نے اسبارہ میں رائے طلب فرمائی ہے کہ آیا روبکار طرز تقسیم کا موقع پر تحریر کرنا لازمی کردیا جائے۔ میری رائے میں اگر ایسا کردیا جائے تو نہایت بہتر ہے۔

اوّل تو یہ کہ جب یہ معلوم ہوجائیگا کہ روبکار طرز تقسیم موقع پر لکھا جائیگا تو تمام حصّہ داران ضرور موقع پر حاضر ملیں گے اور اگر اب بھی حصّہ داران غفلت کریں تو پھر اُنکا خدا حافظ۔

اکثر دیہات میں حصّہ داران اپنا اپنا حصّہ بانٹ لیتے ہیں بھیا چارہ کے دیہات میں تو یہ بات عام طور پر ہوتی ہے۔ یہانتک کہ وہ اپنے اپنے حصّہ میں ترقی حیثیت آراضی کرتے ہیں۔ اور حسب ضرورت اُس کا انتقال بھی کرتے رہتے ہیں۔ مگر پٹواری کے کاغذ میں اُن کا عملدرآمد نہیں ہوتا۔ ایسی تقسیم خانگی کی بابت کوئی حصّہ دار کبھی اعتراض نہیں کرتا ہے۔ اور نہ ظاہر کرتا ہے کہ ایسی کوئی تقسیم خانگی ہوئی بھی ہے۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ پٹواری سب سے کہدیتا ہے کہ میرے کاغذ میں جب تمہاری تقسیم خانگی کا عملدرآمد نہیں ہے تو عدالت ایسی تقسیم خانگی کو نہیں مانے گی اور ایک حد تک یہ بات صحیح ہے کیونکہ ایک مقدمہ میں جب

بورڈ نے یہ تجویز فرمایا ہے کہ مبہم اور گول عذرات نسبت تقسیم خانگی کے قابل سماعت نہیں ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ (گوبردھن بنام پدم سنگھ۔ ۴۔ ریویو اینڈ کریمنل لا جرنل ۱۹۴) لیکن یہ تجویز مبہم اور گول عذرات کی بابت ہے۔ جہاں کہیں ایسے عذرات صحیح واقعات پر مبنی ہیں وہ ضرور قابل سماعت ہیں۔ جب ایسا روبکار طرز تقسیم موقع پر لکھا جائیگا تو تمام حصہ داران صحیح واقعات کو صاف صاف بیان کردینگے اور ایسی صورت میں بوجوہات خاص اپنے اپنے عذرات ثابت کرنیکا موقع دینا چاہیئے۔ یہ ظاہر ہے کہ جب تک حصہ داران کو یہ نہیں معلوم ہوجاتا کہ کسی خاص حالت میں اُن کو کوئی بہترین آراضی اپنے مقبوضہ کی جگہ ملسکتی ہے وہ ایمانداری سے ہر اک بات صاف صاف ظاہر کردیتے ہیں۔ لیکن اسکے بعد ایسے اُمور کا مشکل سے پتہ چلتا ہے۔ موقع پر یہ تمام باتیں آسانی سے ثابت ہوسکتی ہیں اور حاکم بٹوارہ خود بھی بہت اچھی طرح اُس کی تحقیقات کرسکتا ہے اور صحیح نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے۔

روبکار طرز تقسیم لکھنے سے پہلے پٹواری کا اظہار قلمبند کیا جاتا ہے اور نقشہ جات متعلق بٹوارہ طیار کرائے جاتے ہیں۔ حصہ داران کو اگر کوئی حاضر بھی ہو تو اُن کو خبر نہیں ہوتی اور نہ اُن سے کچھ دریافت کیا جاتا ہے۔ پٹواری حصہ داران سے یہ کہہ دیتا ہے کہ تم تو کچھ سمجھ نہیں سکتے۔ میں سب لکھا آؤنگا۔ تم کیوں فضول حیران ہوتے ہو۔ اور یہی وجہ ہے کہ حصہ داران اکثر حاضر نہیں ہوتے۔ مناسب ہے کہ یہ اظہار موقع پر جملہ حصہ داران کے سامنے لکھا جائے اور پٹواری سے اور نیز دیگر حصہ داران سے وہ تمام اُمور جو دفعہ ۱۰۷ کے ذیل میں درج ہیں دریافت کئے جائیں۔

یہ ضرور ہے کہ اسطرح پر روبکار طرز تقسیم کے تحریر میں دیر ہوگی۔ مگر اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ نہ تو روبکار طرز تقسیم پر عذرداریاں ہونگی اور اگر ہونگی تو بہت کم۔ کیونکہ جب تمام حصہ دار موقع پر اصالتاً خواہ وکالتاً حاضر ہونگے تو سب کی دادرسی ہوجائیگی۔ اور امین بٹوارہ کے

نظیر دفعہ ۱۹۴ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء کے متعلق ہے۔

کام میں بھی نہایت آسانی ہوگی - اور کام بھی جلد ختم ہو جائیگا -

قواعد بٹوارہ میں کہیں ممانعت نہیں ہے کہ روبکار طرز تقسیم موقع پر نہ لکھا جائے اور میں نے بعض حاکموں کو جو بٹوارہ میں زیادہ دلچسپی سے کام کرتے تھے دیکھا ہے کہ وہ خاصکر ایسی محال کی روبکار طرز تقسیم جس میں زیادہ پیچیدگی ہو موقع پر تحریر کیا کرتے تھے اور فی الحقیقت اُن مقدمات میں پھر کوئی تنازعہ باقی نہیں رہتا تھا -

اگر بٹوارہ کسی تعلقہ کا حسب دفعہ ۱۳۸ یا زیادہ محالات کے تقسیم حسب دفعہ ۱۳۴ - ایکٹ ہذا کی جائے تو بھی روبکار طرز تقسیم اُسی طرح پر تحریر ہوگا - جیساکہ ایک محال کے بٹوارہ میں ہوتا ہے - ایسی تقسیم کی صورت میں جملہ دیہات یا محالات تقسیم طلب کی مالیت حاکم بٹوارہ کو بلحاظ تمام اُمور کے قایم کرنا چاہیئے - مختصراً اُمور ذیل قابل توجہ ہیں -

(۱) ہر ایک موضع یا محال کی پٹہ بندی - اور مالگذاری وغیرہ اور یہ کہ آئندہ زمانے میں اُس میں آمدنی کے ترقی ہوسکتی ہے یا نہیں -

(۲) ہر ایک موضع یا محال کی آمدنی رقم سوائے - آمدنی باغات - یا آمدنی حقوق جنگل وچرائی مویشیان وحقوق ماہی گیری - وغیرہ وغیرہ -

(۳) کسی خاص موضع کی آمدنی پٹہ بندی آسامیان کم ہے - لیکن اُس میں کنکر کی کانیں یا پتھر کی کانیں یا جنگل بانس کی آمدنی ہے -

(۴) تمام دیگر اُمور جن کا دفعہ ۱۰۷ کے نیچے حوالہ دیا گیا ہے -

ان جملہ اُمور کے دیکھنے کے بعد مالیت قایم کرنا چاہیئے - اور اسکے بعد روبکار طرز تقسیم میں جہانتک ممکن ہو سالم محالات ہر ایک حصہ میں لگانا چاہیئے -

چک اور مالیت

Compactness and valuation

دفعہ ۱۱۷ و دفعہ ۱۲۴ اکے ذیل میں مختصر نوٹ اسبارہ میں تحریر کیا گیا ہے لیکن اس موقع پر زیادہ صاف صاف تحریر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ روبکار طرز تقسیم میں صرف یہ تحریر کردیا جاتا تھا کہ جہانتک ممکن ہو بٹوارہ چک بٹ کیا جائے۔ مگر اسپر عمل بہت کم ہوتا تھا۔ صاحبان بورڈ نے بذریعہ سرکلر لیٹر نمبر ۱۷(الف)/۱۱-۱۰۰۰ ۱۸ دسمبر ۱۹۱۶ء میں صاحبان کمشنر اور حاکمان ضلع کی توجہ اسطرف دلائی اور اب اسپر عمل شروع ہو گیا ہے۔ اکثر بٹوارے اس بنیاد پر منظور بھی کئے گئے۔ لیکن جو منشا صاحبان بورڈ کا ہے اسپر پورے طور پر عمل نہیں ہوتا ہے۔

یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مختلف اضلاع میں اسکی بابت کیا عمل ہوتا ہے۔ مگر حاکمان بٹوارہ نقشہ صحرائی میں قرعہ جات کی چک بنا دیتے ہیں۔ اور اُسیکے بموجب قرعہ جات مرتب ہوتے ہیں۔

چک بناتے وقت نہ تو معائنہ موقع ہوتا ہے۔ نہ یہ لحاظ کیا جاتا ہے کہ کسی حصہ دار کی خودکاشت یا سیر یا کوئی مقبوضہ خاص یا باغ کہاں ہے۔ اور بالآخر اُسکی بابت کیا عمل ہوگا۔ بعض حالتوں میں روبکار طرز تقسیم کی مدیں ایک دوسرے کے خلاف ہو جاتی ہیں۔ مثلاً مد سیر یا خودکاشت میں یہ تحریر ہے کہ قبضہ شکست نہیں کیا جائیگا۔ لیکن جو لکیر چک کی بنائی گئی ہیں اُس سے یہ سیر دوسری چک میں جا پڑتی ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ جب بٹوارہ بروے چک اور مالیت کیا جائے تو سیر و خودکاشت وغیرہ کے شکست کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اور یہ ناممکن ہو کہ ہر حصہ دار کو ہر ایک نوعیت

اور قسم کی آراضی حصہ رسدی مل سکے۔ لیکن اسکا قطعی لحاظ نکرنا بھی اصول انصاف کے خلاف ہے۔
ایسے چک جو نقشہ میں بلا ملاحظہ موقع بنائے جائیں۔ اکثر حالتوں میں بہت سی خرابی کا باعث
ہوسکتی ہیں۔ مثلاً ایک موقع ایسا ہے کہ جس میں بہت زیادہ آراضی غیر مزروعہ ناقابل زراعت ہے
اور بوجہ چراگاہ ہونے کے اُس سے ایک رقم کثیر آمدنی کی ہوتی ہے جسکو نمبردار صاحب خود اپنے
تصرف میں لاتے ہیں۔ اور حصہ داران کو برائے نام اُسکا منافع دیتے ہیں۔ اب اگر بٹوارہ میں
کسی حصہ دار کا حصہ صرف آراضی مزروعہ سے پورا کردیا گیا یا ایسی لکیر اُسکے قرعہ کی کھینچدی گئی
کہ جس کی وجہ سے اُسکا حصہ صرف آراضی مزروعہ سے پورا ہوگیا۔ تو ایسے حصہ دار کی بہت
زیادہ حق تلفی ہے۔ اوّل تو جب مالیت لگائی جائیگی تو آراضی مزروعہ کا لگان قائم کرینگے۔
نتیجہ یہ ہوگا کہ ایسے حصہ دار کے حصہ کا رقبہ اگر بارہ بیگہ ہے تو سو بیگہ ہی رہجائیگا اور وہ حصہ دار
جسکے حصہ میں غیر مزروعہ قابل زراعت ۴ر یا ۸ر فی بیگہ کی مالیت میں گیا ہے۔ بہت زیادہ
رقبہ اپنے حصہ سے پائیگا۔ اور آئندہ اُسکا کثیر منافع ہوسکتا ہے۔ اور جس حصہ دار کا حصہ مزروعہ
آراضی سے پورا کیا گیا ہے۔ اُسکا منافع ہمیشہ کم ہوتا رہیگا۔

ابتداً اس لکیر چک بندی کی بابت یہ خیال کیا جاتا تھا کہ یہ صرف وہ سمت ظاہر کرتی ہے کہ جسطرف
کسی خاص حصہ دار کا قرعہ بنایا جائے۔ لیکن یہ کسیطرح قطعی نہیں ہے۔ اور اُس میں بلحاظ موقع ردو
بدل ہوسکتا ہے۔ مگر اس اصول پر کہ جب روبکار واز تقسیم منظوری جناب صاحب کلکٹر قطعی ہوگیا
تو اب اُس میں ردو بدل نہیں ہوسکتا ہے۔ صاحبان بورڈ نے بھی تجویز کردیا ہے کہ یہ لکیر قطعی
ایسی حالت میں یہ امر ضروری ہے کہ یہ قرعہ جات کے نشانات یا لکیریں جو نقشہ میں بنائی جائیں
بہت احتیاط سے بنائی جائیں۔ اور اُنمیں اُمور ذیل کا لحاظ کرنا چاہیئے۔ فریقین بٹوارہ کا فرض
ہے کہ وہ تمام محال تقسیم طلب کے مفصل حالات سے اپنے مختار یا وکیل کو آگاہ کردیں۔ اور حاکم بٹوارہ
کی توجہ اسطرف دلائیں۔ (۱) آیا محال تقسیم طلب سالم موضع ہے۔ (۲) آیا محال تقسیم طلب
کسی سالم موضع میں سے بذریعہ بٹوارہ سابق بنا ہے۔

(۳) آیا جو بٹوارہ سابق ہو چکا ہے وہ کھیت بٹ ہوا ہے یا چک بٹ۔

(۴) آیا اس محال تقسیم طلب میں سیر یا خود کاشت یا کوئی باغ یا مقبوضہ خاص یا کسی خاص حصہ دار یا حصہ داران کا ہے یا نہیں۔

(۵) آیا محال تقسیم طلب میں کوئی خاص رقبہ اس قسم کا ہے کہ جس سے ایک خاص آمدنی ہوتی ہے۔

(۶) آیا محال تقسیم طلب یہ صورت بھیہ چارہ کی ہے جسمیں حصہ داران اپنے اپنے حصہ کی اراضی پر قابض ہیں۔

(۷) آیا محال تقسیم طلب بذریعہ نامکمل بٹوارہ کے بہت سے کھیوٹوں میں تقسیم ہو چکا ہے لیکن اُس میں بہت سے کھیوٹیں ایسے ہیں کہ جو مشترکہ چند کھیوٹوں کے ہیں اور بعض کھیوٹیں مشترکہ کل محال کے ہیں۔

مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان تمام مراتب مندرجہ بالا کو مدنظر رکھتے ہوئے بعد معائنہ موقع چک بنانا چاہیئے یا اسطرح پر عمل کرنا چاہیئے جیسا بموجب موقع اور واقعات اور حالات محال تقسیم طلب کے مناسب ہو۔ اور جہانتک ممکن ہو سکتا ہے۔ روبکار طرز تقسیم کی مد ۲۲ الف میں درج کیا گیا ہے۔ کوئی خاص طریقہ کہ کس کس صورتوں میں کسطرح پر عمل کیا جائے بیان کرنا ناممکن ہے۔ کیونکہ ہر مقدمہ کے حالت مختلف ہوتی ہے۔ صاحبان بورڈ نے بمقدمہ مارکنڈ سنگھ بنام کالکا بخش سنگھ۔ لا رپورٹر جلد دوم صفحہ ۱۲۴ ذیل اُصول بٹوارہ کے مقدمہ کے لیئے قائم ہیں۔ اور انہیں کے بموجب عمل ہونا چاہیئے۔

(۱) یہ کہ جملہ حصہ داران کو محال تقسیم طلب میں سے رسدی حصہ برابر اُن کی مالیت کے مل جائے۔

(۲) یہ کہ دیہہ کی تقسیم بڑے بڑے چکوں میں (Large compact blocks) کی جاوے (۳) یہ کہ خاص اقسام اراضی میں سے مناسب حصہ ہر حصہ دار کو ملجائے۔

(۴) جہانتک ممکن ہو سیر اور خود کاشت کا قبضہ بحال رکھا جائے۔

صاحبان بورڈ نے اسی مقدمہ میں یہ بھی تجویز فرمایا ہے کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر قسم کی آراضی برابر یا بحصہ رسدی سب حصہ داران کو مل جائے لیکن یہ ہر حالت میں لحاظ ہے کہ اُس حصہ دار کو اُسکے حصہ کی مالیت کے برابر آراضی مل جائے۔ اکثر حالتوں میں نا ممکن ہے کہ ایک حصہ دار کا حصہ ایک ہی چک میں پورا پورا دیا جاسکے۔ مثلاً کسی موضع میں اراضی مزروعہ اور جنگل یا کسی خاص قسم کی آراضی جس میں خاص صورت آمدنی کی ہے ایک سمت میں ہے۔ اور ایک بہت بڑا چک آراضی غیر مزروعہ کا جو قابل زراعت ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نکیا جائیگا تو بٹوارہ مناسب نہیں ہوگا۔

غرضکہ ہر موضع اور محال کی حالت کو دیکھکر بطریق مناسب عمل کرنا چاہیئے۔ اسکے بعد مالیت (assessment) کا سوال نہایت اہم اور ضروری ہے۔ یہ کام حصہ داران کا ہے کہ تمام اُمور سے حاکم بٹوارہ کو مطلع کریں۔ حاکم بٹوارہ ضرور حصہ داران سے ہمدردی اور اُن کی حقوق کا لحاظ رکھے۔ مگر وہ غیب دان نہیں ہے۔ حصہ داران کو چاہیئے کہ وہ خود حاکم بٹوارہ کی خدمت میں گذارش کرکے مالیت قائم کراویں یہ کام بھی موقع پر ہی بہت آسانی سے ہوسکتا ہے۔ ہر قسم کی آراضی اور درختان اور مزروعہ اور غیر مزروعہ کی مالیت برضامندی فریقین بڑی آسانی سے قایم ہوسکتی ہے۔ کیونکہ قبل تکمیل روبکار طرز تقسیم کسیکو یہ معلوم نہیں ہوسکتا کہ کون کون سی آراضی کس کس کے حصہ میں آویگی اور اُسوقت تمام اُمور بآسانی طے ہوجاویں۔ اقسام آراضی میں بھی اگر کوئی اختلاف ہوگیا ہے تو وہ آسانی سے ظاہر ہوسکتا ہے۔ یہ زیادہ تر دیکھنے میں آیا ہے کہ حاکم بٹوارہ کنندہ مالیت کا سوال امین پر چھوڑ دیتے ہیں اور کوئی ذکر کہ کسطور پر مالیت قایم کیجائیگی روبکار طرز تقسیم میں تحریر نہیں فرماتے۔ امین عدالت پر مالیت کا چھوڑنا کسی حالت میں مناسب نہیں ہے۔ کم از کم خاص خاص ہدایتیں واسطے قایم کرنے مالیت کے روبکار طرز تقسیم دوسرا اسٹیج بٹوارہ کا اب ختم ہوتا ہے۔ حصہ داران کا فرض ہے جیسا کہ اکثر لکھا گیا ہے

کہ وہ تحریر روبکار طرز تقسیم میں برابر حاضر رہیں اور حاکم بٹوارہ کو اُس تحریر اور تکمیل میں مدد دیں۔ بعد تحریر روبکار طرز تقسیم اُسکی تشہیری ہوتی ہے۔ حاکم بٹوارہ کی خدمت میں نہایت ادب سے گذارش ہے کہ اس تشہیری کی تعمیل کا کافی اطمینان کر لیں۔ اگر روبکار طرز تقسیم موقع پر لکھا گیا ہے تو یہ تشہیری دہی پر کافی ہوسکتی ہے۔ مگر ہر حالت میں اطمینان کر لینا مناسب ہے۔

قبل اسکے کہ روبکار طرز تقسیم بغرض منظوری اجلاس جناب صاحب کلکٹر میں بھیجا جائے حاکم بٹوارہ کو اُس میں حسب ضرورت ترمیم کا اختیار ہے۔ پس اگر کوئی غلطی سہواً ہو گئی ہو یا کوئی بات ضروری لکھنے سے رہگئی ہو تو حصہ داران کو چاہیئے کہ اُسکو عدالت حاکم بٹوارہ کے روبرو بشکل عذرداری پیش کر دیں۔ لیکن فضول عذرداری کرکے اپنا اور حاکم بٹوارہ کا بیش بہا وقت خراب نکریں۔

اسکے بعد روبکار طرز تقسیم بغرض منظوری جناب صاحب کلکٹر بہادر بھیجا جاتا ہے۔ صاحب کلکٹر بہادر کے اختیارات نہایت وسیع ہیں جنکا ذکر دفعہ ۲۳۱ کے ذیل کیا گیا ہے مگر ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ وہ خود بخود اِن اختیارات کو عمل میں لاویں۔ لیکن حصہ داران اگر غفلت سے ہوشیار ہوکر کسی خاص امر کی جانب بذریعہ اپیل یا درخواست صاحب ممدوح کی توجہ کو مبذول کریں تو ضرور توجہ کیجاتی ہے۔

مولف نے ۳۴ سال کے اندر صرف مسٹر ایلیٹ۔ جے پرٹ صاحب کلکٹر کو بٹوارہ کے معاملات میں بہت زیادہ دلچسپی سے کام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ صاحب موصوف کسی روبکار طرز تقسیم کو منظور نہیں کرتے تھے۔ جب تک کہ وہ شروع سے لیکر اخیر تک اُسکو ملاحظہ نکر لیں۔ خواہ اپیل ہو یا نہ ہو اور اکثر بلا کسی اپیل کے روبکار طرز تقسیم میں ترمیم اور بعض مرتبہ دوبارہ تحریر کے واسطے واپس کر دیتے تھے۔ وہ خود کئی ضلعوں کے مہتمم بند و بست رہے تھے اور تمام اُمور سے بخوبی واقف تھے۔

بعد منظوری روبکار طرز تقسیم کے تیسرا اسٹیج بٹوارہ کا شروع ہوتا ہے۔ یعنی قرعہ جات مرتب کئے جاتے ہیں۔ اول تو جب روبکار طرز تقسیم مکمل طور پر جملہ حصہ داران کے روبرو تحریر ہوا ہے تو قرعہ جات کی ترتیب میں بہت آسانی ہوتی ہے۔ مگر پھر بھی حاکم بٹوارہ کو اطمینان فرما لینا چاہیئے کہ قرعہ جات بموجب احکام روبکار طرز تقسیم مرتب ہوئی ہیں یا نہیں۔ آمین کو چاہیئے کہ جہانتک ہو جملہ حصہ داران کی رضامندی سے قرعہ بنائے اور اسکی رضامندی کے دستخط کرالے۔ اسکی مشتہری کی تعمیل کو بھی توجہ سے دیکھنا چاہیئے۔ قرعوں پر عذرداری ہو یا نہو مگر حاکم بٹوارہ کا فرض ہے کہ وہ اطمینان کرلیں کہ تمام احکام کی جو خود حاکم بٹوارہ نے صادر کئے ہوں یا عدالت اپیل سے صادر ہوئی ہوں اُن کی تعمیل امین بٹوارہ نے کی ہے یا نہیں۔ اسمیں شبہ نہیں ہے کہ قانون ہمیشہ اُن کی مدد کرتا ہے جو ہوشیار ہیں۔ غافل آدمیوں کی مدد نہیں کرتا۔ لیکن اگر آپ کی ذرا توجہ سے کوئی غافل

صاحبان بورڈ نے بذریعہ چٹھی نمبری ۱۱۴۱/۲۵ جو ڈیشنل ۹۰۴ (ب) مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۲۷ء تمام اضلاع ممالک متحدہ آگرہ اودھ سے رائے طلب فرمائی ہے اور اُنکا جواب غالباً ہر ضلع سے پہونچ گیا ہوگا۔ اور صاحبان بورڈ بعد غور کامل ہدایات جاری فرماویں گے۔ تمہید کے اول حصہ میں وہ طریقہ کارروائی بیان کیا گیا ہے جسپر بموجب قواعد و قانون موجودہ کے عمل کرتے ہوئے بٹوارہ کا کام قابل اطمینان ہو سکتا ہے۔ اس حصہ میں صاحبان بورڈ کے سوالات جو حسب ذیل ہیں اُنکا جواب مختصر الفاظ میں تحریر کیا جاتا ہے۔

(۱) مقدمات بٹوارہ کے فیصلہ میں بوجہ غیر ضروری التوا کے بہت دیر ہوتی ہے۔
(۲) اکثر افسران (حاکمان بٹوارہ) جو ان مقدمات کی سماعت کرتے ہیں۔ بٹوارہ کے کام کو اچھی طرح نہیں سمجھتے۔

(۳) بذریعہ بٹوارہ کے کھاتہ جات ([illegible]) کے نامناسب ٹکڑے کئے جاتے ہیں۔

(۴) حاکمانِ بٹوارہ ملاحظہ موقع نہیں کرتے جس کی وجہ سے امینوں پر زیادہ بھروسہ امین پر کیا جاتا ہے۔

(۵) عدالت (حاکم بٹوارہ) اِن مقدمات (بٹوارہ) کے فیصل کرنیکا طریقہ نہیں سمجھتے۔

اِن جوابات کے لکھنے میں صاحبان بورڈ کی رائے (Suggestions) کو بھی مدِ نظر رکھا گیا ہے۔ جوابات نمبروار حسب ذیل ہیں۔

(۱) اِس میں شبہ نہیں ہے کہ جب عدالت کو دیگر کام سے فرصت ہوتی ہے۔ تب وہ مقدمات بٹوارہ کا کام کرتے ہیں اور اسوجہ سے التواء زیادہ ہوتا ہے لیکن اِس التواء کے بہت کچھ حصہ داران بھی ذمہ دار ہیں۔

(۲) و (۵) نمبر (۲) و (۵) قریب قریب یکساں ہیں۔ بٹوارہ کے کام کا سمجھنا کچھ مشکل کام نہیں ہے گو کچھ تھوڑے سے تجربہ کی ضرورت ہے۔ مگر بہت سے افسر فی الحقیقت اِس کام میں دلچسپی سے کام نہیں کرتے۔ مگر جو حاکم دلچسپی سے کام نہیں کرتے ہیں۔ اُن کو مشکل سے کام آتا ہے۔ فی الحقیقت قانون محض امتحان پاس کر لینے سے نہیں آتا ہے۔ وکیل ہوں یا حاکم جب مقدمات کی پیروی اور مقدمہ کا فیصلہ سوچ سمجھکر کرتے ہیں۔ اسوقت قانون کچھ سمجھ میں آتا ہے۔ صاحبان بورڈ کی یہ رائے کہ بٹوارہ کا کام ایسے افسروں کے سپرد کیا جائے جو بند وبست میں کام کر چکے ہوں نہایت مناسب معلوم ہوتی ہے۔ اور کوئی شبہ نہیں ہے کہ اگر حاکم بٹوارہ ایک یا دو ضلعوں کے لیئے ایک مقرر کر دیا جائے تو بہت مناسب ہو۔ گو اسمیں کچھ تھوڑی دقت بعض مرتبہ فریقین مقدمہ کو ہوگی۔ مثلاً کسی مقدمہ میں کوئی خاص درخواست پیش کرنا ہے اور حاکم بٹوارہ دوسرے ضلع میں کام کر رہا ہے تو ایسی درخواست کے پیش کرنیکے لیئے دوسرے ضلع میں جانا ہوگا۔ لیکن سب سے بہتر طریقہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ بٹوارہ کے مقدمات کا دائرہ دو ماہ یعنی مئی اور جون میں

محدود کر دیا جائے۔ ابتدائی اسٹیج بٹوارہ کا صدر میں ماہ جولائی اگست و ستمبر میں ختم کر دیا جائے۔ اور موسم سرما کے دورہ میں ان مقدمات میں موقع پر روبکار طرز تقسیم تحریر کیا جائے موقع پر پہونچکر حاکم بٹوارہ پہلے یہ جانچ کریں کہ جملہ حصہ داران پر اشتہار دفعہ ۱۱۰ کی تعمیل ہو چکی یا نہیں۔ اور اگر نہیں ہوئی ہے۔ تو اسیوقت موقع پر اُسپر تعمیل کرا دیجائے۔ اور ایسے حصہ دار کے عذرات اگر کوئی ہوں وہیں سماعت کر لیے جائیں۔ یہ ظاہر ہے کہ ہر مقدمہ میں عذر حق ملکیت نہیں کیا جاتا ہے۔ اور ایسی صورت بہت کم شاذ و نادر پیش آئیگی۔ بہت سے مقدمات تو وہیں ختم ہو جائیں گے۔

دوسری تحقیقات موقع پر مالیت کی ہے۔ خاصکر جہاں محال تقسیم طلب میں زیادہ رقبہ ہو۔ یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بٹوارہ کے دوران میں حاکم بٹوارہ کو تمام اختیارات درستی کاغذات کے بھی دئے جائیں تاکہ اگر کوئی غلطی کھیوٹ یا کھتونی میں ہو تو اُسکی درستی بھی وہ کر سکیں

قانون بٹوارہ بنگال ایکٹ نمبر ۵ ۱۸۹۷ء میں بٹوارہ کا کام صاحبان کلکٹر کے اختیار میں ہے۔ لیکن یہ کام صاحبان کلکٹر اُس نوبت تک کرتے ہیں۔ جب تک یہ حکم وہ صادر فرمائیں کہ بٹوارہ کیا جائے۔ یعنی اگر اسکا مقابلہ ان ممالک کے قانون سے کیا جائے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ بٹوارہ کا کام ان ممالک میں بھی صاحب کلکٹر ضلع کے فرائض میں ہے مگر وہ بموجب دفعہ ۲۲۴ کسی اسسٹنٹ کلکٹر کو یہ اختیارات عطا فرماتے ہیں۔ جو ابتدا سے بٹوارہ کا کام کرتا ہے بموجب باب ۳ دفعات ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ قانون بٹوارہ بنگال محال تقسیم طلب زیر بند و بست سمجھا جاتا ہے اور قبل اسکے کہ بٹوارہ کیا جائے۔ اسسٹنٹ کلکٹر جو اس کام پر تعینات کیا جاتا ہے مثل بند و بست کے تمام آسامیان کے لگان اور اراضی اور تمام دیگر امور کی تحقیقات کرتا ہے۔ بجز اس صورت کے کہ محال تقسیم طلب کے جملہ حصہ داران مالکیہ درخواست پیش کریں کہ مالیت مندرجہ کاغذات صحیح ہے اور اسکی تصحیح کی ضرورت نہیں ہے۔

بمقدمہ موہن سنگھ بنام بھولا۔ لاپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۰۶ و ۱۰۷ صاحبان بورڈ نے اندراجات

کاغذات بٹوارہ پر بحث کی ہے۔ جناب ہاکنس سینیر ممبر نے منتخب فیصلہ نمبر ۶ سنہ ۱۳ کی پیروی کرتے ہوئے یہ تجویز فرمایا ہے کہ اندراجات کاغذات بٹوارہ کی پابندی نہ صرف اس بنیاد پر ہے کہ کسی تبدیلی سے فریقین مقدمہ کے حقوق پر اثر پڑتا ہے بلکہ اصول آئیندہ (res judicata) امر تجویز شدہ ایسی اندراجات سے متعلق ہے۔ بٹوارہ میں تمام آراضی یکجائی کر کے مابین فریقین تقسیم کیجاتی ہے اور کسی حصہ دار کو دعوی حق ملکیت یا حق مقبوضہ جداگانہ کا ہے تو ایسے حصہ دار کو اسکا دعوی کرنا چاہیئے بٹوارہ کے مقدمات کا یہ نتیجہ ہے کہ گویا فریقین کے درمیان میں ڈگری حقوق کے فیصلہ کی صادر ہوئی ہے۔

اگر کوئی غلطی جو سہواً مسل سے ظاہر ہو درست کیجا سکتی ہے مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی فریق بٹوارہ کے دوران میں اپنے حقوق کی حفاظت نہ کرے اور پڑا سوتا رہے اور جب بٹوارہ ختم ہو جائے اسوقت اپنے حقوق کا اسطرح پر دعوی کرے گویا بٹوارہ نہیں ہوا ہے۔

جناب فرمیل صاحب کی یہ رائے تھی کہ بٹوارہ کے کاغذات کی وقعت بندوبست کے کاغذات سے زیادہ نہیں ہے جو بعد باضابطہ تصدیق کے مرتب ہوتے ہیں۔ پس کوئی غلطی جو مسل بندوبست میں ہو گئی ہے اور وہی غلطی بدستور کاغذات بٹوارہ میں ہو گئی ہے تو ایسی غلطی درست ہو سکتی ہے۔ اور جناب ہاکنس صاحب کی یہ رائے تھی کہ اب ایسی غلطی درست نہیں ہو سکتی۔

اس مقدمہ میں جو کچھ بحث ہوئی وہ صرف حقوق فریقین بٹوارہ کے متعلق ہے۔ صاحبان بورڈ نے سابق میں یہ تجویز فرمایا کہ بٹوارہ کے اندراجات کا اثر کاشتکاران پر نہیں۔ مگر مقدمہ جینت سنگہ بنام رام آدہین لا رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۹۲۔ جناب یم صاحب سینیر ممبر نے یہ تجویز فرمایا ہے کہ جسکا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ اصول مندرجہ م۔ ف نمبر ۶ سنہ ۱۳ (Common) یعنی منقلب حالت سے بھی متعلق ہے۔ نہ صرف فریقین مقدمہ بلکہ کاشتکاران سے بھی متعلق ہے ایسی صورت میں یہ امر قرین مصلحت ہے کہ قبل تحریر و بکار از تقسیم تمام اندراجات کی تصدیق مثل بندوبست کے کیجائے اور اگر کوئی غلطی ہو وہ درست کر دیجائے اور اسکے بعد بٹوارہ کیا جاتے۔ یہ سب

کام موقع پر نہایت آسانی سے ہوسکتے ہیں۔

(۴) اس مد کا جواب بھی ہوچکا ہے۔ صرف اسقدر تحریر کرنا کافی ہے کہ زیادہ خرابی کام کی اسی وجہ سے ہے کہ حاکمان بٹوارہ بوجہ نہ ملاحظہ کرنے موقع کے امین عدالت پر بھروسہ کرنے کے لیئے مجبور ہیں۔ تجربہ یہ بتلاتا ہے کہ بعض اوقات ایک بہت چھوٹی بات پر فریقین کا بہت سا روپیہ خرچ ہوجاتا ہے۔ مثلاً ایک مقدمہ میں ایک تالاب کی تقسیم کا تنازعہ تھا جسکے چاروں طرف بہت سے درختان خودرو اور نصب کردہ موجود تھے۔ امین نے ایک حصہ دار کو صرف ایک کنارہ کا حصہ دیا تھا۔ عذرداری کرنے پر حاکم بٹوارہ نے موقع ملاحظہ فرماکر اُسکو ایک تہائی تالاب کا رقبہ دینا تجویز فرمایا۔ جب امین کے پاس عملدرآمد کو دیا گیا۔ تو امین نے رقبہ ایک تہائی قرعہ میں دکھلا دیا اور نقشہ میں ایک ترچھا خط تالاب رقبہ پر کھینچدیا۔ جس سے ایک سمت کے درختان عذردار کے قرعہ میں نہیں آسکے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پھر عذرداری ہوئی۔ اور مقدمہ کمشنری تک گیا۔ اور باوجود اسکے کہ حاکم بٹوارہ نے خود معائنہ کرکے تجویز کیا تھا۔ مگر امین صاحب نے اسکو بھی لوٹ دیا۔ ایسے واقعات اکثر پیش آتے ہیں۔ اگر قبل روبکار طرز تقسیم یہ تمام امور موقع پر طے ہوجائیں تو پھر ایسے تنازعہ پیدا نہیں ہونگے۔ ممکن ہے کہ کسی بڑے رقبہ کے مثال کی طرز تقسیم تحریر کرنے میں ایک ہفتہ یا دو ہفتہ خرچ ہوجائیں مگر آئندہ کئی مہینے بچ جاویں گے۔

(۴) اس میں شبہ نہیں ہے کہ ہر فریق یہ چاہتا ہے کہ مجھے ہر قسم کی آراضی حصہ رسد ملجائے اور ایسا کرنے میں اکثر کھاتہ جات کے ٹکڑے ہوجاتے ہیں جو اُصول کے خلاف ہے لیکن جب بٹوارہ بروے چک اور مالیت ہوگا تو اس طرح پر کھاتہ جات کے ٹکڑے نہ ہونگے۔ مگر ہر حالت میں اس اُصول کا خیال رکھنا چاہیئے جو بمقدمہ کرند سنگھ بنام کاہن سنگھ لاہور ریکارڈ جلد ۳ صفحہ ۱۴۳ پر تجویز کیا گیا ہے۔ اور جسکا حوالہ پہلے بھی دیا جاچکا ہے۔

ایک سوال یہ ہے کہ آیا بٹوارہ کے کام کے واسطے امینوں کی ضرورت ہے یا نہیں۔ اسکا جواب یہ ہے کہ امینوں کے بدون کام نہیں چل سکتا اور جب موقع پر حاکم بٹوارہ بعد فیصلہ تمام اُمور نزاعی کے روبکار طرز تقسیم مفصل تحریر کردینگے تو بعد کا کام نہایت آسانی سے امین کرینگے۔ اور کوئی موقع دست اندازی کا نہوگا۔

اپیل بمقدمات بٹوارہ

اس میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ دفعات ۱۳۲ و ۱۳۳ کے جو معنی نظائر سابقہ میں لئے گئے تھے وہ اب نہیں مانے جاتے وہ نظائر منسوخ ہوگئے ہیں۔ جسکا مفصل بیان دفعات مذکور کے ذیل میں کیا گیا۔

اب اسوقت ہر حکم جو حاکم بٹوارہ قبل تحریر روبکار طرز تقسیم یا بعد تحریر روبکار طرز تقسیم صادر کرتا ہے وہ قابل اپیل ہے اور اگر اپیل نہ کیا جائے تو قطعی اسیطرح بعد تیاری قرعہ جات جسقدر احکام صادر ہوں۔ سب قابل اپیل ہیں۔ یہ طریقہ فریقین مقدمہ کے لئے نہایت مضرت کا باعث ہے۔ اور ہر حکم کا اپیل لازمی طور پر کرنا پڑتا ہے۔ اور ان احکام کا اپیل دوم و سوم ہوتا ہے۔ مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ صرف دو اپیل قائم رکھی جائیں۔

(۱) ایک حکم روبکار طرز تقسیم کی تحریر کا جو دفعہ ۱۱۴ کے بموجب صادر ہو۔ اُس سے قبل جسقدر احکام ہوں اُنپر اس اپیل میں اعتراض ہوسکے اور صاحب کلکٹر بوقت منظوری روبکار طرز تقسیم اُن کو سماعت فرماکر فیصلہ کریں۔ اس حکم اپیل کا اپیل بحضور کمشنر قسمت اور کمشنر سے بحضور بورڈ۔

(۲) بعد منظوری روبکار طرز تقسیم کے جسقدر احکام صادر ہوں اُن کا ایک

اپیل کیا جائے اور اسکو صاحب کلکٹر بوقت منظوری قرعہ جات سماعت فرماویں

۴۔ بٹوارہ کی منظوری یا نامنظوری کا حکم جو کلکٹر صاحب بہادر صادر فرماویں۔ اُسکا اپیل عدالت جناب صاحب کمشنر میں بمیعاد ۳۰ یوم کیا جائے اور اُسمیں اُن تمام عذرات پر بحث ہو جو پہلے صاحب کلکٹر بہادر میں بوقت سماعت اپیل اور منظوری قرعہ جات زیر بحث تھے۔ یہ اپیل اول ہے اور اپیل دوم بحضور صاحبان بورڈ۔ درمیانی احکام کے اپیل اول و دوم و سوم بند کردیجائیں۔

صاحبان بورڈ نے ایک مقدمہ میں تجویز کیا ہے کہ منظوری بٹوارہ کا اپیل جو جناب کمشنر قسمت کے اجلاس میں ہوگا۔ اُس میں دیگر امور کی بحث نہیں ہوسکتی ہے۔ مگر نہایت ادب سے گذارش کی جاتی ہے کہ اگر ایسا نکیا جائے تو منظوری بٹوارہ کا اپیل محض فضول چیز ہے۔

(ملاحظہ ہو حکیم محمد حامد علی خاں بنام حکیم محمد محبوب علیخاں۔ لا رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۲۱۰)

فہرست نظائر

اوم

باب ۷ - ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء - قانون مالگذاری

بٹوارہ اور شمول محالات

حصہ اول

دفعہ ۱۰۶ - "بٹوارہ" سے مراد ہے کسی محال یا حصہ محال کی تقسیم ایسے دو یا زیادہ ٹکڑوں میں جن میں سے ہر ایک کے اندر ایک یا زیادہ حصے مشتمل ہوں۔

بٹوارہ سے کیا مراد ہے

"غیر مکمل بٹوارہ" میں (محال کے) مختلف ٹکڑے مشترکاً اُس مالگذاری کے ذمہ دار ہوتے ہیں جو کُل محال پر باندھی جائے۔

"مکمل بٹوارہ" میں کل محال بٹ جاتا ہے۔ اور اُسکے مختلف حصے جُدا جُدا محال بن جاتے ہیں اور اُن میں سے ہر ایک حصہ الگ الگ اُس مالگذاری کا ذمہ دار ہوتا ہے جو اُسپر پھانٹ دیجاوے۔

جو کارروائی اس باب میں مقرر کی گئی ہے اُس کی پابندی تمام بٹواروں میں چاہے کہ غیر مکمل ہوں۔ یا مکمل ہوں کی جائے گی۔ اُس صورت کو چھوڑ کر جہاں صاف طور سے اسکے خلاف قرار دیا گیا ہے۔

نوٹ نمبر ۱

اس دفعہ میں بٹوارہ کی تعریف اور اُس کی قسمیں بیان کیگئی ہیں۔ اس دفعہ میں لفظ "محال" کا استعمال کیا گیا ہے موضع یا گانوں" یا "دیہہ" استعمال نہیں کیا گیا ہے۔

اس لئے "محال" اور موضع کا فرق سمجھنا چاہئے۔ "محال" کی تعریف دفعہ ۴ ضمن (۴) - ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء میں حسب ذیل بیان کی گئی ہے۔

(۴) "محال" سے مراد۔

(الف) ہر رقبہ مقامی ہے جس پر آراضی کی مالگذاری کے ادا کرنے کے لیئے اقرارنامہ جُداگانہ کے بموجب قبضہ ہو۔ مگر شرط یہ ہے کہ

(۱) اگر ایسا رقبہ ایک ہی گانوں یا حصّہ کسی گانوں کا ہو تو اُس گانوں یا حصّہ گانوں کے واسطے علٰحیدہ کاغذات حقوق بنائے گئے ہوں۔

(۲) اگر اُس رقبہ میں دو یا زیادہ موضع یا موضعوں کے حصّے ہوں تو یا تو کُل رقبہ کے واسطے یا ہر موضع یا حصّہ موضع کے واسطے جو اس رقبہ میں داخل ہو علٰحیدہ کاغذات حقوق بنائے گئے ہوں۔

(ب) ہر رقبہ معافی مالگذاری جسکے علٰحیدہ کاغذات حقوق بنائے گئے ہوں۔

(ج) اُن غرضوں کے لیئے جو لوکل گورنمنٹ تجویز کرے۔ ہر عطیہ آراضی کا ہے۔ جو اُس سے پہلے یا آئندہ آراضی اُفتادہ کے قاعدوں کے بموجب کیا جائے۔

(د) ہر ایسا دیگر رقبہ مقامی جسکو لوکل گورنمنٹ عام یا خاص حکم سے محال قرار دے۔

اس تعریف سے "موضع" اور "محال" کا فرق صاف صاف ظاہر ہوتا ہے۔ ایک محال کئی موضعوں سے بن سکتا ہے۔ اور ایک موضع میں چند محالات ہو سکتے ہیں۔ کاغذات حقوق سے مُراد وہ رجسٹر ہیں جنکا ذکر دفعہ ۳۲ ایکٹ ہذا میں کیا گیا ہے۔ دفعہ مذکور کی ضمن (الف) و (ب) و (ج) و (د) کے بموجب جو رجسٹر بنایا جاتا ہے۔ اُسکو کھیوٹ کہتے ہیں۔

اس رجسٹر میں کُل مالکان محال کے نام معہ اُن کے حصّہ کے خواہ وہ بسوات پر ہوں یا رقبہ پر درج ہوتے ہیں اور ہر ایک مالک کے حق کی نوعیت بھی درج ہوتی

پس لفظ موضع اُس رقبہ کا نام ہے جو ایک آبادی کے نام سے متعلق ہو۔ خواہ اُس میں کئی محال ہوں یا موضع خود ایک محال کا جزو ہو۔ جب ایک محال کئی ایک موضع یا کئی ایک موضع کے حصوں سے بنا ہو تو ایسے محال کو پیچیدہ یا (Complex) محال کہتے ہیں۔ ایک محال کے کئی حصے ہو سکتے ہیں یعنی ایک محال کی کھیوٹ ہیں۔ جب چند کھاتہ کھیوٹ علیحدہ علیحدہ ہوں اور اُن میں سے ہر ایک کھیوٹ کا رقبہ اور مالگذاری علیحدہ علیحدہ ہو جو پٹیاں بھی کہلاتی ہیں۔ یہ سب ملکر ایک محال کہلاتا ہے۔

اِن کھیوٹوں یا پٹیوں کے مالکان علیحدہ علیحدہ بھی ہو سکتے ہیں۔ اور بعض مالکان کا کئی پٹیوں میں حصہ ہو سکتا ہے اور بعض پٹیاں ایسی ہو سکتی ہیں جن میں محال کے خاص خاص پٹیوں کے مالک ایسی پٹی میں حصہ رسدی بقدر رقبہ اپنی پٹی کے رکھتے ہوں۔ اور بعض پٹیاں ایسی بھی ہو سکتی ہیں جنمیں کل محال کے مالکان کا بقدر رسدی حصہ ہوتا ہے۔

جب بٹوارہ کی درخواست پیش کیجاتی ہے تو وہ یا تو ایک محال میں سے کسی حصہ کی ہوتی ہے یا اگر کسی محال کے کئی حصے ہوں جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ تو خواستگار بٹوارہ اپنا حصہ تمام اُن پٹیوں میں سے لیکر جن میں وہ مالک ہے درخواست پیش کرتا ہے۔ درخواست بٹوارہ مکمل کی ہو یا نامکمل کی۔ اِن سب اُمور کا بیان دفعہ آیندہ میں ہوگا۔

دفعہ ۱۰۷
بٹوارہ کی درخواست

درخواست بٹوارہ کے ساتھ ایک تصدیق کی ہوئی نقل سالانہ رجسٹر مالکوں کی جو دفعہ ۳۳ کے مطابق مقرر ہوا ہے۔ پیش کیجائیگی اور جائز ہے کہ ایسی درخواست کو محال کے اُن حصہ داروں میں سے ایک حصہ دار جسکا نام کاغذات میں درج ہو یا دو یا زیادہ حصہ دار ملکر پیش کریں۔ مگر شرط یہ ہے کہ جب تک کوئی حصہ کسی کے قبضہ میں ہو۔

تو کوئی درخواست بٹوارہ راہن یا مرتہن میں سے کسی ایک کی طرف سے اُسوقت تک نہ لیجاویگی جب تک دونوں اس درخواست میں شریک نہ ہوں -

(نوٹ) درخواست بٹوارہ کوئی حصہ دار مندرجہ کھیوٹ پیش کرسکتا ہے یا چند حصہ داران مندرجہ کھیوٹ ملکر پیش کرسکتے ہیں - حصہ دار یا حصہ داران کا مندرجہ کھیوٹ ہونا لازمی ہے - بموجب ایکٹ نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۸۷ء کے وہ شخص جس کو عدالت دیوانی سے ڈگری بابت کسی حقیت کی ملی ہو درخواست بٹوارہ پیش کرسکتا تھا لیکن اب یہ الفاظ "جسکا نام کاغذات میں درج ہے" بہت صاف ہیں - ایسے شخص کو جسکو ڈگری عدالت دیوانی سے ملی ہو پہلے عدالت مال میں اپنا نام درج کرالینا چاہیئے - اُسکے بعد درخواست بٹوارہ پیش کرسکتا ہے - قبل اسکے کہ کوئی درخواست پیش کیجاوے خواستگار بٹوارہ کو امورات ذیل دریافت کرلینا چاہیئے اور جہانتک ممکن ہو تمام کاغذات کی نقول حاصل کرکے دیکھ لینا چاہیئے - اُسوقت درخواست بٹوارہ پیش کرنا چاہیئے -

۱ صحیح تعداد حصہ خواستگار بٹوارہ اور دیگر حصہ داران - یہ بات نقل کھیوٹ سے معلوم ہوسکتی ہے - اور اسکا خود بھی اطمینان کرلینا چاہیئے - اگر حصہ میں کچھ تفاوت ہو تو جسقدر پرانی کھیوٹیں مل سکیں جس میں اُسکا یا اُسکے مورث کا نام ہو اور صحیح حصہ درج ہو نقل کھیوٹ حاصل کرکے اول کھیوٹ کو صحیح کرالینا چاہیئے -

۲ - جس محال میں سے بٹوارہ کرایا جاوے اُس کل محال کی قسم زمین نمبروار (مثل بندوبست رواں کی نقل حاصل کرلینا چاہیئے)

۳ - نمبران آبپاشی اور غیر آبپاشی کی تفصیل (ملان موقع سے کرنا چاہیئے اور خسرہ پنج سالہ کی نقل حاصل کرلینا چاہیئے)

۴ - آبادی اور صحرائی کے نقشہ کی نقل -

۵ - اگر اس موضع کا بٹوارہ سابق میں ہو چکا ہے تو مِثل بٹوارہ میں سے حال تقسیم طلب کی کھیوٹ و کھتونی و نقشہ جات رنگ آمیزی آبادی و صحرائی کی نقول دیکھنا چاہیئے کہ قسم زمین میں کوئی بندوبست کی یا تقسیم سابق کے زمانہ سے حال میں کوئی فرق تو نہیں ہوا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی موضع پہلے غیر آباد تھا۔ لیکن اُس میں آبادی قائم ہو گئی ہے تو جو آراضی آبادی کے قریب میں ہوتی ہے اُس کی حیثیت قدرتاً اچھی ہو جاتی ہے۔ یا اگر کہیں پہلے نہر یا بمبہ یا چاہ پختہ نہ تھے - اور اس دوران میں جدید ذرائع آبپاشی ہو گئی ہیں تو جو آراضی بندوبست میں یا بوقت بٹوارہ سابق خاکی تحریر ہو گی وہ اب آبپاشی ہو گی۔ یا اگر بندوبست میں کسی آراضی کی کسی ذریعہ سے آبپاشی ہوتی تھی اور اب وہ ذریعہ آبپاشی قایم نہیں رہا۔ تو جو آراضی چاہی تھی وہ اب خاکی ہو گئی - یہ سب تفصیل نمبروار چھانٹ لینا چاہیئے اور جو نمبران آبپاشی اور غیر آبپاشی اس طرح ہو گئی ہیں اُن کی پانچ سال گذشتہ کی خسرہ کی نقل لے لینا چاہیئے۔

۶ - اکثر نمبران جو بندوبست کے زمانہ میں غیر مزروعہ تھے - اب مزروعہ ہو گئے ہیں یا جو مزروعہ تھے اب غیر مزروعہ کسی وجہ ہو گئے ہیں اُن کی بھی تفصیل کھتونی یا خسرہ سے لینا چاہیئے - اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ کاغذات پٹواری میں اسکی تفصیل بیشتر صحیح نہیں ہوتی ہے۔ اور بٹوارہ کے وقت حصہ داران کو اسکی وجہ سے نقصان ہو جاتا ہے۔

۷ - چونکہ زیادہ تر بٹوارہ قسم زمین پر نہیں ہوتا ہے بلکہ مالیت اور چک پر ہوتا ہے اسلیئے یہ بھی دیکھ لینا چاہیئے کہ لگان صحیح صحیح کاغذات میں درج ہے یا نہیں۔ اکثر نمبرداران کاغذات میں کم لگان درج کراتے ہیں - اور بٹوارہ میں

دیگر حصہ داران کو اور بعض مرتبہ خود نمبردار کو نقصان پہونچ جاتا ہے۔
اکثر ایسی بھی مثالیں ہیں کہ نمبردار نے چھوٹے حصہ داروں کے نقصان پہونچانے کی غرض سے کہ کسی چک کا لگان فرضی طور پر بڑھا دیا ہے۔ اور یہ کوشش کرتا ہے کہ ایسا چک اُس حصہ دار کو دیا جائے جس سے بہت بڑا نقصان اُس حصہ دار کا ہو جاتا ہے۔ اِن باتوں کی خوب دیکھ بھال رکھنا چاہیئے۔

۸۔ جہاں کہیں پتھر کی کانیں یا کنکر کی کانیں یا دوسری چیز کی کانیں ہیں اُن سب کا رقبہ علیحدہ علیحدہ چھانٹ لینا چاہیئے۔

۹۔ جہاں کہیں پہاڑ یا بڑی بڑی جھیلیں یا ندی اور دریا برساتی نالے جنگل ہوں اور اُن کے متعلق جو آمدنی سوائے مثلاً حقوق ماہی گیری۔ لاکھ۔ چرائی مویشیان۔ فروخت گانڈر و پولہ وغیرہ وغیرہ جو کچھ ہو سب باتیں اچھی طرح دریافت کر لینا چاہیئے۔

۱۰۔ جو موضع دریا کے کنارے واقع ہوتے ہیں ایسے ہر موضع میں ایک کثیر رقبہ احتمالی ہوتا ہے کبھی وہ اس پار کبھی وہ رقبہ دوسری پار ہو جاتا ہے۔ ایسے رقبہ کی تفصیل اور رواج بابت حقوق ایسی آراضی معلوم کر لینا چاہیئے۔

۱۱۔ کھاتہ جات دخیلکاری و ساقط الملکیت و کھاتہ جات کاشتکاران قانونی

۱۲۔ کھاتہ جات دخیلکاری اور ساقط الملکیت جو ایسے شخص کے قبضہ میں ہوں جن کی آئندہ کوئی حسب دفعہ ۲۴۔ ۲۵۔ ایکٹ ۳ ۱۹۲۶ء وارث نہوں

۱۳۔ اراضیات مقبوضہ خاص حصہ داران۔

۱۴۔ اگر حالی ہذا بصورت بھیاچارہ کے ہے تو ہر ایک حصہ دار کے مقبوضہ کی تفصیل

۱۵۔ مکانات حصہ داران گھورہ وغیرہ ڈالنے کی مقامات۔ کھلیان رکھنے کے مقامات۔

۱۶- ذرائع آبپاشی مثلاً تالاب - پوکھر - چاہات - نہر - بمبہ وغیرہ وغیرہ -
۱۷- تفصیل باغات مالکان و کاشتکاران و درختان صحرائی و آبادی مکانات اُفتادہ - مکانات رعایا جو غیر آباد ہوں -
۱۸- ٹھیک ٹھیک نام اور پتہ یعنی جائے سکونت ہر حصہ دار بقید موضع و پرگنہ محلہ جہاں کہیں ایسا حصہ دار باشندہ شہر کا ہو - دریافت کرلینا چاہیئے - تاکہ تعمیل اطلاعنامجات میں دقت نہ پیش آوے - یہ اُمور جو اوپر بیان کئے گئے ہیں اُن سب کی واقفیت کے لئے ضرور ایک اچھی خاصی رقم خرچ کرنا پڑے گی لیکن جو نقصان اور صرف بعد میں بوجہ عدم واقفیت اُن اُمور کے ہوتا ہے اُس سے یہ صرفہ بہت کم ہے - جب کوئی خواستگار بٹوارہ ان تمام اُمور کی واقفیت کلی رکھتا ہے - تو وہ کسی دوسرے شخص کا محتاج نہیں ہوتا اور نہ وہ خود دہوکے میں آسکتا ہے - اور اُن تمام کاغذات کی نقول سے جب روبکار طرز تقسیم کے لئے گوشوارہ پٹواری مرتب کرے گا اُس کی جانچ بخوبی ہوسکیگی - اُن تمام اُمور سے خود واقفیت حاصل کرکے درخواست بٹوارہ کسی تجربہ کار قانون پیشہ سے طیار کراکے عدالت میں پیش کرنا چاہیئے - اپنے وکیل کو تمام کاغذات جو جمع کئے ہیں - دکھلانا چاہیئے اور خوب سمجھانا چاہیئے - تاکہ وہ خود بھی تمام موضع کی حالات سے آگاہ ہوجاوے -

دفعہ ۱۰۸ ایسے محال کا بٹوارہ جو چند ضلعوں میں واقع ہو	جب کوئی محال دو یا زیادہ ضلعوں میں واقع ہو تو اُس صورت میں کہ وہ ضلع ایک ہی قسمت میں ہوں - بٹوارہ اُن ضلعوں میں سے اُس ضلع میں کیا جاویگا

جس کی کمشنر ہدایت کرے یا اُس صورت میں کہ وہ ضلع مختلف قسمتوں میں واقع ہوں تو اُن میں سے اُس ضلع میں جس کی صاحبان بورڈ ہدایت کریں -

دفعہ ۱۰۹
بٹوارہ کے موقوف کرنے کا اختیار

اگر درخواست کے پانے پر یا منظوری کے پہلے کارروائی بٹوارہ کی کسی اور نوبت پر کوئی وجہ کافی بٹوارہ کی انکار کرنے یا اُسکے روکنے کی معلوم ہے تو کلکٹر کو جائز ہے کہ خود اپنے اختیار سے یا بٹوارہ کرنے والے اسسٹنٹ کلکٹر کی رپورٹ پر بٹوارہ کو روک دے یا کارروائی بٹوارہ کے منسوخ کیئے جانے کا حکم دے۔

(۲) بٹوارہ مکمل کے ذریعے کوئی محال نہیں بنایا جائیگا۔ جب تک ایسے محال کا رقبہ کم سے کم سوا ایکڑ نہ ہو یا اگر رقبہ سوا ایکڑ سے کم ہو تو جب تک ایسی محال کی مالگذاری کم سے کم سو روپیہ نہو۔ اور اگر بٹوارہ مکمل کی درخواست کی رو سے ایسا محال بنانا پڑتا ہو جن سے یہ شرائط ٹوٹتے ہوں تو ایسی درخواست نامنظور کیجاویگی۔

نوٹ۔ اس دفعہ کے بموجب صاحب کلکٹر ضلع کو نہایت وسیع اختیارات بٹوارہ کے روک دینے کے یا منسوخ کرنے کے لیئے دیئے گئے ہیں۔ لیکن یہ نہیں بیان کیا گیا ہے کہ وہ کون کونسی ایسی صورتیں ہیں جن میں کلکٹر ضلع یہ اختیارات عمل میں لاسکتا ہے۔ کافی وجوہات بٹوارہ کے روکنے کے حسب ذیل ہوسکتی ہیں۔

(۱) ایک درخواست بٹوارہ زیر تجویز ہے۔ ایک حصہ دار نے جو اپنی درخواست ضمنی اندر میعاد پیش نہیں کرسکا۔ بلکہ اس نے دوسری درخواست بٹوارہ کی پیش کردی ایسی درخواست حسب فقرہ ہذا اصولاً خارج کیجاسکتی ہے یعنی ایک ہی محال کی بابت چند مقدمات نہ ہوں۔

(۲) اگر مقدمہ بٹوارہ میں یہ معلوم ہو کہ محال القسیم طلب بھیاچارہ کی صورت میں ہی اور ہر ایک حصہ دار اپنے اپنے حصہ کی اراضی پر قابض ہے اور اپنے اپنے حصہ کی مالگذاری بھی علٰحدہ علٰحدہ ادا کرتے ہیں تو ایسی صورت میں نامکمل بٹوارہ قابل نامنظوری ہے کیونکہ نامکمل بٹوارہ کا بھی وہی نتیجہ ہوسکتا ہے جو حصہ داران کے آپسمیں خود بخود ہوچکا ہے

اِن وجوہ کے علاوہ اور بھی کوئی کافی وجہ بٹوارہ کے نامنظوری کی ہوسکتی ہے۔ لیکن اُن کی بابت ہر مقدمہ کے حالات اور واقعات پر لحاظ کرکے رای قایم کیجا سکتی ہے۔ دفعہ تحتی (۲) کے بموجب کوئی محال ۱۰۰۔ ایکڑ سے کم رقبہ یا سَو روپیہ سے کم مالگذاری کا نہ بنایا جائیگا۔ اگر خواستگار بٹوارہ کی حصّہ کی اراضی سَو ایکڑ سے کم یا اُس کی مالگذاری سو روپیہ ہے۔ مگر دوسرا حصّہ جو اس حصّہ کو علیٰحدہ کرکے بنے اور اُس کی مالگذاری سَو روپیہ سے کم رہجاوے یا رقبہ سَو ایکڑ سے کم رہجاوے تو بھی بٹوارہ کمل نہیں ہوسکتا ہے۔ ناکمل بٹوارہ کیا جاویگا۔ اِس دفعہ میں صرف یہ ہی بیان کہ کمل بٹوارہ کے صورت میں اُس رقبہ سے یا اُس تعداد مالگذاری سے کم کا محال کمل نہیں بنیگا۔ صاحبان بورڈ نے یہ تجویز فرمایا ہے کہ ۵۔ ایکڑ سے کم رقبہ کی پٹی ناکمل نہ بنائی جاوے (کیرت سنگھ بنام کرن سنگھ غیر مطبوعہ جلد ۳ صفحہ ۱۰۵ گوپی ناتھ نایک بنام ملّت نبی خاں۔ غیر مطبوعہ جلد ۵ صفحہ ۲۲۴) مگر یہ کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہے۔ ہر مقدمہ کے حالات و واقعات پر غور کرنا چاہیئے۔ بٹوارہ کرنیکا اختیار صرف صاحب کلکٹر ضلع کو دیا گیا ہے۔ لیکن بموجب دفعہ ۲۲۷ (۱۴) ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول اُن تمام اختیارات کو عمل میں لاسکتے ہیں۔ جو دفعات ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۳ - ۱۱۷ لغایۃ ۱۲۳ - ۱۲۶ لغایۃ ۱۳۰ اور دفعہ ۱۳۴ کے بموجب صاحب کلکٹر ضلع کو دی گئی ہیں۔ اور یہ اختیارات صاحب کلکٹر ضلع بالعموم کسی اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول سُپرد کردیا کرتے ہیں جو حاکم بٹوارہ (Partition Officer) کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ مگر دفعہ ۱۰۹ (بٹوارہ کے ملتوی کرنے اور منسوخ کرنے کا اختیار) و دفعہ ۱۱۴ (روبکار طرز تقسیم)۔ دفعہ ۱۱۵ (بٹوارہ کے ختم ہونے تک محال کو خاص انتظام میں رکھنے کا اختیار) دفعہ ۱۱۶ (اخراجات کا تخمینہ کرنا اور وصول کرنا) دفعہ ۱۳۱ (منظوری بٹوارہ) دفعہ ۱۳۲ (اپیل مقدمات بٹوارہ) اور دفعہ ۱۳۳

(احکام قابل اپیل بٹوارہ) اور وہ اختیارات جو دفعات ۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰ کے بموجب صاحب کلکٹر بہادر ضلع کو حاصل ہیں وہ صرف صاحب کلکٹر ضلع ہی عمل میں لا سکتے ہیں۔ حاکم بٹوارہ اگران دفعات کے بموجب کارروائی ہونا مناسب خیال کرے تو وہ صرف رپورٹ بحضور جناب صاحب کلکٹر کر سکتے ہیں۔ بغرض سہولیت ہر مقام پر جہاں اسسٹنٹ کلکٹر انچارج بٹوارہ سے مطلب ہے۔ لفظ حاکم بٹوارہ کا استعمال کیا گیا ہے جسکی ہر دفعہ کی نیچے تشریح مناسب جو درج۔

دفعہ ۱۱۰- (۱) بٹوارہ کی درخواست پانے پر کلکٹر کو لازم ہے کہ اگر وہ درخواست باقاعدہ دیکھنے میں قابل غور ہو تو ایک اشتہار اس ہدایت سے جاری کرے کہ محال متعلقہ کے ایسے حصہ داران مندرجہ کاغذات جو درخواست بٹوارہ میں شریک نہ ہوئی ہوں اُسکے حضور میں اصالتاً یا بذریعہ مختار مجاز یا ضابطہ کے ایسے دن پر جو اشتہار کے جاری ہونے کی تاریخ سے تیس دن سے کم یا ساٹھ دن سے زیادہ فاصلہ پر نہ ہو حاضر ہو کر بٹوارہ کے نسبت اگر اُن کو کوئی عذر ہوں تو پیش کریں۔ لازم ہے کہ اگر ممکن ہو تو ایک نقل اشتہار مذکور کی ہر حصہ دار کی ذات پر تعمیل کرائی جاوے۔

(۲) کوئی حصہ دار مندرجہ کاغذات جو ابتدائی درخواست میں شریک نہ ہوا ہو۔ ہر وقت اُس تاریخ کے پہلے جو اُس اشتہار میں جو اس دفعہ کے بموجب جاری ہوا ہو مقرر کی جائے۔ بٹوارہ کی درخواست کر سکتا ہے اور ایسی حالت میں اُس حصہ دار کی نسبت یہ سمجھا جاویگا کہ وہ بھی ابتدائی درخواست میں شریک ہو گیا۔

مگر شرط یہ ہے کہ اس قسم کی ہر درخواست نامنظور کی جاوے گی اگر اُس سے ایسا محال بنانا پڑے جسکی نسبت دفعہ ضمنی (۲) دفعہ ۱۰۹ میں ممانعت کیگئی ہے۔

نوٹ۔ اب یہاں سے کارروائی عدالتی بٹوارہ کی شروع ہوتی ہے۔ یہ پہلا اور نہایت ضروری اشتہار ہے جو مقدمہ بٹوارہ میں مشتہر کیا جاتا ہے۔ دفعہ ہذا

میں حکم ہے کہ اگر ممکن ہو تو ایسے اشتہار کی تعمیل ہر حصہ دار کی ذات خاص پر لازمی طور پر کیجاوے۔ اس اشتہار اور اس ذاتی تعمیل کا یہ مطلب ہے کہ ہر ایک حصہ دار کو معلوم ہو جاوے کہ بٹوارہ دائر ہو گیا ہے۔ اب ہر حصہ دار کو بھی لازم ہے کہ وہ اُسی طرح سے اُن تمام باتوں سے جنکا بیان دفعہ ۱۰۷ — کے نوٹ میں کیا گیا ہے واقف ہو کر کارروائی عمل میں لاوے۔ دیکھو صفحہ ۴۰۵

یہ اشتہار بالعموم ساٹھ دن کی میعاد کا جاری کیا جاتا ہے۔ یہ میعاد تاریخ اجراء اشتہار سے شروع ہوتی ہے۔ اگر پندرہ یوم تعمیل کے لئے چھوڑ دیجاویں تو بھی ۴۵ دن رہتے ہیں اس عرصہ میں حصہ داران کو لازم ہے کہ ہر ایک بات کو دریافت کرکے اپنے حق کی بچاؤ کا مناسب انتظام کریں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حصہ داران اس اشتہار یا تعمیل اشتہار کی کچھ پرواہ نہیں کرتے اور وہ تاریخ معینہ اشتہار تک پڑے سوتے رہتے ہیں۔ اور تاریخ کے دن وہ عدالت میں کچہری کے وقت پہونچتے ہیں اور ضمنی درخواست بلا کسی خیال کے مرتب کرکے پیش کر دیتے ہیں۔ اکثر حصہ داران پٹواری دیہہ سے فردلے آتے ہیں یا پٹواری کو کسی نہ کسی طرح ساتھ لاتے ہیں۔ اور جو کچھ پٹواری اُن کو تبلا دیتا ہے اُسکے بموجب عمل کرتے ہیں۔

اگر کسی قانون پیشہ صاحب نے بہت زیادہ لیاقت سے کام کیا تو عدالت میں اصل درخواست ابتدائی بٹوارہ کو دیکھہ لیتے ہیں اور جو کھیوٹ درخواست کے ساتھ داخل ہوتی ہے اُس سے اپنے موکل کا حصہ چھانٹ لیتے ہیں۔ فی الحقیقت اگر حصہ داران خود اپنے حقوق کے بچاؤ کی پرواہ نہ کریں تو کوئی قانون پیشہ کیسا ہی تجربہ کار اور لائق کیوں نہ ہو اس سے زیادہ نہیں کرسکتا ہے جو حصہ داران نہایت سیدھے ہوتے ہیں۔ اور اپنے حقوق سے ناواقف۔ ایسے حصہ داران کو دیگر حصہ داران جو چالاک اور واقف ہوتے ہیں۔ پٹواری سے ملکر اُن کو ایسا نقصان پہونچا دیتی

ہیں جو پھر کسی طرح سے پورا نہیں ہو سکتا ہے۔ فی الحقیقت یہ اشتہار حصہ داران کو ہوشیار کرنے کے لیئے جاری کیا جاتا ہے۔ حصہ داران کو لازم ہے کہ اشتہار کے پہونچتے ہی جو کچھہ کاغذات اُن کے پاس ہوں وہ اپنے مشیر قانونی کے پاس لے جائیں اور بمشورہ اُسکے جو کچھہ کاغذات اور وہ بتلائے وہ بہم پہونچا دے اور اُس کے بعد درخواست ضمنی پیش کی جاوے۔ اکثر دیہات میں جو شکل بھیا چارہ ہیں ہر ایک حصہ دار اپنے اپنے حصہ کی اراضی پر قابض ہوتا ہے اور کچھہ رقبہ بغرض ادائے مالگذاری مشترکہ چھوڑ دیا جاتا ہے۔ ان سب حالات کو اور نیز اسی قسم کے دیگر حالات کو اپنے مشیر قانونی سے کہدو۔ نمبران جو تمہارے قبضہ میں ہوں اُن کی فرد یا کھتونی وغیرہ کی نقول حاصل کر لو۔ اگر کسی حصہ دار کے حصہ کا رقبہ یا مالگذاری ننوا ایکڑ یا ننوا روپیہ سے کم ہے تو اُسکا محال مکمل نہیں بن سکیگا ایسی صورت میں دو یا زائد حصہ داران کو مل کر ایک محال مکمل بنانے کی درخواست دینا چاہیے۔ جس میں ہر حصہ دار کی پٹی جدا گانہ بنا دی جاوے۔

اگر درخواست دینے سے پہلے یہ تمام کاغذات جمع نہ ہوں تو عدالت سے اشتہار پانے کے بعد درخواست مہلت توسیع میعاد کی پیش کرنا چاہیے۔ کیونکہ ایسی درخواست قبل تحریر روبکار طرز تقسیم پیش کیجا سکتی ہے اور درخواست دہندہ کو دیکھہ لینا چاہیئے کہ تمام حصہ داران پر تعمیل ہو گئی ہے۔

دفعہ ۱۱۱
عذر جس سے استحقاق کی نسبت نزاع پیدا ہو

اگر اُس تاریخ پر جو اسطرح مقرر کیجائے یا اُس سے پہلے کسی حصہ دار مندرجہ کاغذات کی طرف سے ایسا عذر پیش ہو جس میں کوئی ایسی نزاع بابت استحقاق حق مالکیت کے پیدا ہو جس کا تصفیہ کسی عدالت ذی اختیار نے پہلے نہ کر دیا ہو تو کالکٹر کو اختیار ہے کہ

(الف) جب تک تصفیہ اس نزاع کا کسی عدالت مجاز سے نہ ہوئے اُس

درخواست کو منظور نہ کرے یا

(ب) کسی فریق مقدمہ کو تین مہینے کے اندر عدالت دیوانی میں ایسے نزاع کے تصفیہ کے لیئے نالش رجوع کرنیکا حکم دے یا

(ج) اُس عذر کی سچائی یا جھوٹائی (اصلیت) کی تحقیقات میں مصروف ہو۔

(۲) جس حالت میں کہ کارروائی حسب فقرہ (ب) ملتوی کردیگئی ہو اور وہ فریق ایسے حکم کی تعمیل میں قاصر رہے تو کلکٹر نزاع کا تصفیہ اسکے خلاف کردیگا۔ اگر وہ فریق نالش رجوع کردے تو کلکٹر مقدمہ کو بموجب فیصلہ عدالت دیوانی کے فیصل کریگا۔

(۳) اگر کلکٹر یہ طے کرے کہ اُس عذر کی سچائی یا جھوٹائی (اصلیت) کی تحقیقات کیجائے تو اُسکو لازم ہے کہ اُس ضابطہ کے مطابق عمل کرے جو نالشات ابتدائی کے تجویز کرنے کے لئے مجموعہ ضابطہ دیوانی میں مقرر ہے۔

(ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۶ء)

(نوٹ) یہ دفعہ بہی نہایت اہم اور ضروری ہے۔ "اُس تاریخ پر جو اس طرح مقرر کیجائے" سے مراد وہ تاریخ ہے جو دفعہ ۱۱۱ کے اشتہار کی مقرر ہے۔

نزاع بابت استحقاق ملکیت" کیا ہے اسکے لیئے ایک نہایت طول بحث کی ضرورت ہے۔ اور اگر وہ بحث یہاں پر کیجائے تو کتاب کا اصل مطلب جو زمینداران اور ناتجربہ کار اصحاب قانون پیشہ کے فائدہ کا ہے۔ فوت ہو جاتا ہے۔ لیکن اس موقع پر ضروری اُمور کا تحریر کردینا۔ میں نہایت ضروری خیال کرتا ہوں۔ دفعات ماسبق کے نوٹ میں تحریر کیا گیا ہے کہ اشتہار دفعہ ۱۱۰ (Alarm Bell) یا ہوشیار کرنے کی گھنٹی ہے۔ تمام حصہ داران کو اپنے حقوق کی حفاظت

کا انتظام کرنا چاہیے۔ اور اُس کی تدابیر بھی وہاں بیان کردی ہیں۔ اگر خواستگار بٹوارہ نے اپنی درخواست میں کوئی ایسا دعویٰ کیا ہے۔ جو کھیوٹ کے خلاف ہے۔ یا کوئی دوسرا حصہ دار ایک ایسے حق کا قابض ہے جسکا اندراج کاغذات حقوق میں نہیں ہے یا کوئی حصہ دار اپنے حصہ کی اراضی پر جُداگانہ قابض ہے۔ یا کوئی تقسیم خانگی مابین حصہ داران کے ہوچکی ہے اور ہر حصہ دار اپنے اپنے حصہ پر قابض ہے اور اُن میں سے بعض نے اپنے حصہ میں سے کچھ حصہ بقید نمبران منتقل کردیا ہے۔ گویا اُس تقسیم خانگی کیوجہ سے ہر حصہ دار کی ملکیت جُداگانہ ہورہی ہے۔

(رام نراین بنام جگناتھ پرشاد۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۱۱۵)

یا یہ کہ جائداد قابل تقسیم نہیں ہے۔ یا یہ کہ کوئی فریق شاملات میں سے کم یا زیادہ حصہ پانے کا مستحق ہے۔ ٹھاکر جدونندن سنگھ بنام بلدیو سنگھ۔ الہ آباد لارپورٹر جلد ۴ صفحہ ۱۹۲

اور یہی قسم کے عذرات ہیں جو "متنازعہ حق ملکیت" کی تعریف میں آتے ہیں ایسی تمام عذرداریاں قبل تاریخ معینہ اشتہارہ دفعہ ۱۱۰ پیش ہونا چاہئیں اور اگر ایسی عذرداری اُس تاریخ پر یا اُس سے پہلے پیش نہ ہونگی تو پھر اُس کے بعد اُن عذرات کی بابت عدالت مال یا دیوانی کو کوئی اختیار سماعت باقی نہیں رہتا۔ صاحب کلکٹر کو یہ اختیار نہیں ہے کہ ایسے عذرات کی خود بخود تحقیقات کریں۔

یا وہ ضابطہ کام میں لاویں جو دفعہ ۱۱۱ میں مرقوم ہے۔ جب تک کہ ایسے عذرات بین المیعاد پیش نہ کئے جاویں۔ اگرچہ بموجب قاعدہ نمبر ۹ سرکلر نمبر ۲۱ مد ۲ جناب کلکٹر ایسے عذرات کو اگر کوئی کافی وجہ ہو جو ضبط تحریر میں آوے گی بعد میعاد مقررہ دفعہ ۱۱۰ ابھی سماعت کر سکتے ہیں۔

چودہری امین الرحمن بنام دہن کنور داس وغیرہ غیر مطبوعہ فیصلہ بورڈ جلد ۲ صفحہ ۷ گنگا گوپال بنام مالٹی غیر مطبوعہ فیصلہ بورڈ جلد ۲ صفحہ ۱۰۹

تلسی پرشاد بنام مٹرول انڈین لارپورٹ جلد ۱۸ ۱۸۹۶ء صفحہ ۲۱۰

لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے پس ایسے تمام عذرات قبل تاریخ معینہ اشتہار ضرور بالضرور پیش کر دینا چاہیئے۔ ورنہ پھر کوئی چارہ کار نہیں رہتا۔

ایک مقدمہ بٹوارہ میں بعد تحریر روبکار طرز تقسیم لیکن اُس کی منظوری کے پہلے عذر ملکیت کے متعلق دعویٰ عدالت دیوانی میں کیا گیا۔ تجویز ہوا کہ یہ جھگڑہ صرف عدالت مال فیصل کر سکتی ہے عدالت دیوانی کو کوئی اختیار نہیں ہے۔

رنجیت سنگھ بنام طاہر سنگھ۔ الہ آباد لارپوٹر جلد اول صفحہ ۲۵۔

ایسے عذر ہونے پر حاکم بٹوارہ یا تو بٹوارہ کو خارج کر دینگے اور حکم دیں گے کہ جب تک نزاع ملکیت عدالت مجاز سے فیصل نہ ہو جائے اُسوقت تک بٹوارہ نہیں کیا جائیگا۔ ایسا حکم اُس صورت میں دیا جاتا ہے کہ نزاع ملکیت میں بہت زیادہ قانونی پیچیدگیاں ہوں۔ اور بہ نظر حالات مقدمہ بٹوارہ کا چلانا اُسوقت تک مناسب نہ معلوم ہو جب تک ایسا نزاع عدالت مجاز سے فیصل نہ ہو جائے۔

اگر کوئی نزاع ایسا ہو جو عدالت مجاز سے فیصل ہو چکا ہو مگر اُس کا عمل درآمد کاغذات حقوق میں نہیں ہوا ہے تو ایسا عذر بھی عذر نزاع ملکیت ہے اور جب دفعہ ہذا ایسا عذر بین المیعاد پیش ہونا لازمی ہے۔

(چند کا بخش سنگھ بنام کیلاش نراین - لا رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۰۵ - بورڈ) اور اگر ایسا عذر پیش نہ کیا جاویگا - تو باوجود فیصلہ عدالت دیوانی تمام حقوق جو عدالت دیوانی کی ڈگری کے ذریعہ سے حاصل ہوئے ہوں ساقط ہو جاویں - ملاحظہ ہو دفعہ ۲۳۳ حرف (ک)

دوسرا ضابطہ جو حاکم بٹوارہ اختیار کر سکتے ہیں وہ فقرہ (ب) دفعہ ہذا میں درج ہے - یعنی یہ کہ کسی فریق کو یہ حکم دیں کہ وہ اندر تین ماہ کے عدالت دیوانی میں بغرض تصفیہ نزاع نالش دائر کرے - اگر اس حکم کے بعد ایسی نالش اندر تین ماہ کے عدالت مجاز میں نہ ہوگی تو اسکے بعد نالش نہیں ہوسکتی (تیمور علی بنام شاہ محمد - الہ آباد لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۲۱۱ - یو پی لا رپورٹر جلد دوم صفحہ ۳۲۶

اسیطرح سے اگر نالش عدالت غیر مجاز میں دائر کی جائے اور پھر اسکے بعد واپس لیکر عدالت مجاز میں پیش کی جائے لیکن بعد میعاد تین ماہ کے پیش کیجاوے تو یہ بھی خارج المیعاد ہے - (نور الحسن بنام سرجو پرشاد - الہ آباد لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۳۵۵ - رگھبیر سنگھ بنام مساۃ لاکھن الہ آباد - لا رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۰۱ -

ایسی نالشات میں قانون میعاد متعلق نہیں ہے (بنواری لال بنام گوپی - الہ آباد لا جرنل جلد ۴ صفحہ ۱۳۷ -

لیکن کوئی شخص جسکو نوٹس حسب دفعہ ۱۱۰ دیا گیا ہے عدالت دیوانی میں دعوی کرنے کا مجاز نہیں ہے - جب تک اسکو ایسی ہدایت عدالت مال سے نسبت دفعہ ۱۱۱ نہ دیجاوے - مساۃ رتی پلی بنام بھگوان دین - یو پی لا رپورٹر جلد دوم صفحہ ۱۰۲ (اودھ) لیکن جب مقدمہ بابت نزاع ملکیت عدالت دیوانی میں دائر کر دیا جاوے تو جب تک اس نزاع کا فیصلہ نہ ہو جاوے کارروائی بٹوارہ ملتوی رہیگی (رانی بہادر بنام) شوچرن لال بنام پیر محمد - یو پی لا رپورٹر جلد دوم صفحہ ۱۰۱ -

لیکن اگر کسی حصہ دار کو کوئی موقعہ ایسی عذرداری کرنیکا بہ خلاف کسی دوسرے
حصہ دار کے جو کسی خاص حصہ کو اپنا بتلا کر بٹوارہ کا دعوی کرتا ہی نہیں ملا ہو تو ایسی صورت میں
میں دفعہ ۲۳۳ صرف (ک) متعلق نہیں ہوتی ہے۔

شیخ حسین علی بنام محبوب اللہ یوپی لا رپورٹر جلد سویم صفحہ ایک۔ ہائیکورٹ الہ آباد
اور نہ دفعہ ۲۳۳ (ک) آبادی کے بٹوارہ سے متعلق ہے۔ رتو لال بنام لالہ بلدیو سے
یوپی لا رپورٹر الہ آباد۔ جلد ۳ صفحہ ۴

یہ امر قابل لحاظ ہے کہ جب عدالت مال میں کارروائی بٹوارہ شروع ہو جائے تو
فریقین کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ عدالت دیوانی میں حق ملکیت کے جھگڑے کی بابت
سوال اٹھاویں۔ جو اس صورت میں صرف عدالت مال فیصل کر سکتی ہے۔

رام سہاگ بنام دیپ نراین سنگھ۔ الہ آباد لا رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۲۴۹ (انڈین
لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۶۰۴۔ اس مقدمہ میں۔

انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۹۱ و الہ آباد لا جرنل جلد ۱۲ صفحہ ۴۹ کی پیروی کیگئی
جب کسی فریق کو عدالت دیوانی میں حقوق ملکیت کے جھگڑہ صاف کرنیکے لئے مقدمہ
دائر کرنے کی ہدایت ہو تو اسکو تین ماہ کے اندر دعوی دائر کردینا چاہیئے اور نتیجہ مقدمہ
کی اطلاع عدالت حاکم بٹوارہ میں پیش کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ایسی اطلاع نہ دینے کا
بھی وہی نتیجہ ہے جو مقدمہ دائر نہ کرنیکا۔ ایک مقدمہ میں عدالت ابتدائی سے
دعوی مدعی ڈسمس ہوگیا تہا۔ مگر عدالت اپیل سے وہ دعوی ڈگری ہوگیا۔ اسی
دوران میں کارروائی تقسیم تکمیل ہو چکی تھی۔ مدعی نے عدالت بٹوارہ کنندہ کو اس
ڈگری کی اطلاع نہیں دی تجویز ہوا کہ دوسرا مقدمہ بربناء ڈگری اپیل دائر نہیں ہو سکتا
دفعہ ۲۳۳ (ک) مانع دعوی ہے۔ رام چندر بنام مسماۃ موہن دئی وغیرہ الہ آباد
لا رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۸۲

تیسرا ضابطہ جو حاکم بٹوارہ اختیار کر سکتے ہیں وہ فقرہ (ج) دفعہ ہذا میں بیان کیا گیا ہے۔ یعنی یہ کہ ایسی نزاع ملکیت کی تحقیقات وہ خود کریں۔ ایسی صورت میں حاکم بٹوارہ وہ ضابطہ عمل میں لادیں جو مقدمات ابتدائی کے لیے عدالت دیوانی میں مقرر ہے۔ اول تو ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ حکامان بٹوارہ ایسی نزاع کے تصفیہ کے لیے عدالت دیوانی کے اختیارات عمل میں لادیں۔ لیکن جب وہ ایسے اختیارات عمل میں لادیں تو حقہ داران اور اصحاب قانون پیشہ کو ایسے مقدمات میں نہایت ہوشیاری سے کام کرنا چاہیئے۔

سب سے پہلے حاکم بٹوارہ کی خدمت میں گذارش کرنا چاہیئے کہ وہ ایک روبکار تحریر فرمادیں جس سے یہ امر صاف طور پر ظاہر ہو جائے کہ انہوں نے اختیارات عدالت دیوانی کو بغرض فیصلہ نزاع حق ملکیت خود اختیار کئے ہیں اور ایک تاریخ بغرض قائم کرنے تنقیحات کے مقرر ہونا چاہیئے۔ اس تاریخ پر ہر فریق کا فرض ہونا چاہیئے کہ وہ تمام تحریری ثبوت جو کچھ ہو عدالت میں پیش کر دیں۔ اور اگر کوئی دستاویز جو ان کے قبضہ میں ہو اگر وہ کسی خاص وجہ سے اس روز پیش نہ ہو سکتا ہو یا کوئی نقل اس وقت تک دستیاب نہ ہوئی ہو تو ایک درخواست مشعر اجازت پیش کرنے مزید ثبوت کے پیش کر دینا چاہیئے۔ غرض یہ ہے کہ حاکم بٹوارہ اور نیز اصحاب قانون پیشہ کو بموجب ضابطہ دیوانی عمل کرنا چاہیئے۔

(۱) عدالت مال مقدمہ بٹوارہ میں بعد قرارداد امور تنقیح طلب کے بھی یہ حکم دے سکتی ہے کہ فیصلہ تنازعہ حق ملکیت کا عدالت دیوانی سے کرایا جائے۔ اور کسی فریق کو حکم دے کہ وہ عدالت دیوانی میں اندر ۳ ماہ دعویٰ کرے۔ شگن چند بنام آسارام۔ الہ آباد لا رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۱۹۷

(۲) (۱) الف - بٹوارہ کے مقدمہ میں اگر عُذر حق ملکیت بعد گذرنے میعاد اشتہار دفعہ ۱۰ا کے کیا جاوے اور اسسٹنٹ کلکٹر اُسکو خارج کرے تو ایسا حکم حسب دفعہ ۱۰۲ قابل اپیل ہے - یہ اپیل کلکٹر کے اجلاس میں ہوگا۔

(ب) اگر کوئی عُذر متعلق حق ملکیت قبل تحریر روبکار طرز تقسیم پیش کردیا جاوے اور عذر ایسا ہو کہ بیدون اُسکی سماعت کے انصاف نہیں ہو سکتا ہے، تو ایسا عذر بعد میعاد اشتہار دفعہ ۱۰ا بھی سُنایا جاسکتا ہے۔

(ج) یہ عُذر کہ فریقین مقدمہ بموجب بٹوارہ خانگی علیحدہ علیحدہ اپنے حصّہ کے مالک نہیں - عذر حق ملکیت کا ہے - پرسد ہن رائے بنام نوبہت شر رائے - الہ آباد لا رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۸۔

(۳) اگر عذر داری حق ملکیت حسب دفعہ ۱۱۱ پیش کیا جاوے اور اسسٹنٹ کلکٹر اُس کو خارج کرے تو ایسا حکم دفعہ ۱۱۱ - فقرہ (۳) کے بموجب سمجھا جاوے گا - اگر عدالت نے تحقیقات کرنے میں خلاف ضابطہ عمل کیا ہے - تو اس سے عدالت دیوانی کے اختیار سماعت میں کوئی فرق نہیں آتا ہے -

بھگوان دت بنام برج بھوکن - الہ آباد لا رپورٹر جلد ۵ صفحہ اول (۱۹۰۵)

(۴) مقدمہ بٹوارہ میں عُذر حق ملکیت کا ولی سرٹیفکٹ یافتہ نے منجانب نابالغ کے نہیں کیا - تجویز ہوا کہ ایسی صورت میں ہی کے خلاف کارروائی بٹوارہ عمل نہیں کرسکتا ہے - ضابطہ عدالت دیوانی متعلق تقرر ولی " (ایکٹ ۸ ۱۸۹۰ء) کارروائی بٹوارہ سے متعلق نہیں ہے -

بیٹیشر بنام اجودھیا - یو - پی - لا - رپورٹر - جلد اول صفحہ ۹) (۱۹۰۵)

دفعہ ۱۲ - کلکٹر کی ڈگریاں مثل عدالت دیوانی کی ڈگریوں کے ہونگی۔

اُن تمام ڈگریوں کی نسبت جو پچھلی دفعہ کے ذیلی دفعہ (۳) کے مطابق دیگئی ہوں یہ سمجھا جائیگا کہ وہ عدالت کی

دیوانی کے عدالت ابتدائی کی ڈگریاں ہیں۔ اور عدالت جج ضلع یا عدالت ہائی کورٹ یا عدالت جوڈیشنل کمشنر میں۔ جیسی کہ صورت ہو۔ بموجب اُن قواعد کے جو عدالت ہائے مذکور کی اپیلوں سے متعلق ہوں اُنکا اپیل ہوسکتا ہے۔ اور عدالت اپیل کو اختیار ہے کہ پریسپٹ (حکم) بنام کلکٹر اس خواہش سے جاری کرے کہ تا فیصلہ اپیل بٹوارہ روکدے۔

نوٹ۔ اس دفعہ سے وہ تمام مطلب صاف ہوجاتا ہے جو پچھلی دفعہ میں مفصل بیان کیا گیا ہے۔ یہ لازمی نہیں ہے کہ بوجہ دائر ہونے اپیل کے کارروائی بٹوارہ ملتوی کردیجائے۔ لیکن عدالت جسکے روبرو اپیل دائر ہو یہ مجاز ہے کہ اگر وہ چاہے تو اپیلانٹ کی درخواست پر کارروائی بٹوارہ کو ملتوی کرے۔

حصہ دویم

دفعہ ١١٣ — بٹوارہ کون عمل میں لائیگا

جب یہ طے ہو جائے کہ بٹوارہ کیا جائیگا تو کلکٹر کو جائز ہے کہ فریقین کو اجازت دے کہ وہ آپ بٹوارہ کرلیں یا اس غرض کے لیئے پنچ مقرر کریں یا کلکٹر خود بٹوارہ کرے یا کسی اسسٹنٹ کلکٹر سے بٹوارہ کرائے اگر پنچ بٹوارہ کریں تو پنچوں پر احکام دفعہ ١١٧ کی پابندی لازم ہوگی بلکہ وہ فیصلہ ثالثی صادر کرینگے جس میں اُن حصّوں کی تصریح کرینگے جن میں محال تقسیم کیا جائے اور اُن فریقین کا نام درج کرینگے۔ جنکو وہ حصّے دئے گئے ہیں۔

نوٹ

دوسرا اسٹیج بٹوارہ کا اس دفعہ سے شروع ہوتا ہے۔ اس دفعہ کے احکام کی طرف حصہ داران بہت کم توجہ کرتے ہیں اور اکثر حکام بٹوارہ بھی۔ لیکن اس بارہ میں سب سے زیادہ حصّہ دار خود ذمہ وار ہیں۔ اگر حصّہ داران خود بٹوارہ کرلیں تو بہت سے بیجا خرچہ سے بچ جاویں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعض حصّہ داران جو ہوشیار اور چالاک ہوتے ہیں وہ اپنے فائدہ کی غرض سے جس کو وہ ناجائز طور پر دوسرے حصّہ داروں کی ناواقفیت کی وجہ سے حاصل کرنا چاہتے ہیں ایسے صلحنامہ نہیں ہونے دیتے۔ اور ایسا بھی زیادہ تر ہوتا ہے کہ گاؤں کے بیرسٹر جنکی عمر مقدمہ بازی میں صرف ہوئی ہے اور یہانتک کہ اُنہوں نے اپنی ذاتی جائداد اور سرمایہ بھی مقدمہ بازی میں خراب کردی ہے وہ حصہ داروں میں ایسی بات چیت تک نہیں ہونے دیتے۔ اور خود

ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہیں ۔ حصہ داران کو لازم ہے کہ تمام باتیں خوب اچھی طرح سوچ سمجھکر کام کریں اور جہانتک ممکن ہو خود بٹوارہ کرلیں ۔ اگر اس تقسیم میں کسی حصہ دار کے حصہ میں کچھ ذرا سی کمی و بیشی ہو اُسکا لحاظ نکریں ۔ کیونکہ یہ کمی بیشی برائے نام ہوتی ہے اور اگر بٹوارہ عدالت سے ہوا تو اس میں جو صرفہ اور حیرانی پریشانی ہوتی ہے وہ اس کمی بیشی سے کہیں زیادہ ہوتی ہے اور یہ ناممکن ہے کہ تمام قرعہ جات یکساں اور برابر بن جاویں ضرور کچھ نہ کچھ فرق ہوتا ہے ۔ اور بعض مرتبہ بوجہ ناواقفیت یا غفلت حصہ داران کے بہت زیادہ فرق ہو جاتا ہے جو بظاہر سمجھ میں نہیں آتا ہے ۔ اگر حصہ داران خود بٹوارہ نکرسکیں تو وہ اپنا بٹوارہ کسی پنچ کی معرفت کرا سکتے ہیں پنچ ایماندار کم ملتے ہیں ۔ مگر ضرور ملتے ہیں ۔ پس دو چار ایسے آدمی جو گاؤں کے حالات سے خوب واقف ہوں اور ایک قانون پیشہ اس کام کو نہایت عمدگی سے کرسکتے ہیں جو کوئی وکیل یا مختار اس کام میں مقرر کیا جائے اُسکو مناسب محنتانہ دیا جائے اور ایک اجیر یا امین جو پیمائش سے واقفیت رکھتا ہو اُن کی مدد کے واسطے مقرر کیا جائے ۔ اسمیں صرفہ ضرور ہے ۔ لیکن حصہ داران بہت سے صرفہ بیجا سے بچیں گے اور بہت سی دقت اور پریشانی سے ۔

جب فریقین خود بٹوارہ کریں یا معرفت پنچوں کے بٹوارہ کرائیں تو قواعد بورڈ کی پابندی کرنی چاہئیے ۔ اُنکو دفعہ ۱۱۲ کی پابندی ضروری نہیں ہے ۔ دفعہ ۱۱۲ کا بیان آئندہ کیا جائیگا ۔ اُسکو ملاحظہ کیجئے ۔

قاعدہ - ۱۲ سرکلر صاحبان بورڈ مال حسب ذیل ہے (سرکلر نمبر ۱-۲ - مد ۲)

۱۲ - اگر فریقین خود بٹوارہ کریں یا پنچوں سے کرائیں ۔

(الف) تو ایک تاریخ مقرر کیجائے گی جسپر بٹوارہ ختم کردیا جائے ۔

(ب) فریقین کو مطلع کیا جائے کہ اگر بٹوارہ تاریخ مقررہ تک ختم ہوگا تو عدالت حسب مرضی اپنے ایسے حکم کو (جسکے بموجب فریقین کو خود بٹوارہ کرنے یا پنچوں سے بٹوارہ کرانے کا حکم دیا ہے) منسوخ کردے گی اور خود بٹوارہ کرے گی۔

(ج) جن کاغذات کی نقلوں کی (بٹوارہ کرنے میں) ضرورت ہوگی اُنکی نقلیں (فریقین یا پنچوں) کو دیجائینگی۔

(د) پٹواری کو حکم دیا جائیگا کہ وہ (فریقین یا پنچوں کو) جسقدر امداد کی ضرورت ہو دے۔

پس بموجب اُسکے فریقین یا پنچوں کو چاہیئے کہ وہ تمام نقلیں جو بٹوارہ کرنے کے لیئے ضروری ہوں عدالت سے حاصل کریں۔ اور پٹواری سے حسب ضرورت مدلیں بٹوارہ اندر میعاد مقررہ عدالت پورا کردیں۔ اور اگر کسی وجہ سے کوئی کام پورا نہیں ہوا ہے۔ تو عدالت سے مہلت حاصل کریں۔ یہ مہلت اُن کو قبل گذرنے تاریخ مقررہ عدالت حاصل کرلینا چاہیئے۔ اگرچہ فقرہ (ب) میں یہ حکم ہے کہ تاریخ مقررہ تک بٹوارہ پورا ہوجانا چاہیئے۔ مگر عدالت کو اختیار تمیزی دیا گیا ہے اور مہلت عدالت دے سکتی ہے۔ اور عدالتوں کو بھی ایسی ضرورت کو دیکھتے ہوئے مہلت ضرور دینا چاہیئے۔

دفعہ ۱۱۴ روبکار طرز تقسیم — اگر کلکٹر خود بٹوارہ کرے یا اسسٹنٹ کلکٹر سے کرائے تو کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر ایک روبکار تحریر کریگا اور اُس میں اشخاص درخواست دہندہ بٹوارہ کے اور کسی اور ایسے اشخاص کے جن پر بٹوارہ کا اثر پہونچے حقوق کی نوعیت ومقدار قرار دیگا اور اس امر کی تصریح کریگا کہ بٹوارہ کسطرح کیا جائیگا اور تمام اُمور متنازعہ کو جو اُسکے متعلق پیدا ہوئے ہیں۔ فیصل کریگا۔

اگر یہ روبکار اسسٹنٹ کلکٹر نے لکھا ہو تو کلکٹر کے پاس منظوری کے لیئے بھیجا جائیگا

نوٹ

حصہ دار صاحبان ۔ اگر آپ اِس نادر موقع کو کسی وجہ سے کام میں نہیں لاسکے جو پہلی دفعہ میں آپ کو قانوناً ملا ہے یعنی خود بٹوارہ نہیں کرسکے اور نہ پنچوں سے کراسکے تو اب عدالت کے ذریعہ سے بٹوارہ شروع ہوگا اور سب سے پہلے حاکم بٹوارہ روبکار طرز تقسیم تحریر کریگا ۔ اور اِسی روبکار طرز تقسیم کے بموجب بٹوارہ کیا جائیگا ۔ یہ روبکار طرز تقسیم نہایت ہی اہم اور ضروری کاغذ ہے جو بٹوارہ میں مرتب کیا جاتا ہے ۔ تمام تر اپنی توجہ آپ کو اِسطرف کرنا چاہیئے ۔ ہر حصہ دار کا فرض ہے کہ جب تک روبکار طرز تقسیم تحریر نہو جائے ۔ عدالت سے غیر حاضر نہو ۔ افسوس کے ساتھ لکہا جاتا ہے کہ جسقدر روبکار طرز تقسیم نہایت ضروری ہے اُسیقدر حصہ داران اِسطرف بے خبری اور عدم توجہی سے کام کرتے ہیں ۔ اور اُسکے بعد بہت پچتاتے ہیں اور بہت روپیہ صرف کرتے ہیں ۔ اور اپنے مطلب میں ناکامیاب رہتے ہیں اور بہت زیادہ نقصان اُٹھاتے ہیں ۔

روبکار طرز تقسیم لکہنے سے پہلے پٹواری طلب ہوتا ہے ۔ اور پٹواری سے ایک نقشہ مرتب کرالیا جاتا ہے جس میں وہی مدات ہوتی ہیں جو روبکار طرز تقسیم میں ہوا کرتی ہیں ۔ اور اُسکے بعد حصہ داران کے نام اطلاعنامہ جاتا ہے کہ فلاں تاریخ روبکار طرز تقسیم کے لکہنے کے لیئے مقرر ہے حصہ دار حاضر آویں ۔ مگر بجز چند حصہ داران کے دیگر حصہ داران تاریخ مقررہ پر حاضر نہیں آتے ہیں اور اب تاریخ مقررہ عدالت پر پٹواری اور اہلمد بٹوارہ ملکر روبکار تحریر کرلیتے ہیں ۔ اوّل تو چند حصہ داران حاضر آتے ہیں ۔ مگر اہلمد بٹوارہ یا پٹواری اُن حصہ داران سے بہی کچہ دریافت نہیں کرتے اگر حاکم بٹوارہ کو اُس روز فرصت ہوئے تو اُسیدن ورنہ کسی دوسری تاریخ پر اُسکا ترجمہ کرادیا ۔ اور جو کچہ حصہ داران حاضر ہوئے وہ اُسوقت سُننے جاتے ہیں

کہ اہلمد بٹوارہ کیا ترجمہ کراتے ہیں۔ اور اگر کسی نے کچھ اعتراض کیا تو اہلمد صاحب نے فرما دیا کہ میں تمہیں سب سمجھا دونگا۔ اُسوقت اعتراض کرنے سے کیا ہوگا۔ روبکار طرز تقسیم کی باضابطہ نقل لیلو۔ اور خوب اچھی طرح سمجھ بوجھ کر عذرداری کردینا۔ روبکار ترمیم کردیا جائیگا۔ چونکہ تمام حصہ داران حاضر نہیں ہوتے بس ایک اشتہار جاری کیا جاتا ہے۔ کہ روبکار طرز تقسیم تحریر ہوگیا ہے جس کسی حصہ دار کو عذرداری کرنا ہو فلاں تاریخ تک عذرداری کریں۔ ورنہ روبکار طرز تقسیم قطعی ہوکر منظوری کے لیئے بحضور جناب کلکٹر ضلع بھیدیا جاوے گا۔ یہ مشتہری بموجب سرکلر صاحبان بورڈ ہوتی ہے اور اسکی تعمیل بھی برائے نام ہوتی ہے۔ گانوں میں تحصیل کا چپراسی اشتہار لیکر جاتا ہے۔ پٹواری دیہہ اُسکی تعمیل تحریر کردیتا ہے۔ چپراسی پٹواری سے کہدیتا ہے کہ میں نے حصہ داران کو اشتہار دکھلا دیا ہے۔ اور بعض مرتبہ پٹواری چپراسی سے کہہ دیتا ہے کہ تم جاؤ میں سب حصہ داران کو خبر کردونگا۔ اور بعض مرتبہ جب چپراسی گانوں میں جاتا ہے۔ اور وہ حصہ داران کو بغرض اطلاعیابی بلانا چاہتا ہے تو حصہ داران کچھ پروا نہیں کرتے دو چار خاص خاص حصہ داران کو خبر ہو جاتی ہے۔ اُنھوں نے بھی اگر فرصت ہوئی تو عذرداری کردے۔ ورنہ وہ بھی غفلت میں میعاد گذار دیتے ہیں۔

نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ زیادہ تر حصہ داران کو اسکی خبر تک نہیں ہوتی ہے۔ اور اگر عذرداری ہوتی بھی ہے تو اُنہیں کی طرف سے جو حاضر ہوتے ہیں۔ اور بعد فیصلہ اُن تھوڑی سی عذرداریوں کے روبکار طرز تقسیم بغرض منظوری جناب صاحب کلکٹر بہادر بھیجا جاتا ہے اور وہ بعد گذرنے میعاد اپیل کے اُس روبکار طرز تقسیم کو منظور فرماتے ہیں۔ اور اکثر حصہ داران اپنے حقوق جائز سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جاتے ہیں اور اگر ذرا غور سے دیکھا جائے تو اس میں کسیکا قصور ذرا بھی نہیں ہے۔ جب تک

حصہ داران خود اپنے حقوق کی حفاظت نہ کرینگے اُنکو ایسا نقصان ہونا لازمی ہے۔

حصہ داران کا صرف اتنا ہی فرض نہیں ہے کہ درخواست بٹوارہ یا ضمنی درخواست بٹوارہ پیش کرکے خاموش اپنے گھر بیٹھیں۔ حکام چاہیے جسقدر آپ کے حقوق کی نگرانی کی کوشش کریں لیکن آپ کی غفلت اور عدم توجہی آپ کے لیئے ہر حالت میں نہایت مضر ہے روبکار طرز تقسیم کی تحریر کا موقعہ بٹوارہ میں اسوجہ سے بھی نہایت ضروری توجہ کے قابل ہے۔ کہ اگر کوئی بات اس روبکار میں ایسی تحریر ہوجاوے جو مُضر حق کسی حصہ دار کے ہے اور اُسکی ترمیم بذریعہ عذرداری یا اپیل و نگرانی کے نہ کرائی گئی تو اُسکا اثر اخیر بٹوارہ تک رہیگا۔ یعنی بٹوارہ اُسی کے مطابق کیا جائیگا اور اُسکا اثر ہونے والے حصہ داران پر تمام زندگی کے واسطے بلکہ نسلاً بعد نسلاً قائم رہیگا۔ اسلئے ہر حصہ دار کو چاہیے کہ روبکار طرز تقسیم کے تحریر کے وقت خود خاص توجہ کریں اور اُس میں کافی امداد اپنے معاون پٹواری وکیل۔ مختار سے لیویں۔

اب یہاں سے طریقہ تحریر روبکار طرز تقسیم شروع کیا جاتا ہے۔ روبکار طرز تقسیم لکھا نے اور اُسکے متعلق سب باتوں کی واقفیت حاصل کرنے کے واسطے بہت وقت محنت اور تجربہ کی ضرورت ہے۔ حصہ داران بہت سی باتیں خود نہیں سمجھتے ہیں اور نہ وہ اسقدر کافی محنتانہ دیتے ہیں کہ اُن کا وکیل یا مختار کافی وقت لگاکے یا موضع میں جاکر واقفیت حاصل کرسکے۔ اکثر حصہ داران دو چار روپیہ سے زیادہ محنتانہ نہیں دیتے۔ کوئی قانون پیشہ جو اسبارہ میں تجربہ کار ہے اتنے محنتانہ میں کام نہیں کرسکتا اور نہ زیادہ وقت صرف کرسکتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مقدمہ ناتجربہ کار ہاتھوں میں پہونچکر اکثر خراب ہوجاتا ہے۔ زیادہ تر یہ ہوتا ہے کہ روبکار طرز تقسیم اہلمد سے لیکر پڑھلیا اور اپنی عدم واقفیت کی وجہ سے موکل سے کہدیا کہ ٹھیک ہے۔

پس روبکار طرز تقسیم لکھنے سے پہلے۔ اُس نقشہ کی جانچ کرو جو پٹواری نے مرتب کیا ہے۔ اِس نقشہ کی جانچ اُن کاغذات سے ہو سکتی ہے جن کا بیان دفعہ ۷۰ اکے نیچے کیا گیا ہے۔ یہی موقع ہے۔ جہاں پر اصحاب قانون پیشہ کی بہی امداد اور توجہ کی ضرورت ہے۔ اصحاب قانون پیشہ کو چاہیئے کہ بٹوارہ کے مقدمہ کی بہت بڑی ذمہ داری تھوڑے سے محنتانہ پر نہ لیں۔ اور اگر آپ نے ذمہ داری لی ہے تو پھر آپکا اپنا فرض نہ ادا کرنا آپ کے معزز پیشہ کے خلاف ہے۔ اصحاب قانون پیشہ کا فرض ہے کہ وہ تمام باتوں سے واقفیت حاصل کریں جو بٹوارہ کے مقدمہ میں متنازعہ ہیں۔ موکل سے تمام حالات دیہہ کے دریافت کریں۔ اور اُن کاغذات سے جو موکل نے جمع کئے ہیں۔ پٹواری کے کاغذات سے مقابلہ کریں اور تحریر روبکار طرز تقسیم کے وقت شروع سے لیکر آخر وقت تک عدالت میں موجود رہیں اور ہر ایک موقع پر جہاں آپکے موکل کے حقوق کی حفاظت کی ضرورت ہو حاکم بٹوارہ کی توجہ دلائیں اُسوقت چونکہ تمام حصہ داران موجود ہونگے اور پٹواری بہی۔ تو تمام باتوں کی چھان بین ہو جاوے گی اور روبکار صحیح طور پر تحریر ہوگا۔

اگر اسکے خلاف کارروائی کی جائیگی تو نتیجہ ظاہر ہے۔ اگر کسی حصہ دار واقف حال اور سمجھ دار نے روبکار طرز تقسیم کی کسی نقص کو سمجھ کر کوئی عذرداری کردی تو حاکم بٹوارہ فرماتے ہیں کہ بوقت تحریر روبکار اسطرف کیوں توجہ نہیں دلائی گئی۔ صرف خاص خاص صورتوں میں روبکار طرز تقسیم ترمیم کیا جاتا ہے۔ بہت سی باتیں خلاف حصہ داران ایسے لکھ جاتے ہیں کہ وہ حصہ داران کی سمجھ میں نہیں آتیں اور بعض مرتبہ جب قرعہ طیار ہو جاتے ہیں اور اکثر جب عملدرآمد ہوتا ہے اُسوقت ایسی باتوں کا پتہ چلتا ہے لیکن اب کیا ہو سکتا ہے۔ خواہ کتنا ہی روپیہ صرف کرو یا اپیل کرو۔

پس حصہ داروں کو چاہیئے۔ خاصکر اُس صورت میں جبکہ محال تقسیم طلب کا رقبہ

بہت زیادہ ہے اور اُس میں بہت سے ایسے اشخاص ہیں جو مختلف حقوق رکھتے ہیں اور اُس محال تقسیم کی پیچیدگی سے خالی نہیں ہے تو اپنے وکیل یا مختار کو موقع پر لیجا کر تمام موقع دکھلا دیں اور اُسکا خوب اطمینان کر دیں تاکہ جو بات حاکم بٹوارہ کے روبرو کہی جائے وہ خلاف واقعہ نہو اور ایک نقشہ تمام گانوں کا عکس کرا کے اُسپر تمام نشانات اُن تمام چیزوں کے جو متنازعہ ہوں بنا دئے جائیں۔ ایسے نقشہ سے وقت تحریر روبکار طرز تقسیم بہت مدد مل سکتی ہے۔ حاکمان بٹوارہ کو چاہیئے کہ جب کسی ایسے محال کا بٹوارہ ہو تو اُس میں روبکار طرز تقسیم موقع پر تحریر کریں۔ موقع پر ضرور تمام حصہ داران حاضر ملیں گے اور بہت سی باتیں حصہ داران خود آپس میں طے کر لیں گے اور جو رہ جائے اُسکو حاکم بٹوارہ بھی موقع ملاحظہ کر کے آسانی سے فیصل کر دینگے۔ اور ایسا کرنے میں بہت زیادہ دقت اور پریشانی بچ جائے گی۔

روبکار طرز تقسیم اور اُسکے ہر اک مد کی تشریح۔ اُس میں کیا تحریر ہونا چاہیئے ذیل میں لکھا جاتا ہے۔ قانون قبضہ آراضی ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۲۶ء اور قانون ترمیم سیر ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۹۲۶ء کے بموجب کھتونی کے اندراجات میں بہت فرق ہو گیا ہے اُسکو بھی یہاں ساتھ ساتھ بیان کر دیا گیا ہے۔

روبکار طرز تقسیم

مقدمہ بٹوارہ نمبری بابت سنہ ۱۹۲ ء

بٹوارہ مکمل/غیر مکمل بابت پٹی محال موضع پرگنہ/پٹہ

ضلع

۱۔ کل رقبہ محال یا پٹیات تقسیم طلب بشمول رقبہ جات جو دیگر محالات یا پٹیات کے ساتھ مشترکہ قبضہ میں ہوں۔

نوٹ۔ اس جگہ کل رقبہ تقسیم طلب درج کیا جاتا ہے۔ جو رقبہ محال تقسیم طلب کا دیگر محالات یا پٹیات میں شامل ہوتا ہے وہ بھی یہاں پر دکھلایا جاتا ہے۔ اضلاع مشرقی میں اور نیز اُن مقامات پر جہاں دریا برد و برآمد کے محال ہوتے ہیں۔ ایسے اکثر محال پائے جاتے ہیں۔ جبکہ رقبہ دیگر محالات یا پٹیات میں شامل ہوتا ہو ایسی محالات کو انگریزی زبان میں (Com Plet) یعنی پیچیدہ محال کہتے ہیں۔ مغربی اضلاع میں ایسے محالات کم ہوتے ہیں۔

۲۔ بیان حصص خواہندگان و غیر خواہندگان مع محالات یا پٹیات جدید جو

۴ - تفصیلات رقبہ تقسیم طلب

روبکار طرز تقسیم کا فارم جو اسوقت رائج ہے اُس میں صرف آٹھ مدیں ہیں اور یہی آٹھ مدیں بابت آراضی مزروعہ کی بابت کھتونی میں ہیں - لیکن اب بموجب قانون جدید ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۲۶ء ترتیب کھتونی میں بہت فرق ہوگیا ہے - اسکا مفصل بیان یہاں پر کردیا گیا ہے -

ا - مشمولہ جوت

پورانی مدّات	نئے مدّات جو قائم ہونا چاہیئے	مزروعہ	غیر مزروعہ	تشریح
سیر حصہ داران خود کاشت علاوہ سیر ۱ ۲ ۳ ۴	سیر حصہ داران خود کاشت جو ۱۹۰۹ء ان میں بارہ سال سے کم نہ رہی ہو اور ابتک درج چلی آتی ہو خود کاشت ۱۹۰۹ء سے ۱۳۳۳ ف تک خود کاشت جو ۱۳۳۳ ف بعد شروع ہو خود کاشت مرتہن یا ٹھیکہ دار			بدستور نمبر ۱ - ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء یکم جنوری ۱۹۰۲ء سے نافذ ہوا تھا - اور جو آراضی اُسوقت بارہ سال سے کم نہ تھی اور اب تک بدستور درج چلی آتی ہے وہ سیر سمجھی جاویگی - نمبر ۲ - بموجب ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۲۶ء کے یہ آراضی بھی سیر سمجھی جاینگی - نمبر ۳ - یہ آراضی خود کاشت سمجھی جاینگی - نمبر ۴ - بموجب ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء کے اگر کوئی حصہ دار اپنی حقیت رہن دخلی کرے اور ایسی رہن صرف خاص نمبران سیر یا ایسی آراضی کی ہو جو مد اول و دوم میں آتی ہے - تو راہن کو اختیار ہے کہ آراضی مذکور سے اپنا قبضہ چھوڑ دے اور مرتہن کو قابض کرا دے - ایسی آراضی بوقت انفکاک رہن بارہ برس کے اندر بدستور سیر ہو جاینگی اسواسطے یہ مد علیحدہ قایم کردی ہے -

قائم کی جائیں گے۔

نوٹ۔ مد نمبر ۱۔ میں کل رقبہ کی میزان درج کی جاتی ہے۔ اس مد میں اُسکے حصص درج کئے جائیں گے۔ ہر حصہ دار کا نام ہوگا اور اُسکے حصہ کے رقبہ۔ اوّل اُن حصہ داران کے نام ہونگے۔ جو خواستگار بٹوارہ ابتدائی یا ضمنی ہوں اور ان کے نام کے سامنے ان کے حصہ کا رقبہ۔ اگر کسی محال میں کئی پٹیاں ہیں۔ تو ہر ایک پٹی میں سے اُس حصہ دار کا رقبہ جو خواستگار بٹوارہ ابتدائی یا ضمنی ہے یا غیر خواستگار ہے لیکر کل یہاں پر دکھلایا جاتا ہے تاکہ یہ معلوم ہوجائے کہ اب بذریعہ تقسیم کتنی پٹیات یا محالات محال تقسیم طلب کے بنائی جاویں گے۔

۳۔ حسب کھیوٹ حصص و مالگذاری آراضی فریق ہائے مختلف جو محال / پٹی میں تقسیم طلب ہے

نوٹ۔ مد نمبر ۳۔ میں رقبہ محال یا پٹی کا یکجائی دکھلایا گیا ہے اُس رقبہ کی اس مد تفصیل دکھلائی جاتی ہے۔ کہ وہ کن کن کھیوٹوں میں سے آیا ہے۔ مثلاً کسی محال میں دس کھیوٹ ہیں اور مختلف حصہ دار مختلف کھیوٹوں میں حصہ دار ہیں۔ تو تقسیم میں ہر اک حصہ دار کا حصہ ہر ایک کھیوٹ میں سے اور اُس حصہ کی مالگذاری برآمد کرکے اس مد میں دکھلائے جاتے ہیں۔ اور پٹی کے رقبہ کی جو مختلف کھیوٹوں میں سے اسطرح بنائی گئیں ہیں۔ میزان آخر میں درج ہوگی۔ اور مکمل میزان کی صورت میں۔ جس جس پٹیات سے محال بنا ہے۔ اُسکے آخر میں کل رقبہ اور مالگذاری کی میزان لگائی جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص تنہا کسی کھیوٹ کا مالک ہو تو یہ کھیوٹ اُس شخص کے حصہ میں شامل ہوگی اور دیگر کھیوٹ ہائے میں جو حصہ اُسکا برآمد ہوگا وہ بھی بیا پیمز اُسمیں شامل کرکے محال یا پٹی جیسی صورت ہو بنا دی جائیگی۔

پورانی مدات	نئے مدات جو قایم ہونا چاہیئے	مزروعہ	غیر مزروعہ	تشریح
ساقط الملکیت	ساقط الملکیت			
کاشتکاران شرح معین	آراضی جس پر کاشتکاران شرح معین بہ حیثیت کاشتکاران شرح معین قابض ہوں			
کاشتکاران حقداران قبضہ مستقل	آراضی جس پر حقداران قبضہ مستقل بہ حیثیت حقداران قبضہ مستقل قابض ہوں۔			
کاشتکاران دخیلکار	آراضی جس پر کاشتکاران دخیلکار بہ حیثیت کاشتکاران دخیلکار قابض ہوں۔ (۱) کاشتکاران دخیلکار جو حسب ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۱۰ء یا ایکٹ ہائے سابق بطور دخیلکار قرار دیے گئے ہوں۔ (۲) کاشتکاران دخیلکار جن کو حقوق دخیلکاری منجانب زمینداران حسب ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۲۶ء عطا کیے گئے ہوں۔ (۳) کاشتکاران دخیلکار جو ملکیت سرکاریہ ہوں۔ علاوہ ملکیت نزول			

	کاشتکاران جنکی مدت کھتونی [illegible] میں زاید بارہ سال ہو چکی ہو۔	
کاشتکاران معمولی (غیر دخیلکار)	آراضی جسپر کاشتکاران حقدار بحیثیت کاشتکاران حقدار قابض ہوں۔ آراضی جسپر وارثان کاشتکاران بحیثیت وارثان حقدار قابض ہوں۔ آراضی جسپر کاشتکاران غیر دخیلکار بحیثیت کاشتکاران غیر دخیلکار بشمول قابضان آراضی بلا حق قابض۔	
معافیداران کاشتکاران رعایتی	آراضی معافی لگان (۱) بطور عطیہ زمیندار (۲) بالعوض انجام دہی خدمات آراضی ناقابل زراعت جو شامل جوت نہ ہو۔	
باغات	آراضی جسپر کاشتکاران باغ بحیثیت کاشتکاران باغ قابض ہوں۔ (باغات کاشتکار بھی باغ کے علاوہ)	کھتونی سابق میں باغات زمیندار آراضی قابل زراعت میں علحدہ دکھلائے جاتے تھے اور باغات کاشتکاری کثر شامل جوت میں دکھلائے جاتے تھے۔ مگر دوبارہ تقسیم میں جملہ باغات ایک جگہ دکھلا کر اُن کے حقوق کی تفصیل کردی جاتی ہے۔

پرتی جدید پرتی قدیم	پرتی جدید پرتی قدیم۔	بموجب اس کھتونی کے ہر دو تفصیل علیحدہ علیحدہ ہونگے اور اسی طرح اُن کے حقوق کی۔ اسکے علاوہ کوئی فرق نہیں ہوا ہے۔
اراضی اُفتادہ بنجر	بنجر قابل زراعت	
	غیر ممکن جو جوت میں شامل ہو	
تالاب۔ دریا اور پانی کے راستے آبادی ۔ سڑک دیگر آراضی معہ تفصیل	(۱) آراضی جسپر پانی ہے (۲) آبادی وسڑک و دکانات وغیرہ (۳) اور کسی وجہ سے غیر ممکن	اس مد میں کوئی خاص فرق نہیں ہوا ہے۔ ہر حالت میں تفصیل قبضہ نا قابل زراعت یا غیر ممکن کی روبکار طرز تقسیم میں کی جاتی ہے۔ وہ سب ہی ہونگی اور جو اقسام نا ممکن اس میں درج نہیں ہے۔ وہ اس نمونہ روبکار طرز تقسیم میں بڑھائے جاتے ہیں۔

۵۔ تفصیل آراضی جو قبضہ جُداگانہ ہو

نام حصہ داران یا جماعت حصہ داران	موجودہ پٹی یا کھاتہ جس میں مقبوضہ واقع ہے	نمبر خسرہ	بیان۔ کل پٹی یا کھاتہ سیر خود کاشت۔ ٹھیکہ کاری باغ وغیرہ	کس محال یا پٹی میں شامل کیجائیگی
۱	۲	۳	۴	۵

نوٹ

یہ مد بھی نہایت ضروری ہے۔ اور حصہ داران کو نہایت ہوشیاری سے عمل کرنا چاہیئے۔ خاص کر بھیا چارہ کے دیہات میں۔ ایسے دیہات میں اکثر باہم حصہ داران کے خانگی بٹوارہ ہوتا ہے۔ اور ہر حصہ دار بموجب اُس کے اپنے حصہ پر قابض ہوتا ہے۔ اور وہی اُس کی ملکیت ہوتی ہے۔ وہ اُس کو وقت ضرورت رہن وغیرہ بھی کرتے رہتے ہیں۔ اس خانگی بٹوارہ کا کاغذات بٹوارہ میں کچھ عمل درآمد نہیں ہوتا۔ دفعہ ۱۱۱ کے نیچے یہ صاف صاف بیان کر دیا گیا ہے کہ ایسے عذرات حق ملکیت کے عذرات ہیں اور اُسی وقت ہونا چاہئے

لفظ "قبضہ جُداگانہ" کی تصریح صاحبان بورڈ نے منتخب فیصلہ بورڈ نمبر ۶ سنہ ۱۹۲۲ء میں کی ہے جس کا حوالہ پہلے دیا جا چکا ہے۔ قبل اس فیصلہ کے جسقدر آراضی سیر یا خودکاشت وغیرہ مقبوضہ کسی حصہ دار کی ہوتی تھی۔ وہ اس مد میں درج کیجاتی تھی۔ اب صرف وہ رقبہ اس مد میں درج کیا جائیگا۔ جو ملکیت جُداگانہ میں ہو۔ اور مسٹر ہالکنس سینیر ممبر بورڈ نے یہ تجویز فرمایا ہے کہ لفظ (Severalty) کا ترجمہ قبضہ جُداگانہ غلط ہے۔ گوکل پرشاد بنام شادی الہ آباد لارپورٹر جلد ۳ صفحہ ۳۸۰۔

"ملکیت جُداگانہ" کی تصریح کر دینا ضروری بات ہے۔

(۱) ایک محال میں اگر چند کھیوٹیں جُداگانہ ہیں تو ہر ایک کھیوٹ کے مالکان کی وہ کھیوٹ جُداگانہ قبضہ میں دکھلائی جائیگی۔ لیکن جب خاص اُس کھیوٹ کے مالکان میں بٹوارہ ہوگا۔ تو پھر وہ مشترکہ مانی جائیگی۔

(۲) بھیہ چارہ کے دیہات میں زیادہ تر تقسیم خانگی ہوا کرتی ہے۔ اور بموجب اُس تقسیم خانگی کے حصہ داران اپنے اپنے حصے پر قابض ہوتے ہیں۔ اگر وہ اپنی آراضی مقبوضہ کو وہ کسی سال پٹہ پر اُٹھا دیتے ہیں تو وہی اُس کا لگان وصول کرتے ہیں۔ بشرط ضرورت وہ اُسکا انتقال بھی نمبردار کرتے رہتے ہیں اور ترقی حیثیت آراضی بھی کرتے ہیں۔ لیکن کاغذات پٹواری میں اسکا اندراج نہیں ہوتا ہے۔ یہ بھی مقبوضہ جُداگانہ یا ملکیت جُداگانہ ہے جیسا کہ دفعہ ۱۰ کے نیچے لکھا گیا ہے کہ ایسے عُذرات حق ملکیت کے عُذرات ہیں۔ اکثر حکام ایسے عُذرات کو اگر دفعہ ۱۰ کے اشتہار کے وقت کیا جائے تو وہ ایسے عذرات کے قبل از وقت تجویز فرما دیتے ہیں۔ یہ غلطی ہے۔
اکثر واقعات کو خود حصہ داران جنکا نفع یا نقصان ہوتا ہے۔ چھپاتے ہیں اور ایسی حالت میں حکام بٹوارہ اور اصحاب قانون پیشہ دونوں کو بہت بڑی دقت پیش آتی ہے۔ حصہ داران کو لازم ہے کہ قبل تجویز روبکار طرز تقسیم تمام اُمور کو عدالت میں بذریعہ درخواست ظاہر کردیں۔ اور ہر موقع پر اُسکی بابت عذر کریں۔ اور اُسکو ثابت کریں۔

احکام مندرجہ ذیل متعلق بٹوارہ آراضی وغیرہ جسکا ذکر مد (۵) میں نہیں کیا گیا ہے و معاملات دیگر حسب ہدایت ذیل دئے جاتے ہیں۔

نوٹ

مد ۵ میں صرف مقبوضہ جُداگانہ کا ذکر ہے۔ وہ ضرور اُس حصہ دار یا حصہ داران کے

حصّہ میں لگائی جائیگی جسکی وہ مقبوضہ جُداگانہ یا ملکیت جُداگانہ ہے۔اب مدات ۶ لغایت ۲۲ میں آراضی مشترکہ کی تقسیم کا ذکر ہے۔ وہ طریقہ جس طرح سے یہ آراضی تقسیم کیجائیگی وہ یہاں پر لکھا جاتا ہے۔

مد ۴ میں جو تفصیل آراضیات درج ہے۔ وہ ہی یہاں پر مسلسل ۶-۲۲ مدات میں درج ہے۔ لیکن جو تبدیلیاں بموجب قانون قبضہ آراضی آگرہ جدید ایکٹ نمبر ۳ ۱۹۲۶ء و قانون ترمیم تعریف سیر ایکٹ نمبر ۶ ۱۹۲۶ء کے ہوئی ہیں وہ اسیطرح اس مقام پر دکھلا دئے گئے ہیں جیسے کہ مد ۴ میں دکھلایا گیا ہے۔

۶۔ سیر

نوٹ

اس میں وہ آراضی دکھلائی جائیگی جو کاغذات پٹواری میں سیر درج ہے۔ جس جس حصہ دار کی سیر ہو۔ وہ مفصل اس مقام پر درج کرنا چاہیئے۔ اگر سیر مشترکہ چند حصہ داران کی ہے تو یہ امر صاف صاف تحریر کرنا چاہیئے۔ کہ وہ ایک ہی محال یا پٹی میں رہیگی یا مختلف محالات یا پٹیات میں تقسیم ہو کر جائیگی۔ آراضی سیر کی قسم زمین اور مالیت (اگر بٹوارہ بروئے مالیت ہو) طے کردینا چاہیئے اور جب ایسی سیر مابین حصہ داران تقسیم ہوتی ہو تو جہانتک ممکن ہو نمبر وار تقسیم کر کے روبکار طرز تقسیم میں دکھلا دینا چاہیئے۔ تاکہ آئندہ تنازعہ نہ ہو۔ بوقت تحریر روبکار طرز تقسیم یہ کام آسانی سے برضامندی حصہ داران ہوسکتا ہے۔ اکثر روبکار طرز تقسیم میں یہ تحریر کردیا جاتا ہے کہ سیر کا قبضہ شکست نہیں کیا جائیگا۔ مابین حصہ داران حصہ رسد تقسیم ہوگی یہ کافی نہیں ہے۔

اگر کسی حصہ دار کے قبضہ میں سیر اُسکے حصہ سے زائد ہے اور بدون شکست

سیر بٹوارہ ناممکن ہے تو ایسی حالت میں جو نمبران سیر جنکا قبضہ شکست کیا جانا تجویز کیا جائے وہ بالتفصیل یہاں پر درج کر دینا چاہیئے۔ اور یہ کہ بعد ختم ہو جائے بٹوارہ کے اُس پر لگان حسب دفعہ ۱۲۶ لگایا جاویگا۔

۷۔ خودکاشت

نوٹ

بموجب ایکٹ نمبر ۳ ۱۹۲۶ء و قانون ترمیم تعریف آراضی سیر ایکٹ نمبر ۴ ۱۹۲۶ء اس ایک مد کی کھتونی میں ۴ ۔ مدات کر دی گئیں ہیں۔ ہر ایک کا بیان صاف صاف درج کیا جاتا ہے۔

(۱) خودکاشت جو ۱۳۰۹ف میں بارہ سال سے کم نہ رہی ہو اور اب تک درج چلی آتی ہو۔

(۲) خودکاشت ۱۳۳۳-۳۴ف

(۳) خودکاشت جو ۱۳۳۳ کے بعد شروع ہو۔

(۴) کاشت ٹھیکہ دار یا مرتہن۔

(۱) بموجب ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء جو آراضی برابر بارہ برس تک زمیندار کی کاشت میں رہی ہو سیر ہو جاتی تھی۔ بموجب ایکٹ نمبر ۲ ۱۹۰۱ء آراضی کا اسطرح پر سیر ہونا بند کر دیا گیا۔ صاحبان بورڈ نے بموجب سرکلر یہ ہدایت فرمائی کہ جو آراضی قبل ۱۳۰۹ف خودکاشت زاید بارہ سال ہو وہ بدستور خود کاشت درج ہو گی۔ لیکن اُس کے بعد اگر کوئی خودکاشت زاید بارہ سال ہو جائے تو اگر وہ ڈلیاں کو اُٹھا دی جائے تو خودکاشت کاٹ دیجائیگی اور ذیلی اصلی خانہ میں بطور اصل کاشتکار کے تحریر ہوگا۔ اب بموجب دفعہ ۳ فقرہ (ب) ایکٹ نمبر ۳ ۱۹۲۶ء تعریف سیر میں

آراضی جو قبل یکم جنوری ۱۹۰۲ء (تاریخ نفاذ ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۹۰۱ء) زائد بارہ سال سے زمیندار مسلسل جوتتا رہا ہو۔ سیر ہوگی۔ سنہ ۱۳۱۰ف یکم جولائی سنہ ۱۹۰۱ء سے شروع ہوا اور ۳۰ رجون سنہ ۱۹۰۲ء کو ختم ہوا۔ اسلئے ایسی خودکاشت کا قبل از سنہ ۱۳۰۹ف زائد بارہ سال ہونا لازمی ہے۔ اور وہ مسلسل ابتک بطور خودکاشت کاغذات میں درج ہوتی ہو۔ کیونکہ اگر زمیندار نے ایسی خودکاشت کو قائم نہیں رکھا اور وہ خودکاشت بموجب کسی حکم عدالت یا اور طرح پر خودکاشت نہیں رہی تو اب وہ بموجب ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۲۶ء سیر نہیں ہوسکتی ہے۔ ایسی خودکاشت کی بابت بھی وہ ہی عمل ہوگا جو آراضی سیر کی بابت مد سیر میں درج ہے۔

۲- خودکاشت سنہ ۱۳۳۳-۳۴ف

بموجب دفعہ ۴- تعریف سیر فقرہ (د)- وہ آراضی جو بوقت نفاذ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۲۶ء کسی زمیندار کی خودکاشت ہو اور اُس سے ٹھیک پچھلے سال میں بھی اُس کی خودکاشت ہو وہ تعریف لفظ سیر داخل ہے۔ بوقت نفاذ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۲۶ء فصلی سال سنہ ۱۳۳۴ف تھا اُس سے پچھلا سال سنہ ۱۳۳۳ف ہوا۔ پس محض سنہ ۱۳۳۴ف میں خودکاشت ہونا کافی نہیں ہے ۱۳۳۳ف میں بھی خودکاشت ہونا ضروری ہے۔ اور ٹھیک اسی طرح سے اگر سنہ ۱۳۳۴ف میں خودکاشت نہیں ہے تو محض سنہ ۱۳۳۳ف کا قبضہ بطور خودکاشت کافی نہیں ہے ایسی آراضی بھی جس میں زمیندار کی خودکاشت سنہ ۱۳۳۳ف اور سنہ ۱۳۳۴ف میں رہی ہو بمنزلہ سیر کی ہے۔ اور اسکی بابت بھی وہی عمل ہوگا جیسا کہ "سیر" کے ذیل میں بیان کیا گیا۔

لیکن یہاں پر ایک اور امر ضروری ہے۔ جسکا تحریر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مقدمات بٹوارہ جو اسوقت دائر ہیں اور اُن میں ایسی آراضی کی بابت کسطرح پر عمل کرنا چاہیئے۔

اکثر ایسے موضعوں کے حصہ داروں نے جو زیر تقسیم ہیں یہ کوشش کی ہے کہ آراضی کسی نہ کسی طرح اُن کی قبضہ میں بطور خود کاشت درج کی جائے۔ اکثر نے کاشتکاروں سے عرضیاں پیش کرائیں کہ یہ آراضی زمیندار کی خود کاشت ہے۔ غرضکہ طرح طرح کی کارروائیاں کی ہیں جس سے دیگر حصہ داران کو نقصان پہونچے۔

جن مقدمات بٹوارہ میں روبکار طرز تقسیم تحریر ہو کر منظور ہو چکا ہے۔ اُن میں بموجب روبکار طرز تقسیم کے عمل ہوگا۔ لیکن جب یہ شرط بغرض فائدہ زمینداران کے بنائی گئی ہے تو کوئی وجہ ایسی نہیں ہے کہ اُن کو ایسا فائدہ نہ دیا جائے لیکن اُسکے ساتھ یہ بھی ہو کہ دوسرے حصہ داران کو نقصان پہونچایا جائے۔ پس جہانتک ممکن ہو ایسی خود کاشت اُس حصہ دار کے قرعہ میں لگائی جائے جو مناسب طور پر اُسکے قرعہ میں بلا نقصان پہونچائے دیگر حصہ داران کے اُس کے قرعہ میں لگائی جا سکتی ہے۔ بقیہ آراضی خود کاشت جو دوسرے قرعہ میں جائے اُسکا حق قبضہ نہیں رکھنا چاہیے۔ تاکہ بعد عملدرآمد بٹوارہ دوسری حصہ داران بھی کچھ آراضی اپنی کاشت میں کر سکیں۔

جن مقدمات میں ابھی روبکار طرز تقسیم تحریر نہیں ہوا ہے۔ اُنکی بابت یہ مسئلہ بہت غور طلب ہے۔ زیادہ تر بٹوارہ کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ جن حصہ داران کے قبضہ میں کوئی آراضی بطور خود کاشت کے نہیں ہوتی ہے وہ صرف اسی غرض سے بٹوارہ کراتے ہیں کہ اس ذریعے وہ کچھ آراضی اپنی کاشت میں لاسکیں۔ خاصکر وہ لوگ جو دیہات میں بود وباش رکھتے ہیں اُن کی گذر اوقات بجز کاشت کے نہیں ہوتی ہے۔ دوسرے طرف نمبردار صاحب جہانتک ممکن ہو سکتا ہے تمام تر عمدہ آراضی کو اپنی کاشت میں رکھتے ہیں۔ اور اسطرف ایک معاملہ یہ بھی ہے کہ جو کاشتکاران کم از بارہ سال کسی قرعہ میں آوینگے وہ سب کاشتکاران قانونی

ہوجائیں گے۔ تو اُن تمام امور پر غور کرکے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ایسی صورت میں بھی وہ ہی عمل کیا جاوے جو پہلے لکھا گیا ہے۔

بموجب قانونی تعریفات عامہ (General clauses act) دفعہ ۶ جو مقدمات کہ کسی قانون کے نافذ ہونے سے پہلے دائر ہو چکے ہیں۔ اور بموجب اُس قانون کے دائر ہوئی ہیں جو قانون نافذہ حال سے منسوخ ہوگیا ہے۔ تو وہ مقدمہ قانون سابقہ کے موافق فیصل کیا جائیگا۔ صاحبان بورڈ نے ایک سرکلر لیٹر۔ یعنی گشتی چھٹی تمام کچہریوں میں بھیجدی ہے کہ جسکا مضمون بھی اسی دفعہ ۶ کے ہم مضمون ہے۔ پس ایسی صورت میں ایسی خودکاشت یا خودکاشت کم بارہ سال کی بابت ویسا ہی عمل ہونا چاہئے۔ جیسا کہ قانون سابقہ میں درج ہے یعنی اس تبدیلی تعریف سیر کا اثر اون مقدمات بٹوارہ پر نہوگا جو قبل نفاذ ایکٹ ترمیم سیر کے دائر ہو چکی ہیں۔

(۳) خودکاشت جو ۱۳۳۳ف کے بعد شروع ہو۔

جو خودکاشت بعد ۱۳۳۳ف کے یعنی ۱۳۳۴ف سے شروع ہوگی اُس میں حق سیر بعد دس سال متواتر کاشت کے پیدا ہوگا۔ اور جب وہ آراضی بموجب شرائط مندرجہ دفعہ ۴ فقرہ شرطیہ بموجب حکم جناب صاحب کلکٹر بہادر ضلع سیر درج ہوجاوے۔ اُس سے پیشتر وہ آراضی مثل غیر حق دخیلکاری کے سمجھی جاویگی اور اسیطرح پر تقسیم ہوگی۔

(۴) کاشت ٹھیکہ داریا مرتہن۔

ٹھیکہ داریا مرتہن کو کوئی حق قبضہ آراضی میں پیدا نہیں ہوتا۔ وہ صرف تا میعاد رہن یا ٹھیکہ قابض رہ سکتے ہیں بعد اختتام میعاد ٹھیکہ یا رہن اُن کو کاشت سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔

کوئی ٹھیکہ دار یا مرتہن بٹوارہ نہیں کرا سکتا ہے۔ جب تک راہن یا ٹھیکہ دہندہ بھی اُسکے ساتھ شامل ہو۔ پس کاشت مرتہن یا ٹھیکہ دار کی اُس فریق میں شامل کیجائیگی جسمیں حقیت زیر ٹھیکہ یا زیر رہن شامل کی گئی ہے۔ اکثر یہ کاشت راہن یا ٹھیکہ دہندہ کی ہوتی ہے۔ جسپر مرتہن یا ٹھیکہ دار قابض ہوتے ہیں۔ بعض صورتوں میں راہن اپنی حقیت مرہونہ کا خود ٹھیکہ لے لیتا ہے اور ایسی حالت میں کوئی تبدیلی اندراج میں نہیں ہوتی ہے۔ تو یہ کاشت راہن بھی بمنزلہ خود کاشت سمجھکر اُسی طرح تقسیم ہوگی جیساکہ نمبر (۱) و (۲) و (۳) میں ذکر ہے۔

بموجب ایکٹ نمبر ۳ بابت ۱۹۲۶ء دفعہ ۱۵ آ۔ حصہ آخر راہن اپنی آراضی سیر سے اپنا قبضہ چھوڑ سکتا ہے۔ اب مرتہن کو اختیار ہے کہ خواہ وہ آراضی کو خود کاشت کرے یا دیگر آسامیان سے کاشت کرائے۔ ایسی آراضی میں کسی کاشتکار کو ۱۲ برس تک حق قانونی پیدا نہ ہوگا۔ اور اس میعاد کے اندر اگر راہن انفکاک کرائے تو وہ آراضی اُسکی بدستور سیر ہو جاویگی۔ بٹوارہ کے وقت ایسی بات کا بخوبی لحاظ رکھنا چاہیئے اور مثل آراضی سیر یا خود کاشت مندرجہ ضمن (۱) و (۲) و (۳) عمل کرنا چاہیئے۔

سیر اور خود کاشت جو کاغذات میں تحریر ہے اُسکا تذکرہ اوپر کیا گیا لیکن ایک قسم سیر کی ایسی ہے جسکا اندراج کاغذات میں نہیں ہوتا ہے سیر کی تعریف میں ضمن (ج) (ممالک آگرہ) اور ضمن الف ممالک اودھ کو ملاحظہ کرو۔ یعنی وہ آراضی جو گاؤں کے رواج کے مطابق کسی حصہ دار کی خاص جوت مانی گئی ہو اور جسکی بابت حصہ داروں کے درمیان میں منافع یا اخراجات کی بانٹ میں اسی طور پر برتاؤ ہوتا رہا ہو۔ بھیاچارہ کے گاؤں میں اگر تحقیقات کی جائے تو ایسی آراضی اکثر پائی جائیگی۔ جسپر یہ تعریف صادق آتی ہو۔ مگر گاؤں کے

حصّہ داروں کی اِس طرف توجہ نہیں ہوتی۔ وہ صرف اِس خیال میں رہتے ہیں کہ پٹواری کے کاغذات میں اگر سیر درج ہے تو سیر ہے۔ ورنہ نہیں۔ گو کسی حد تک اُن کا خیال صحیح ہے۔ کیونکہ کاغذات پٹواری کے اندراجات کے خلاف کسی امر کا ثابت کرنا امرِ محال ہے۔ لیکن اگر ذرا سی توجہ اسطرف کیجائے تو قبل تحریر ردبکار طرز تقسیم اِس امر کی شہادت کافی مل سکتی ہے۔ اور اگر حاکم بٹوارہ کی توجہ اسطرف مبذول کی جائے تو وہ بھی اسطرف ضرور توجہ فرمادیں گے۔

۸۔ کاشت ہائے آسامیان دخیلکار یا ساقط الملکیت و شرح معین

نوٹ۔ اِس مد میں کاشتکاران حق داران قبضہ مستقل کا ذکر نہیں ہے حالانکہ اضلاع بندوبست استمراری میں کاشتکاران شرح معین اور حق داران قبضہ مستقل دونوں ہوتے ہیں۔ سہولیت کی غرض سے اسکا تذکرہ کردیا گیا ہے۔

(۱) حق داران قبضہ مستقل۔

دفعہ ۱۰۔ ایکٹ قبضہ آراضی نمبر ۳ ۱۹۲۶ء میں سب سے پہلی قسم آسامی کی ہے لیکن فی الحقیقت ایسے آسامیان کا درجہ معمولی آسامی سے کہیں زیادہ ہے۔ اُن کا حق مثل دیگر مالکان آراضی کے قابل وراثت اور قابل انتقال ہے۔ قانون قبضہ آراضی جدید میں اُنکا حق سیر بھی قایم کردیا گیا ہے۔ بہت سی شرائط قانون قبضہ آراضی کے ایسے کاشتکاران سے متعلق نہیں ہیں۔ گویا دوسرے لفظوں میں مثل صوبہ اودھ کے مالکان فردتر (under proprietors) ہیں۔ انکی لگان میں کمی و بیشی نہیں ہوتی۔ پس جب کسی ایسے گانوں کی تقسیم اُسکے مالکان کے درمیان میں ہو۔ تو ایسی آراضی حصہ رسد تقسیم ہوگی۔

(۲) شرح معین۔

اُن کے حقوق بھی قریب قریب وہی ہیں جو حق داران قبضہ مستقل کے ہیں۔ ان کو حق سیر حاصل نہیں ہے۔ حصہ رسد تقسیم ہونا چاہیئے۔

(۳) دخیلکار۔

اس مد میں صرف یہ تحریر کردینا کافی نہیں ہے کہ بعد معاوضہ سیر یا خود کاشت کے حصہ رسد تقسیم ہوں۔ یہ دریافت کرنا چاہیئے کہ ان آسامیان میں کوئی ایسی آسامی تو نہیں ہے جو لاوارث ہو اور جسکی کاشت کسی قریب زمانہ میں واپس ہوجانے والی ہو۔ اگر ایسی ایک یا کئی آسامیان ہوں تو اُن کا تذکرہ روبکار طرز تقسیم میں ہونا چاہیئے۔ جہانتک ممکن ہو ایسی آسامیان کی آراضی کو بہ حصہ رسدی تقسیم کردینا چاہیئے۔ اور اگر ایسی تقسیم بوجہ چک بٹ ہوسکتی ہو۔ تو برضامندی فریقین ایسی آراضی دخیلکاری کی خاص مالیت قایم کردینا چاہیئے تاکہ کسی حصہ دار کو نقصان نہ پہونچے۔

بموجب ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۲۶ء جو نونہ کھتونی کا مرتب کرایا گیا ہے۔ اُن میں تین قسم کے کاشتکاران دخیلکار دکھلائی گئی ہیں۔ اوّل وہ کاشتکاران، بموجب ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء یا ایکٹ ہائے ماسبق دخیلکار قرار پا چکے ہیں۔ دوسرے وہ جنکو حق دخیلکاری بموجب ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۲۶ء عطا کیا جائے۔ تیسرے وہ جو علاوہ نزول کے کسی سرکاری آراضی کے کاشتکار دخیلکار ہوں۔ لیکن ایک چوتھی قسم اور ہے اور جو کھتونی جدید بہ نمبر ۲ درج ہے۔ یعنی وہ کاشتکاران جنکی مدت کاشت کھتونی سنہ ۱۳۳۳ف میں بارہ سال یا زائد بارہ سال ہے۔

اُن میں سے ہر ایک کی بابت روبکار تحریر تقسیم میں شرائط تحریر کرنا فضول ہے تیسرے قسم کے کاشتکاران سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بقیہ سب کاشتکاران دخیلکار کی مد میں شامل ہیں۔ بموجب قانون جدید کے کوئی نمبردار بغیر رضامندی جملہ حصہ داران کے حق دخیلکاری عطا نہیں کرسکتا ہے۔ اور جب ایسا حق برضامندی جملہ

حصّہ داران عطا کیا گیا ہے تو تمام حصّہ داران محال اُسکے پابند ہیں۔

۸۔ ساقط الملکیت۔

اُن آسامیان کے حقوق مثل کاشتکاران دخیلکار کے ہیں اوراسیطرح پر بانٹنا چاہیئے اور اُن تمام باتوں پر خیال رکھنا چاہیے جو کاشتکاران دخیلکاران کی مد میں تحریر کئے گئے ہیں۔

بموجب نظائر عدالت العالیہ ہائی کورٹ اور صاحبان بورڈ یہ امر طے ہو چکا ہے کہ آراضی سیر کا قابض بعد زائل یا منتقل ہو جانے حقیت کے تمام مالکان محال کا کاشتکار ہو جاتا ہے۔ یہ اصول نمبرداری محالات میں ضرور مناسب ہے۔ لیکن بھیا چارہ کے دیہات میں کچھ امتیاز فرق کی ضرور ضرورت ہے۔ بھیا چارہ کے دیہات میں اکثر حصّہ داران اپنے حصّہ کی آراضی پر قابض ہوتے ہیں خواہ اُن کی سیر ہو یا خود کاشت یا وہ بذریعہ اپنے آسامی کے کاشت کراتے ہوں۔ اور اپنی اُسی خاص آراضی کو حسب ضرورت منتقل کرتے رہتے ہیں اور ترقی حیثیت آراضی بھی کرتے ہیں۔ ایسی حقیت کو جب کوئی مشتری خرید کرتا ہے۔ وہ اس بات کو خوب سوچ سمجھ کر خرید کرتا ہے کہ اس آراضی مبیع بائع کو حق ساقط الملکیت حاصل ہو گا یا نہو گا۔ اور اُسی اعتبار سے اُسکی قیمت میں بھی کمی یا بیشی ہوا کرتی ہے۔ بٹوارہ میں ایسی آراضی ساقط الملکیت اُس شخص کو ملنا چاہیئے جس نے ایسی حقیت کو خرید کیا ہے۔

۹۔ کاشت ہائے آسامیان معمولی۔

اس میں جو بموجب قانون جدید تبدیلیاں ہوئیں ہیں وہ بہت ضروری ہیں اور اُن کا علیٰحدہ علیٰحدہ بیان ہونا مناسب ہے۔ کھتونی جدید کی مد ۸ و ۹ و ۱۰ قابل ملاحظہ ہیں

(۸) آراضی جسپر کاشتکاران حق دار بحیثیت کاشتکاران حق دار قابض ہوں۔

(۹) آراضی جبپر وارثان کاشتکاران حق دار بہ حیثیت وارثان کاشتکاران حقدار قابض ہوں۔

(۱۰) آراضی جبپر کاشتکاران غیر دخیلکار بہ حیثیت کاشتکاران غیر دخیلکار بشمول قابضان آراضی بلا حق قابض ہوں۔

نمبر (۸) کاشتکاران حق دار یا قانونی۔

یہ نئی قسم کاشتکاران کے بموجب جدید قانون قبضہ آراضی کے ممالک آگرہ میں بنائی گئی ہے۔ قانون لگان صوبہ اودھ میں اسی قسم کی کاشتکاران پہلے سے ہیں لیکن کچھ حقوق میں فرق ہے۔ انگریزی نام انکا (Statutory tenant) ہے۔ یعنی وہ کاشتکاران جن کو حق بذریعہ قانون کے عطا کیا گیا ہے۔ اِس جدید قانون کے نافذ ہونے کے بعد جسقدر کاشتکاران خواہ زبانی پٹہ یا تحریری پٹہ یا بہ ہفت سالہ کے ذریعہ قابض منجانب زمیندار ہیں وہ سب کاشتکاران قانونی یا حق دار متصور ہونگے اور وہ اپنے زندگی تک اس آراضی پہ قابض رہیں گے۔ اُن کی وفات کے بعد اُنکے وارث ۵ برس تک اس آراضی پر قابض رہیں گے جنکا ذکر مد ۹ میں ہوگا۔ اگر کوئی اُن کا وارث بموجب دفعہ ۲۴ یا ۲۵۔ قانون جدید ایکٹ نمبر ۳ ۱۹۲۶ء کے نہ ہوگا۔ تو وہ کاشت زمیندار کے حق میں واپس ہوگی۔ بٹوارہ میں اِن تمام اُمور کا لحاظ رکھتے ہوئے ان کاشتکاران کو ہر قرعہ میں لگانا چاہیے۔

مد نمبر (۹) وارثان کاشتکاران حق دار۔

بعد مر جانے کاشتکاران قانونی کے اُن کے ورثا ء کا یہ حق ہے کہ وہ پانچ سال تک آراضی پر قابض رہیں۔ اُس کے بعد وہ بیدخل ہو سکتے ہیں اور اگر اندر ۵ سال وہ بیدخل نہ کئے جاویں تو پھر ایسے ورثاء بھی کاشتکاران قانونی ہو جاوینگے اور اپنی زندگی بھر تک قابض رہیں گے۔

بعد تین ۳ سال کے اُن کا اندراج مد ۸ میں کر دیا جائیگا۔ اِن کے تقسیم بلحاظ تمام اُمور کرنا چاہیئے۔

مد نمبر ۹۔ آراضی جسپر کاشتکاران غیر دخیلکار بشمول قابضان آراضی بلا حق قابض ہوں۔

دفعہ ۱۳۲۔ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۲۶ء میں صرف کاشتکاران غیر دخیلکار کا ذکر ہے لیکن اِس میں وہ اشخاص بھی شامل کر دئے گئے جو آراضی پر بلا کسی استحقاق کے قابض ہوں کاشتکاران غیر دخیلکار حسب ذیل ہیں۔

(۱) آراضی باغ کے کاشتکار۔ اِس کی دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت یہ ہے کہ کاشتکار نے باجازت زمیندار باغ لگایا ہے۔ وہ تا قیام درختان قابل بیدخلی نہیں ہے لیکن جسوقت درختان باغ درو ہو جائیں۔ اور حیثیت باغ کی نہ رہے۔ اور کاشت کے کام آوے یا نہ آوے مگر ہر صورت ہیں۔ ایسا شخص آراضی باغ کاشتکار غیر دخیلکار ہو جائیگا اور قابل بیدخلی ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ زمیندار نے باغ نصب کیا ہے اور وہ باغ کسی کاشتکار کو بغرض کاشت زیر درختی اور پرورش درختان دیدی جاوے تو وہ بھی کاشتکار غیر دخیلکار ہے اور قابل بیدخلی ہے۔

(۲) وہ کاشتکاران جنہوں نے آراضی غیر مزروعہ مثل بنجر وغیرہ آراضی کو قابل کاشت بنانے کی غرض سے پٹہ پر لی ہے۔ ایسے کاشتکاران ۱۰ سال تک کاشتکار غیر دخیلکار رہیں گے اور ہر وقت قابل بیدخلی ہیں۔

(۳) وہ کاشتکاران جو کسی تالاب کے آراضی کو سنگھارہ وغیرہ پیدا کرنے کی غرض سے پٹہ پر لیں۔ وہ بھی کاشتکاران غیر دخیلکار رہیں اور قابل بیدخلی نہیں۔ بموجب قانون سابقہ کے ایسے کاشتکاران کو حق دخیلکاری حاصل ہو جاتا تھا۔ جیساکہ ہائی کورٹ نے بمقدمہ مول چند بنام چھبتری۔ ہائی کورٹ الہ آباد رپورٹ

جلد ا صفحہ ۱۷۰ – جسکی پیروی منتخب فیصلہ جات نمبر ۸ سنہ ۱۹ء میں کیگئی – لیکن اب یہ بیکار ہے –

(۴) آراضی چراگاہ – اسمیں حق دخیلکاری یا حق قانونی حاصل نہیں ہوتا –

اس مد میں وہ اشخاص بھی شامل ہیں جو بلا کسی استحقاق کے کسی آراضی پر قابض ہیں۔ ایسے اشخاص غاصب ہیں اور بموجب دفعہ ۴۴ – ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۲۶ء قابل بیدخلی ہیں۔

۱۰ – کاشت ہائے معافی داران و آسامیان رعایتی –

نوٹ – جو معافیداران اسوقت موجود ہیں اُن میں دیکھنا چاہیئے کہ کس کس قسم کے معافیدار ہیں – معافیدار کی قسمیں حسب ذیل ہیں –

(۱) معافیدار حق الخدمت (۲) معافیدار بن ارتھ یا خیراتی – (۳) معافیداوہ زمیندار علاوہ حق الخدمت اور خیراتی –

معافی حق الخدمت ہر وقت قابل ضبطی ہے – معافیدار بن ارتھ یا خیراتی – قابل ضبطی نہیں ہے – اُسپر لگان مقرر ہوسکتا ہے – معافی داوہ زمیندار اگر پچاس سال اور دو پشت سے زائد کی ہو تو ایسی معافی میں حق ملکیت حاصل ہوجاتا ہے – اور اُسپر مالگذاری مقرر ہوسکتی ہے – اور زائد از بارہ سال ہے تو حق دخیلکاری یا حق قانونی جیسے کہ صورت ہو معافیدار کو ملجاتا ہے –

تقسیم کے وقت ان تمام باتوں کو دیکھکر ایسی آراضیات بانٹنا چاہیئے تاکہ کسی حصہ دار کو نقصان نہ پہونچے –

قانون جدید میں آسامیان رعایتی کا ذکر دفعہ ۴۹ میں کیا گیا ہے – ان آسامیان کا لگان شرح مالگذاری اور کم از کم ۲۰ فیصدی زائد ہوسکتا ہے – ایسی آسامیان اکثر مالکان دیہہ کے رشتہ دار یا سابق زمینداران یا کسی خاص قوم یا پروہت ہوتے ہیں – تمام باتوں کو غور کرکے بٹوارہ میں ایسے معافیدار کی آراضی کو بانٹنا چاہیئے –

آراضی مزروعہ کی تقسیم یہاں پر ختم ہوتی ہے لیکن اس جگہ پر خلاصہ بیان اس تقسیم کا درج کر دینا ضروری ہے۔ اولاً آراضی سیر کی تقسیم مابین حصہ داران ہموار کر دینا چاہیئے۔ اور جن حصہ داران کی سیر نہو اُن کو معاوضہ پہلے آراضی غیر دخیلکاری۔ اور وارثان کاشتکاران قانونی کی آراضی سے دینا چاہیئے تا کہ اُن حصہ داران کو یہ موقعہ ملے کہ وہ کچھ زمانہ کے بعد آراضی اپنے کاشت میں لا سکیں۔ جو خود کاشت بمنزلہ سیر ہو اُس کی بھی تقسیم اسی طرح پر کرنا چاہیئے۔ جو آراضی خود کاشت سنہ ۱۳۲۴ف سے شروع ہوئی اُس میں کوئی حق حاصل نہیں ہوگا۔ وہ سب سے پہلے ایسے سیر یا خود کاشت کے معاوضہ میں دینا چاہیئے جو بمنزلہ سیر کے ہے۔ اگر تقسیم بلا شکست کیئے ہوئے آراضی سیر یا خود کاشت کے ہو سکتی ہو تو یہ بھی تحریر کرنا چاہیئے کہ کون کون سے نمبران آراضی سیر کے دوسرے حصہ داران کے ذمہ میں جاوینگے اور اُن کی بابت حق قطع الملکیت حاصل ہوگا۔ یا نہوگا۔

اگر تقسیم سالم گانوں کی ہے جسکا بٹوارہ پہلے نہیں ہوا ہے تو اُس میں چک بنانا چاہیئے۔ اس چک بنانے کا کام اکثر حاکم بٹوارہ نقشہ پر خط لگا کر دیتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ بموجب اُس چٹھی جو صاحبان بورڈ نے سنہ ۱۹۱۶ء میں جاری کی ہے۔ ایسے چک موقع دیکھکر بنانا چاہیئے۔ حصہ داران اور اُن کے وکیل مختار صاحبان کو بھی تمام معاملہ سے واقف ہو کر کام کرنا چاہیئے۔

اسکے بعد دیگر قسم کے کاشتکاران کی آراضی کو بانٹنا چاہیئے۔ اور اسطرح سے کہ جملہ حصہ داران کو حصہ اُن کے حصہ کے بموجب مل جاوے۔

۱۱۔ باغات حصہ داران۔

نوٹ۔ جو باغات الکان کے ہیں وہ حصہ رسد تقسیم ہوں گے۔ یہ تقسیم باعتبار رقبہ کے ہوتی ہے۔ لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی حصہ باغ میں کم درخت ہوتے ہیں

اور کسی میں زیادہ۔ بعد تقسیم کے امین اُن کی قیمت تجویز کرتا ہے۔ اور یہ اگر متنازعہ ہوتا ہے یہ بات مناسب معلوم ہوتی ہے کہ وقت تحریر روبکار طرز تقسیم باغ کا نقشہ معہ مقامات درختان اور قسم درختان اور ایک گوشوارہ درختان بنایا جائے اور قیمت درختان قبل تقسیم اُس میں تجویز ہو جائے۔ بٹوارہ سے پہلے چونکہ کسی حصہ دار کو یہ معلوم نہیں ہے کہ کس قرعہ میں کس طرف کی آراضی آدے گی ایسی صورت میں فریقین درختان باغ کی قیمت ٹھیک ٹھیک درج کرادینگے اور کچھ متنازعہ نہوگا۔ یہ نقشہ باغ معہ قیمت پٹواری بآسانی مرتب کرکے پیش کرسکتا ہے۔ باغ کی تقسیم بلحاظ رقبہ و درختان ہونا چاہیئے۔ اور دفعہ ۱۱۷ کے بموجب درختان کی قیمت ضرور قایم کرنا چاہیئے۔

جگیشر بنام شیو شنکر لال۔ الہ آباد لا رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۲۸۴ اگر باغ کسی شخص کا لگایا ہوا ہے اور وہ مشترکہ زمین میں ہے۔ تو یہ دیکھنا چاہیئے کہ کس حیثیت کی زمین میں یہ باغ لگایا گیا ہے۔ دوسرے حصہ دار کو اُسی حیثیت کی زمین معاوضہ میں دینا چاہیئے۔

۱۲۔ باغات دیگر اشخاص

قانون قبضہ اراضی جدید میں ایک خاص باب نمبر ۱۲ بنایا گیا ہے۔ اور علاوہ زمینداران کے باغ کے جو باغات ایسے اشخاص کے ہیں جو حق ملکیت نہیں رکھتے اُن کے حقوق اس باب میں بیان کئے گئے ہیں۔ لیکن باغات معافیداران جو ایسی آراضی معافی میں لگائی گئے ہیں۔ جو بموجب دفعہ ۱۸۵ و ۱۸۶ قابل ضبطی نہیں ہیں اس سے مستثنی ہیں۔ ایسے باغات کے مالک دراصل آراضی اور درختان دونوں کے مالک ہیں۔ اور اُن کا اندراج کھیوٹ میں ہوگا۔ دفعہ ۱۸۵ کے شرائط پورا ہونے پر اُن پر مالگذاری بھی قایم نہوگی۔ اور دفعہ ۱۸۶ کی صورت میں اُن پر مالگذاری قایم ہوسکتی ہے۔ اور وہ ضمن ۱۱ میں شمار ہونگے۔

اس مد میں صرف اُن باغات سے مطلب ہے کہ جو کاشتکاران نے باجازت زمیندار لفصب کئے ہیں۔ پہلے اس امر میں شبہ تھا۔ کہ آیا ایسے باغات کی آسامی لفظ آسامی" لفظ "آراضی" کی تعریف میں شامل ہیں یا نہیں۔ اب یہ اوصاف کردیا ہے کہ ایسے باغات کی آراضی تعریف آراضی میں داخل ہے۔ اور وہ کاشتکار غیر دخیلکار بذریعہ ایسے پٹہ کے ہیں جسکی میعاد اُسوقت ختم ہوگی جب باغ درو کرلیا جائے۔ اور جو کھتونی جدید کی ضمن (۱۲) میں دکھلائے جائیں گے۔ یہ باغ ایسے ہیں جن پر لگان بھی ہوسکتا ہے۔

یہ باغات تمام مراتب مندرجہ بالا کا لحاظ کرتے ہوئے حصّہ رسد تقسیم کرنا چاہیئے۔

۱۳۔ آراضی جسپر درختان متفرق یا جنگلی ہوں یا جنگل و چراگاہ وغیرہ

نوٹ

یہ مسئلہ مسلمہ ہے کہ درختان آراضی کے ساتھ جاتے ہیں (Trees go with the land) روبکار طرز تقسیم کی تحریر کے وقت دیکھنا ہے کہ یہ درختان کس حیثیت اور مالیت کے ہیں چھوٹے چھوٹے پودے یا جھاڑیاں خودرو قابل لحاظ نہیں ہیں۔ ڈھاکے کا جنگل۔ ببول کے درختان کا جنگل یا بالنس کا جنگل خاص کر قابل لحاظ ہیں۔ روبکار طرز تقسیم میں ان تمام باتوں پر غور کرکے اُس کی تقسیم کے شرائط تحریر ہونا لازمی ہیں۔ اگر متفرق درختان بیش قیمت ہیں۔ تو اُن کی مالیت قایم کرنا چاہیئے۔ اور اس قسم کے جنگل جسکا بیان ہوا ہے حصّہ رسد تقسیم کرنا چاہیئے۔

چراگاہ۔ حصّہ رسد تقسیم کرکے قرعہ میں لگا دینا چاہیئے۔ جہانتک ممکن ہو مویشیوں کے چرنے کی ممانعت نہیں ہونا چاہیئے۔

۱۴۔ رقبہ جسپر چاہات پختہ و تالاب و دریا و گول ہائے واقع ہوں۔

نوٹ

بعد بٹوارہ کے اکثر تنازعہ بابت آبپاشی اور مرمت چاہات پیش آتے ہیں۔ چاہات خام قابل لحاظ نہیں ہیں۔ لیکن اگر کوئی خاص مقام یا رقبہ ایسا ہو کہ جسپر کاشتکاران چاہات خام بنا کر اپنے اپنے کھیتوں کی آبپاشی کرتے ہیں۔ تو اُسکو صرف حصہ رسد تقسیم کر دینا کافی نہیں ہے۔ روبکار میں رواج مقامی دریافت کر کے یہ تحریر کر دینا چاہیئے کہ کن کن کھیتوں کے کاشتکار اس آراضی پر چاہات بنا کر آبپاشی کر سکتے ہیں علاوہ یہ کہ بعد بٹوارہ بھی وہ حقوق بدستور سابق قایم رہیں گے یا کچھ فرق واقع ہوگا۔ یہ تمام امور مفصل درج ہونا چاہیئے۔

چاہات پختہ کی صورت میں یہ تحریر کرنا چاہیئے کہ یہ چاہ فلاں نمبر میں واقع ہے جسکو [illegible] کا مشترکہ بنوایا ہوا ہے۔ یا بوجہ مدت دراز سے چلا آتا ہے جسکو مورثان سابق نے بنوایا۔ کن کن نمبر ان کی آبپاشی اس چاہ سے ہوتی ہے۔ اور اگر چاہ پختہ کسی خاص حصہ دار نے اپنی آراضی سیر یا مقبوضہ خاص یا ملکیت جداگانہ میں یا آراضی مشترکہ میں خاص ایسی آراضی کے فائدہ کے لیئے بنایا ہے۔ تو تمام ایسی آراضی کی تفصیل ہونا چاہیئے۔ جسکی آبپاشی کی غرض سے چاہ پختہ طیار کیا گیا ہے۔ ایسے چاہات کی مرمت صرف بذمہ اُس حصہ دار کے ہوگی جس نے چاہ پختہ طیار کرایا ہے۔ اور مشترکہ چاہات کی صورت میں اُس کی مرمت بذمہ اُن مالکان کے ہوگی کہ جس کی آراضی کی آبپاشی حسب دستور سابق ہوتی رہی ہے۔ تالاب اور دریا اور گول ہائے کا رقبہ تحریر کر دینا یا یہ لکھ دینا کہ حصہ رسد تقسیم ہوگا کافی نہیں ہے۔ ان کے نمبران کی تفصیل ہونا چاہیئے اور جہانتک ممکن ہو یہ بھی کہ کن کن حصہ دار کی قرعہ میں کونسا کون نمبر لگا یا جائیگا سنیا در صورت تالاب کی بست۔ قائم کر دینا چاہیئے۔ اور اگر کوئی پانی کا خزانہ [illegible] بنایا گیا ہو یا کسی ندی یا جھیل میں کوئی خاص کام

مثل بند وغیرہ آبپاشی کے غرض بنایا ہو تو اسکے بھی تقسیم برلئے نام کردینا چاہیئے۔ اور حقوق آبپاشی بدستور قایم رکھنا چاہیئے۔ لیکن یہ تفصیل ضرور صاف صاف تحریر کردینا چاہیئے کہ کن کن نمبران کی آبپاشی ایسی کول یا نڈی یا بند وغیرہ سے ہوتی ہے۔

۱۵- آبپاشی بذریعہ چاہات و تالاب و انہار۔ ذمہ داری دربارہ مرمت

کارہائے آبپاشی۔ حق استعمال حصہ داران و کاشتکاران دربارہ آبپاشی و آبنوشی مد نمبر ۱۴ میں یہ تحریر ہوا کہ ایسی آراضیات جسپر چاہات وغیرہ واقع کسی طرح پر تقسیم ہونگے اس میں اُن کے حقوق کا تذکرہ ہے۔ مد نمبر ۱۴ میں بھی مفصل بیان کیا گیا ہے اُسی طرح پر یہاں درج کرنا چاہیئے۔ جو ذرایع آبپاشی مشترکہ ہوں اُن کی مرمت کی بابت خاص شرائط درج کردینا ضروری ہیں۔ آئندہ کسطرح پر عملدرآمد ہوگا۔ یہ تفصیل بظاہر وقت طلب ہے لیکن آئندہ کے تمام نزاعات کا رفع کرنا بٹوارہ کی عدالت کا فرض ہے۔

۱۶- آبادی ہائے مکانات حصہ داران

۱۷- آبادی ہائے مکانات اشخاص دیگر

۱۸- قطعات آبادی جو متعلق مکانات ہوں۔

یہ مدات آبادی کی تقسیم کے متعلق ہیں۔ قبل تحریر روبکار طرز تقسیم آبادی کا ایک نقشہ بنوالینا چاہیئے۔ بلکہ جس طرح سے ایک نقشہ صحرائی محال کا درخواست کے ساتھ داخل کیا جاتا ہے۔ اُسیطرح سے ایک نقشہ آبادی کا بھی داخل کرالینا چاہیئے۔ اگر اس موضع کا پہلے بٹوارہ ہوچکا ہے۔ تو اُس نقشہ کی نقل داخل کرانا چاہیئے۔ اور خسرہ آبادی بھی۔ اگر بٹوارہ پہلے سے ہوچکا ہے تو نقشہ میں نمبران موجود ہونگے۔ اور اگر پہلے بٹوارہ نہیں ہوا ہے۔ تو آبادی کی پیمایش پہلے کراکے نقشہ اور خسرہ طیار کرالیئے جاویں۔ بوقت تحریر روبکار طرز تقسیم نقشہ حاکم بٹوارہ اور فریقین کے سامنے ہے۔ جن نمبران میں مکانات مالکان کے ہوں وہ مالکان کے حصہ میں لگائے جائیں۔ افتادہ آراضی کن کن نمبران کی

کس کس حصہ دار کے قرعہ میں لگائی جائیگی جو اُفتادہ آراضی کسی خاص حصہ دار کے کام
میں آتی ہے یا کسی حصہ دار کے مکان سے ملی ہوئی ہے۔ یا اُسکے مکان کے سامنے ہے
وہ ایسے حصہ دار کو دینا چاہیئے۔ مکان رعایا خدمتی اور غیر خدمتی اسطرح پر تقسیم کرنا
چاہیئے کہ ہر ایک حصہ دار کو ہر قسم کی رعایا حصہ رسد مل جاوے۔ اور اُفتادہ اراضی
اسطرح پر بانٹنا چاہیئے کہ جو کسی حصہ دار کے کسی وقت ضرورت کام میں آسکے۔

۱۹۔ مزروعہ اور غیر مزروعہ آراضی اُفتادہ جو مدات مسبوق الذکر میں شامل نہو۔

اس مد کے انگریزی الفاظ کا ترجمہ مناسب نہیں معلوم ہوتا ہے صحیح ترجمہ یہ ہونا چاہیئے۔ آراضی
اُفتادہ قابل زراعت یا غیر ممکن جسکا ذکر پہلے کسی مد میں نہ ہوا ہو۔

انگریزی میں الفاظ حسب ذیل ہیں

Waste land cultivable and uncultivable not in-cluded in the foregoing heads

نوٹ

روبکار طرز تقسیم کی مد نمبر ۴ ملاحظہ ہو۔ اس میں تین مدات ہیں۔

(۱) مشمولہ کاشت ہائے۔

(۲) آراضی قابل زراعت جو کاشت ہائے میں شامل نہیں کی گئی۔

(۳) آراضی غیر قابل زراعت جو کاشت میں شامل نہیں کی گئی۔

مدات نمبر ۳ کے آخر میں "آراضی دیگر معہ تفصیلات" کی مد ہے۔ اس مد کی اراضی اُفتادہ
کی تفصیل خواہ وہ قابل زراعت ہو یا غیر قابل زراعت یہاں پر کیجائیگی۔ اگر کوئی
ایسی آراضی نہیں ہے تو یہ مد خالی رہیگی۔

ایسی آراضی حصہ رسد یا جیسا موقع ہو تقسیم کرنا چاہیئے۔

۲۰۔ سڑکیں اور راستے جو بطور شارع عام کھُلے رکھے جاویں گے۔

نوٹ:۔ نمبران کی تفصیل معہ رقبہ اس میں درج ہونا چاہیئے۔ ان کی تقسیم صرف

برائے نام ہوتی ہے ۔ لیکن ہر حصہ دار کے حصہ میں ایسی آراضی ایسے مقام پر دینا چاہیئے جو اُسکی دیگر آراضی سے ملی ہوئی ہو ۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ راستہ بند ہوتا جاتا ہے تو راستہ کی آراضی کھیتوں میں شامل ہو جاتی ہے ۔ بعض مقام پر راستہ بہت چوڑا ہوتا ہے تو اکثر ایسے راستہ میں درختان لگا دیتے ہیں جو راستہ سرکاری ہیں اور ملکیت سرکار رہیں ۔ وہ اس میں شامل ہونگے ۔

۲۱ ۔ حقوق ماہی گیری ۔ لاکھ ۔ سنگھاڑہ ۔ کنکر ۔ شور ۔ و دیگر پیداوار متفرقہ حقوق یا رسم متعلق کھاد وغیرہ ۔ حق آبادی ۔ و آمدنی بازارہا ۔ و پڑاؤ وغیرہ ۔ حقوق آبادی ہائے و استعمال کھلیان ۔ مقامات کولہو (شکر) کوٹھی ہائے نیل پڑاؤ ہائے ۔ گذرات ۔ چاہائے عبور ۔ وغیرہ ۔

انگریزی لفظ (Sites) کا ترجمہ اس میں آبادی کیا گیا ہے ۔ جو غلط ہے ۔ بلکہ ٹھیک ترجمہ حق آمدنی بابت آراضی بازار پڑاؤ وغیرہ " اور حق بابت آراضی کھلیان اور اُسکے استعمال کی " ہونا چاہیئے ۔

روبکار طرز تقسیم میں بعد تحقیقات کے اُن حقوق کی بابت شرائط درج کرنا لازمی ہے ۔ دیکھنا چاہیئے کہ ان حقوق کے متعلق کیا رواج ہے ۔ اُس رواج کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام حصہ داران کے آرام اور سہولیت کو دیکھیئے جہانتک ممکن ہو برضامندی حصہ داران شرائط تقسیم آمدنی بازار ۔ یا حقوق ماہی گیری وغیرہ درج کرنا چاہیئے ۔ اسبات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ آئندہ کوئی تنازعہ حصہ داروں کے درمیان پیدا نہو ۔

۲۲ ۔ حقوق آبادی و استعمال معبدگاہ ہائے ۔ مردہ جلانیکا گھاٹ قبرستان ۔

لفظ آبادی غلط ہے ۔ ترجمہ حقوق مقامات و استعمال وغیرہ ۔ ہونا چاہیئے ۔

یہ مقامات ہر شخص کے استعمال کے ہیں ۔ اِس کی تقسیم صرف رقبہ پورا کرنے کی غرض سے برائے نام کردیجاتی ہے ۔ روبکار طرز تقسیم میں یہ امر صاف تحریر کر دینا چاہیئے ۔

۲۳۔ (الف) آیا بٹوارہ چک بٹ مطابق احکام دفعہ ۱۲۴ کیا جائیگا۔
(ب) اگر ان وجوہ سے جو یہاں پر کئے جائیں بٹوارہ کلیتاً یا بیشتر چک بٹ نہ کیا جاسکتا ہو تو تقسیم کھیت بٹ حسب شرائط وحدود متذکرہ ذیل کیجاسکتی ہے۔

نوٹ

اس مد میں صرف یہ تحریر کردیا جاتا ہے کہ جہانتک ممکن ہے بٹوارہ چک بٹ کیا جائیگا کوئی نمبر شکست نکیا جائیگا اور اگر شکست کیا جائیگا تو اسکی میڈبندی کیجائیگی یہ کافی نہیں ہے۔

قبل اسکے کہ شرائط تقسیم بابت چک بٹ یا کھیت بٹ تحریر کئے جائیں۔ ذیل کی باتوں کی تحقیقات ضروری ہے۔

(۱) آیا محال تقسیم طلب کا پہلی بٹوارہ ہوچکا ہے خواہ وہ مکمل ہو یا غیر مکمل۔

(۲) اگر ایسا بٹوارہ ہوچکا ہے تو بٹوارہ چک بٹ ہوا ہے یا کھیت بٹ۔

(۳) اگر کوئی نہیں ہوا ہے مگر محال تقسیم طلب میں بہت کھیوٹیں ہیں جو ایک حد تک نامکمل بٹوارہ شکل میں ہوتی ہیں۔ اور جس میں ہر حصہ دار علیحدہ علیحدہ اور بعض مرتبہ چند حصہ داران مشترکا کسی خاص کھیوٹ کے مالک جداگانہ ہوتے ہیں۔ اور بعض کھیوٹیں مشترکہ چند کھیوٹوں کے ہوتے ہیں۔ اور بعض کھیوٹ مشترکہ کل موضع کے ہوتے ہیں۔

(۴) ایسی صورت بھی ہوتی ہے کہ یہ جداگانہ کھیوٹیں ایسی ہوتی ہیں جس میں اراضی غیر مزروعہ تک بٹے ہوئے ان کھیوٹوں کے رقبہ میں شامل ہوتی ہے۔

(۵) بعض صورتوں میں حصہ داران اپنے منافع کی آراضی پر بطور سیر یا خود کاشت کے قابض ہوتے ہیں۔ اور کچھ اراضی مشترکا اس غرض سے چھوڑ دی جاتی ہے کہ نمبردار اس آراضی کی آمدنی سے مالگذاری ادا کرتا رہے۔

(۷) اور بھی بہت سی صورتیں ہو سکتی ہیں کہ جہاں حصہ داران نے اپنے اپنے
اراضی میں ترقی حیثیت آراضی کی ہو اور ایسی آراضی کو وقتاً فوقتاً حسب
ضرورت منتقل بھی کرتے رہے ہوں۔

(۱) اگر کوئی سالم موضع زیر تقسیم ہے۔ اور اس میں مختلف کھیوٹیں نہیں ہیں
تو اس میں دیکھنا چاہیئے کہ حصہ داران کی سیر و خود کاشت کہاں کہاں واقع
ہے۔ اسکا رنگ نقشہ صحرائی میں دیکر بلحاظ اسکے چک تراشی کر دینا چاہیئے۔
اگر سیر و خود کاشت نہیں ہے۔ اور جسقدر قرعجات بٹوارہ میں بنائی جاوینگی
وہ برابر کے ہیں۔ تو اسیقدر چک بنا دینا چاہیئے۔ جب اسطرح پر قرعہ
بن جاویں تو بذریعہ قرعہ برداری قرعجات حصہ داران میں بانٹ دینا
چاہیئے۔

(۲) اگر محال تقسیم طلب کا پہلے بٹوارہ ہو چکا ہے تو دیکھنا چاہیئے کہ یہ بٹوارہ
پہلے کھیت بٹ ہوا ہے۔ یا چک بٹ۔ اگر بٹوارہ چک بٹ ہوا ہے۔ تو
اس لحاظ سے اور کھیت بٹ ہے تو پھر اس لحاظ سے قرعجات مرتب کرانا چاہیئے۔

(۳) اگر کسی محال زیر تقسیم میں بہت سی کھیوٹیں ہیں تو اگر جملہ حصہ داران رضامند
ہوں تو تمام کھیوٹوں کو توڑ کر بٹوارہ کیا جائے۔ اس صورت میں مالیت
کا لحاظ کر کے قرعجات مرتب کرانا چاہیئے۔

(۴) اگر حصہ داران رضامند نہیں ہیں۔ تو بٹوارہ میں ہر ایک کھیوٹ کی آراضی
کے متصل غیر مزروعہ آراضی بقدر حصہ ہر حصہ دار کے لگانا چاہیئے۔ یہ
تمام صورتیں جو یہاں پر بیان کی گئی ہیں کسی صورت میں قاعدہ کلیہ کو قایم
نہیں کر سکتے ہیں۔ ہر ایک موضع دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ ہر ایک کے حالات
اور واقعات علٰحدہ علٰحدہ ہوتے ہیں۔ حاکم بٹوارہ اور فریقین مقدمہ اور

اُن کے مشیران قانونی کو خوب سوچ سمجھ کر کارروائی کرنا مناسب ہے۔ کسی کارروائی کو جلد نہیں کرنا چاہیئے جب تک اُسپر خوب غور و خوض نہ کیا جاوے۔ اور پھر حسب ضرورت عمل کرنا چاہیئے۔

۱۴۔ آیا کلاًٍ یا جزاً پیمایش جدید کی ضرورت ہوگی۔ اگر ایسا ہو تو کس کو کرنی چاہیئے اور کسقدر خرچ پیمایش کا ہر حصہ دار یا جماعت سے قابل وصول ہوگا

نوٹ

یہ بات کہ پیمایش کی ضرورت ہے یا نہیں۔ ہر گاؤں کے حالات دیکھکر طے ہوسکتی ہے۔ اگر کسی سالم موضع کا بٹوارہ ہو رہا ہے۔ جسکا پہلے بٹوارہ نہیں ہوا ہے۔ تو ایسی حالت میں آبادی کی پیمایش کا ہونا ضروری ہے۔ اور اگر موضع کسی دریا کے کنارے واقع ہے۔ اور اُسکا رقبہ دریا کے بہاؤ سے کم و بیش ہوتا رہتا ہے تو ایسے جزو کی پیمایش ہوگی۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جب یہ بات طے ہو جائے کہ پیمایش کی ضرورت ہے۔ تو ایسی پیمایش روبکار طرز تقسیم کو منظوری کے لیئے بھیجنے سے پہلے کرانی چاہیئے۔ تاکہ روبکار طرز تقسیم میں صحیح صحیح رقبہ درج ہو جائے اور آبادی کا خسرہ بھی مرتب ہو جائے مکانات مالکان و رعایا اور اُفتادہ آراضی کے بابت شرائط تقسیم بہت آسانی سے درج ہوسکتی ہیں تاکہ آئندہ تنازعہ اسبارہ میں نہو۔

۱۵۔ بٹوارہ کون کریگا۔ پٹواری۔ یا امین یا خود فریقین یا ثالث۔

نوٹ

یہ دوسرا موقع ہے جہاں پر حصہ داران کو پھر موقع دیا گیا ہے کہ وہ خود بٹوارہ کرلیں اور بہت سے بیجا صرفہ سے بچیں۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ بعض حصہ دار اس فکر میں رہتے ہیں کہ اگر موقع ملجائے تو دیگر حصہ داران کو جو اُن کے برابر ہوشیار اور

چالاک نہیں ہیں نقصان پہونچادیں اور خود ناجائز فائدہ اُٹھاویں لیکن اکثر اسطرح پر عمل کرنے میں کبھی کبھی خود بھی نقصان اُٹھاتے ہیں۔ حصہ داران کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ غفلت سے کام نہ لیں اور ہوشیاری سے کام کریں اور جہانتک ممکن ہو بٹوارہ خود کریں یا بذریعہ ثالث کرالیں۔ جسکی بابت پہلے بھی ذکر کیا گیا۔

۲۶۔ کس طور پر خرچہ بٹوارہ و رسوم آخری حکم بٹوارہ پر مابین فریقین تقسیم کیا جائیگا۔ کن اقساط میں وہ وصول کیا جائیگا۔ خواہندگان تقسیم یا جملہ حصہ داران ادا کریں گے

نوٹ

بموجب سرکلر صاحبان بورڈ نصف خرچہ پہلے خواستگار بٹوارہ سے لیا جاتا ہے۔ اور بقیہ نصف بعد منظوری بٹوارہ کے۔ یہ خرچہ حسب رائے عدالت جو ہر مقدمہ کے حالات سے قایم ہوگی وصول کیا جائیگا۔ عام طور پر یہ خرچہ حصہ داران سے رسدی اُن کے حصہ کے مطابق لیا جاتا ہے۔ اور کسی خاص حالت میں صرف خواہندگان تقسیم سے رسوم بٹوارہ بھی خرچہ میں شامل ہے یہ تمام خرچہ بعد اختتام بٹوارہ مثل بقایا مالگذاری کے وصول ہوسکتا ہے۔ خواہندگان تقسیم میں ضمنی خواہندگان تقسیم بھی شامل ہیں۔

۲۷۔ بٹوارہ پر بنائے کاغذات سنہ فصلی کیا جائیگا۔

نوٹ

روبکار طرز تقسیم جس سنہ کے کاغذات سے مرتب کیا جاتا ہے۔ اُسی سنہ کے کاغذات بٹوارہ ہوتا ہے۔

۲۸۔ تبدیلات (اگر کوئی ہوں) جو واجب العرض میں ضروری ہوں۔

نوٹ

اِس مد کی طرف حصہ داران بہت کم توجہ کرتے ہیں۔ اور زیادہ تر وہی شرائط درج کردیتے

ہیں جو پہلے واجب العرض میں ہوتی ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ روبکار طرز تقسیم کی تحریر سے پہلے اِن سب اُمور پر کافی غور کیا جائے۔ اور اگر کوئی شرائط قابل اندراج واجب العرض ہوں تو اُن کو درج کرا دیا جائے۔

جب روبکار طرز تقسیم اس طرح پر تحریر ہو جائے تو فوراً اُس کی باضابطہ نقل حاصل کر اُسے خوب غور سے دیکھو۔ باوجود تمام احتیاط کے غلطی ہونا ممکن ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک بڑا جھگڑا ہے۔ اور کچھ اور معمولی باتیں ہیں۔ تو بڑے جھگڑے پر ہر وقت نگاہ رہتی ہے اور جب وہ طے ہو جاتا ہے۔ تو دیگر اُمور میں نہیں تکے جاتے۔

اب روبکار طرز تقسیم کو اس طرح پر خوب اچھی طرح سمجھنے کے بعد اگر کوئی ضروری بھول چوک یا غلطی لکھنے میں ہو گئی ہے تو ابھی موقع عذرداری کرنیکا ہے۔ لیکن اس بات کو ضرور یاد رکھو کہ فضول عذرداری کرکے عدالت کا وقت مت خراب کرو۔ اگر اتفاق سے کوئی امر ضروری بھول سے غلط درج ہو گیا ہے۔ اور اُسپر کوئی عذرداری بھی نہیں ہو سکی۔ اور روبکار طرز تقسیم بغرض منظوری جناب صاحب کلکٹر کی خدمت میں بھیجا جا چکا ہے۔ تو اول تو اپیل اُس حکم کا جسکے ذریعہ سے روبکار طرز تقسیم عدالت میں بھیجا گیا ہے ہو سکتا ہے اور اگر یہ بھی نہوا ہو تو اگر جناب صاحب کلکٹر بہادر کی توجہ اُسطرف دلاؤ۔ فی الحقیقت اصلی حاکم بٹوارہ صاحب کلکٹر ہوتے ہیں۔ دفعہ ۱۳۲ کے آخری فقرہ کے بموجب اُن کو روبکار طرز تقسیم کو منظور کرنے یا نامنظور کرنے یا قطعی پلٹ دینے کا اختیار ہے۔ خواہ کوئی اپیل ہوا ہو یا نہوا ہو۔ لیکن اُن اختیارات کو صاحب کلکٹر بہادر بھی اُسیوقت عمل میں لاسکتے ہیں۔ جب اُن کی توجہ اُسطرف لائی جاوے۔ اور اُن کی روبرو صحیح واقعات رکھے جائیں۔ لیکن یہ ہر وقت خیال رہے کہ فضول وقت حکام کا ضائع نکیا جاوے۔

نوٹ۔ دفعہ ۱۳۲۔ کی تشریح ملاحظہ کرو۔ وہاں اِن سب اختیارات کا مفصل ذکر کیا گیا ہے۔

دفعہ ۱۱۵۔ بٹوارہ کے ختم ہونے تک محال کو انتظام خاص میں رکھنے کا اختیار

جب یہ طے ہو جائے کہ بٹوارہ کیا جائیگا تو کلکٹر کو اختیار ہوگا کہ کمشنر کی منظوری سے محال کو بٹوارہ کے ختم ہونے تک انتظام خاص میں رکھے۔ محال کی آمدنی سے مالگذاری و اخراجات بٹوارہ اور دیگر اخراجات جنکا محال ذمہ دار ہو ادا کئے جائینگے اور جو کچھ بچت ہوگی وہ حصہ داران مندرجہ کاغذات کے درمیان موافق اُن کے اپنے اپنے حصوں کے رسدی اُن وقتوں میں بانٹ دیجائیگی جنمیں کہ منافع حسب معمول تقسیم کیا جاتا ہے۔

نوٹ۔ یہ دفعہ بہت کم کام میں آتی ہے۔ کوئی خاص صورت بھی اسکی بیان نہیں کیجا سکتی ہے۔ لیکن جب کہیں حصہ داران میں سخت تنازعہ ہو اور یہ اندیشہ ہو کہ کوئی خاص حصہ دار کسی جزو جائداد کو خراب کر دیگا۔ یا درختان دور کر لیگا۔ یا کوئی خرابی کسی قسم کی محال تقسیم طلب میں پیدا ہو جائیگی یا مابین حصہ داران احتمال نقص امن کا ہے یا یہ کہ وصول مالگذاری سرکار میں دقت ہوگی تو جناب صاحب کلکٹر بامنظوری جناب صاحب کمشنر ایسے محال کو اہتمام خاص میں رکھ سکتے ہیں۔

دفعہ ۱۱۶۔ اخراجات کا تخمینہ کرنا اور وصول کرنا

جب روبکار رواز تقسیم دفعہ ۱۱۴ کے مطابق منظور ہو جائے تو کلکٹر بٹوارہ کے اخراجات کا تخمینہ کرائیگا اور یہ ہدایت کرے گا کہ یہ خرچہ پہلے پہل بٹوارہ چاہنے والے سے یا محال کے سب حصہ داروں سے ایسے قسطوں میں اور بٹوارہ کے دوران میں اُن وقتوں پر جو اُن قاعدوں میں تحریر کی گئی ہیں جو دفعہ ۲۳۴ کے مطابق بنائے جائیں وصول کیا جائے۔

اگر وہ تعداد جسکا پہلے تخمینہ کیا گیا ہو غیر کافی پائی تو جائز ہے کہ وقتاً فوقتاً تخمینہ کے تتمے بنائے جاتے رہیں اور رقم زائد جیسا کہ اوپر حکم ہوا ہے وصول کیجائے۔

بورڈ اس ایکٹ کے مطابق خرچہ بٹوارہ کے تجویز کرنے کے واسطے اور واسطے اُس طریقہ کے جس میں ایسا خرچہ بہ حصہ رسدی تقسیم کیا جائے قاعدے بنائیگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ محال کی پیمائش کا خرچہ جبکہ بٹوارہ کے واسطے ایسی پیمائش ضروری ہو بطور رسدی محال کے سب حصہ داران کو مطابق اُن کے اپنے اپنے حصے واقع محال کے ادا کرنا ہوگا۔

قواعد گورنمنٹ ملاحظہ کرو جو ضمیمہ میں درج ہیں۔

دفعہ ۱۱۷
بٹوارہ ایسی آراضیوں کا جو قبضہ جُداگانہ یا قبضہ مشترکہ میں ہوں

بٹوارہ کے کرنے میں کلکٹر بپابندی احکام دفعہ ۱۲۲-۱۲۳ و ۱۲۵ بٹوارہ کی درخواست کرنیوالے کو پہلے وہ آراضیات اگر کوئی ہوں جو اُسکے قبضہ میں بطور سیر کے ہوں یا اُس کے قبضہ جُداگانہ میں ہوں دیگا۔ اُسکے بعد آراضی مقبوضہ مشترکہ میں سے اگر کوئی ہوں اسقدر حصہ دیگا جس سے اُسکو جہانتک ہوسکے محال کا ایک حصہ اُسکے حصہ واقعہ محال کی قیمت کی برابر ملجائے۔ سوائے اُس صورت کے کہ گاؤں میں کوئی رواج اسکے خلاف ہو یا فریقین دوسری طرح رضامند ہوجائیں۔

نوٹ

دفعہ ہذا اور دفعات مابعد یعنی دفعہ ۱۱۸ تا ۔ لغایت ۱۲۷ میں واضعان قانون نے وہ ہدایات درج فرمائے ہیں جسکا لحاظ رکھنا بوقت تحریر روبکار طرز تقسیم اور بروقت بنائے جانے قرعجات کے نہایت ضروری ہے۔
روبکار طرز تقسیم میں ان تمام اُمور کے تشریح کردیگئی ہے لیکن مختصراً یہاں کی جاتی ہے۔
دفعہ ہذا میں الفاظ "سیر" "مقبوضہ جداگانہ" "آراضیات مقبوضہ مشترکہ" "بٹوارہ کی درخواست کرنے والا"
"محال کا حصہ اُسکے حصہ واقع محال کی قیمت کے برابر" "گاؤں کا کوئی رواج اُسکے خلاف ہو" خاص کر قابل غور ہیں۔

(۱) "بٹوارہ کی درخواست کرنے والا"

ان الفاظ سے صرف خواستگار اول بٹوارہ ہی مُراد نہیں ہے۔ بلکہ جو حصہ داران ضمنی درخواست دیکر خواستگار بن گئے ہیں۔ وہ بھی شامل ہیں۔ یہ بھی مطلب نہیں ہے کہ اس دفعہ کے احکام صرف خواستگار اول یا خواستگاران ضمنی سے متعلق ہیں

بلکہ ہر حصہ دار محال سے متعلق ہیں۔ محال غیر خوابندگان میں بھی اُن تمام اُمور کا لحاظ کیا جائیگا جو دفعہ ہذا اور دفعات مابعد میں درج ہیں۔

(۲) "سیر" کی نسبت بیان مفصل لکھا جاچکا ہے۔ اور جو تبدیلیاں نئے قانون قبضہ اراضی سے ہوئیں وہ سب پہلے ہی لکھی ہیں جس حصہ دار کی سیر ہے وہ اُس حصہ دار کے قرعہ میں لگائی جائیگی۔ اور اگر چند حصہ داران کی مشترکہ سیر ہے تو وہ تمام اُن حصہ داران کے درمیان میں تقسیم ہوگی جنکی سیر ہے۔

(۳) "مقبوضہ جداگانہ" منتخب فیصلہ جات بورڈ نمبر ۲ سنہ ۱۹۲۲ء قابل ملاحظہ ہے مقبوضہ جداگانہ بھی اُسی حصہ دار کے قرعہ میں جائیگا جسکا وہ مقبوضہ ہے۔ چند حصہ داران کا مقبوضہ جداگانہ اول حصہ داروں میں تقسیم ہوگا۔ مقبوضہ جداگانہ سے مُراد ملکیت جداگانہ ہے اگر کوئی نمبردار اپنی نمبرداری سے فائدہ اُٹھا کر بہت سے اراضی کاشتکاران سے لیکر اپنے قبضہ میں کرلی تو وہ اُسکی مقبوضہ جداگانہ نہیں ہو۔ محمد عبدالغنی بنام محمد عبدالمجید۔ فیصلہ جات غیر مطبوعہ بورڈ جلد ۲۔ صفحہ ۵۵۴

(۴) اراضیات مقبوضہ مشترکہ "ملکیت جداگانہ کے علاوہ جسقدر اراضی ہے وہ مملوکہ مقبوضہ مشترکہ ہے۔ وہ بموجب حصص جملہ حصہ داران میں تقسیم ہوگی۔

(۵) محال کا حصہ اُسکے حصہ واقعہ محال کی قیمت کے برابر ہو۔ یہ الفاظ سنہ ۱۹۱۶ء سے بہت زیادہ اہم ہوگئے ہیں۔

سرکلر لیٹر نمبر 17/11 — ۱۰۰۰ الف مورخہ ۱۸ دسمبر سنہ ۲۷ء موسومہ صاحبان کمشنر قسمت و کلکٹر صاحبان ضلع قابل دیکھنے کے ہے۔ صاحبان بورڈ نے یہ دیکھا کہ جسقدر محلات بٹوارہ کے ذریعہ بنائی جاتے ہیں۔ وہ یا تو کھیت بٹ ہوتی ہیں یا برائے نام چک بٹ ہوتے ہیں۔ مگر درحقیقت زیادہ تر کھیت بٹ ہوتے ہیں اور چونکہ دفعہ ۱۲۴ میں یہ حکم ہے کہ جہانتک ممکن ہو بٹوارہ چک بٹ

کیا جائیگا۔ لیکن کوئی بٹوارہ مکمل محض اس بنیاد پر کہ وہ چک بٹ نہیں ہے بجز منظوری صاحبان بورڈ کے نامنظور نہیں کیا جائیگا۔ اور یہ یہی کہ صرف اسی بنیاد پر بٹوارہ نامنظور نہیں کیا جاسکتا۔

فی الحقیقت صاحبان کلکٹر اس طرف بہت کم توجہ فرماتے تھے۔ صاحبان بورڈ نے بذریعہ اس چٹھی کے سب کی توجہ اس امر پر دلائی کہ بٹوارہ چک بٹ کیا جائے اسوقت سے حاکم بٹوارہ نقشہ پر چک بنا دیتے ہیں۔ اور امین بموجب مالیت قرعہ بنا دیتا ہے۔ قرعہ جات چک بنانے میں اکثر ایسا کرنا پڑتا ہے کہ کھیتوں میں شکست کرکے بٹوارہ کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ لحاظ رکھا جاتا ہے۔ کہ ہر ایک حصہ دار کو حصہ اسکے حصہ کے قیمت کے برابر مل جائے۔ اس بات کا لحاظ نہیں کیا جاتا کہ اسکو آراضی اسکے حصہ برابر ملتی ہے یا نہیں۔

حصہ داران کا فرض ہے کہ روبکار طرز تقسیم تحریر ہونے سے پہلے اُن امور پر خوب غور کریں۔ مالیت زیادہ تر لگان اسامیان سے لگائی جاتی ہے۔ یہ دیکھنا چاہئیے کہ کاغذات پٹواری میں لگان ٹھیک ٹھیک درج ہے یا نہیں۔ گو ایکٹ ۳ سنہ ۲۶ء کے بموجب اب ایسا کم بلکہ نہیں رہیگا۔ مگر ہر حالت میں احتیاط لازم ہے۔ اب بہی وہ اراضی پر لگان نہیں ہے۔

تجربہ یہ بتلاتا ہے کہ اس کی مالیت قائم کرنا امین کے اختیار میں نہیں دینا چاہئیے حصہ داران کو چاہئیے کہ وہ ملکر حاکم بٹوارہ سے استدعا کریں کہ اس کی قیمت یا مالیت بعد تحقیقات قایم کردیجائے۔ اور ایسا نکرنا حصہ داران کے حق میں بہت نقصان کا باعث ہے۔

دفعہ ۱۱۸

ایک حصہ دار مکان کا اُس آراضی پر واقع ہونا جو دوسر حصہ دار کو دیجائے

اگر بٹوارہ کرنے میں یہ بات ضروری ہو کہ جو حصہ ایک حصہ دار کے لیے معین کیا جائے۔ اُس میں ایسی آراضی شامل کیجائے

جس پر دوسرے حصہ دار کے رہنے کا مکان یا اور عمارت جو اُسکے قبضہ میں ہو واقع ہو تو اُس حصہ دار کو جسکا ذکر پیچھے ہوا ہے اُسکو معہ اُن عمارتوں کے جو اُس پر ہوں اس شرط پر اپنے قبضہ میں رکھنے کی اجازت دیجاویگی کہ جس حصہ دار کے حصہ میں وہ زمین شامل کی گئی ہے اس زمین کا لگان واجبی ادا کرتا ہے۔

ایسے آراضی کے حدود اور وہ لگان جو اُس کی بابت ادا کیا جائے کلکٹر مقرر کرے گا۔

ایسی صورتوں میں مالک لگان کے لیئے جہانتک ممکن ہو ایک معین راستہ اُس کے مکان سے کسی راستہ عام تک یا اُس جداگانہ قطعہ آراضی کے کسی حصہ تک جو اُسکو دیا گیا ہو قایم کردیا جائیگا۔

نوٹ

روبکار دار تقسیم میں زیر مد آبادی جو نوٹ لکھا گیا ہے وہ دیکھنا چاہیئے۔مکانات کے تقسیم یا حقوق کا فیصلہ عدالت مال کا کام نہیں ہے۔عدالت مال یا حاکم بٹوارہ کنندہ صرف اُس آراضی کو تقسیم کرسکتے ہیں جنپر مکانات واقع ہوں۔لیکن اُن آراضیات کی تقسیم میں عدالت حاکم بٹوارہ کو حسب دفعہ ہذا عمل کرنا چاہیئے۔مناسب ہے کہ قبل تحریر روبکار دار تقسیم آبادی کا نقشہ بنوا یا جائے۔پہلے خواستگاران یا حصہ داران محال کے مکانات کو انہیں مالکان محال کے قرعہ میں لگانا چاہیئے۔اور اُسکے بعد اُن حصہ داران کا حصہ پورا کرنے کے لیئے آراضیات اُفتادہ اور مکانات رعایا سے حصہ پورا کرنا چاہیئے اگر کسی حصہ دار کے مکان میں اسقدر زیادہ رقبہ شامل ہے جو اُسکے حصہ سے زائد ہو تو لازمی طور سے اُسکا مکان یا جزو مکان دوسرے حصہ دار کی قرعہ میں جائیگا تو ایسی صورت میں حسب دفعہ ہذا عمل کرنا پڑیگا۔اور اُسپر کرایہ آراضی مقرر کیا جائیگا۔یہ مسئلہ بھی قابل غور ہے کہ ایک شخص ایک محال میں زمینداری حاصل

کرتا ہے وہ اُس گانوں کا رہنے والا نہیں ہے اور نہ اُس میں وہ پہلے زمیندار رہتا مگر اُن کا بائع اُس گاؤں کا رہنے والا ہے اسلیئے اُن کا مکان بھی ہے۔ اگر شخص بائع کا کوئی جزو حصہ محال میں باقی رہجاتا ہے تو اُس کا مکان اگر کسی حصہ دار کے یا مشتری کے حصہ میں آیا ہے تو اُسپر حسب دفعہ ہذا کرایہ لگایا جاسکتا ہے۔ لیکن اگر اُسکا کوئی جُزو محال میں باقی نہیں رہا۔ تو اُس کا مکان کس کے قرعہ میں جانا چاہیئے اور آیا اُسپر کرایہ مقرر ہوسکتا ہے یا نہیں۔ اسبارہ میں قانون خاموش ہی۔

لیکن قرین انصاف یہ ہے کہ ایسا مکان مشتری کے قرعہ میں لگایا جاوے۔ اور اُسپر کرایہ مقرر نہیں ہوسکتا ہے۔ کیونکہ اب اُس کی حیثیت رعایا کی ہوگئی ہے اور اگر اُسکی سیر ہے تو وہ کاشتکار ساقط الملکیت ہوگا۔

دفعہ ۱۹

اُس قاعدہ کا جو ٹھیک پچھلی دفعہ میں لکھا گیا ہے۔ باغات وغیرہ سے متعلق ہونا

جائز ہے کہ جو قاعدہ ٹھیک پچھلی دفعہ میں درج ہے وہ اُن باغوں یا باغیچوں یا کسی اور ایسی اراضیات سے متعلق کیا جائے جو اُن کے مالک کے قابض کو بوجہ اُن ترقیوں کے جو اُسنے کیں ہوں یا ایسے خاص استعمال کے جس میں وہ آراضیات لائے جاتے ہوں خاص قدر کے قابل ہوں۔

نوٹ

پچھلی دفعہ میں مکانات حصہ داران کی بابت تذکرہ ہے۔ اور واضعان قانون نے یہ تجویز کردیا ہے کہ اگر کسی حصہ دار کے قبضہ میں اُسکے حصہ واجبی سے زیادہ ہو۔ تو ایسا حصہ دار بشرط ادا کرنے کرایہ کے اُسپر قابض رہ سکے گا۔ بموجب دفعہ ہذا یہی قاعدہ باغوں اور باغیچوں اور اسیطرح کے دیگر اُمور سے متعلق کیا گیا ہے۔ باغات کی مد کی ذیل میں بہ نہایت صراحت کے ساتھ میں اسکی تشریح ہوچکی ہے۔ لگان صرف اس حالت میں لگایا جائیگا۔ جب وہ باغ یا باغیچہ اسقدر آراضی میں لگایا گیا ہو جو اُسکے

حصّہ واقع محال سے زیادہ آراضی میں ہو۔ ورنہ اُسی قسم کی آراضی حصّہ داران کو معاوضہ میں دیجائے گی۔

دفعہ ۱۴۰
تالاب اور کنوئیں اور گول اور بند یا پشتے

تالاب اور کنوئیں اور گول اور بند (پشتے) اُس آراضی سے متعلق سمجھے جائینگے جسکے فائدہ کے لیئے وہ شروع میں بنائے گئے ہوں۔

اُس صورت میں کہ وہ ایسے کاموں کے پھیلاؤ یا موقع یا بناوٹ کی وجہ سے بہ ضرورت ہو کہ وہ اُن حصّوں کے جو ایک محال کی تقسیم سے بنے ہوں دو یا زیادہ مالکوں کی ملکیت مشترک کے طور پر رہنے دیئے جائیں تو کلکٹر اسبات کی تجویز کرے گا کہ ہر حصّہ کے مالک کس قدر اور کس حد تک اُن کاموں کو اپنے استعمال میں لاسکتے ہیں اور کس قدر حصّہ رسدی اُن کاموں کی مرمت کا خرچ کا ایسے مالک دینگے۔ اور وہ طریقہ تجویز کرے گا جسکی رو سے منافع۔ اگر کچھ ہو جو اُن کاموں سے حاصل ہو تقسیم کیا جائیگا۔

نوٹ

روبکار طرز تقسیم کا نوٹ اسکے متعلق قابل ملاحظہ ہے۔ آبپاشی کے کاموں سے منافع کس صورت میں حاصل ہوگا۔ چند حصّہ دار مشترک یا کوئی ایک حصّہ دار کوئی کام متعلق آبپاشی ایسا کرتا ہے۔ جسکا ذکر دفعہ ہذا میں ہے تو وہ حصّہ دار مشترکاً یا وہ حصّہ دار جسنے اپنے صرف سے وہ کام کیا ہے اسکا مالک ہے۔ اگر اُس سے دیگر حصّہ داران یا کاشتکاران بھی آبپاشی کرتے ہیں اور اُسکی بابت ایسے کاشتکاران یا حصّہ داران محصول یا لگان ادا کرتے ہیں۔ تو وہ منافع ہے۔ جو ایسے کاموں سے حاصل ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص حصّہ دار تنہا اُس کام کا مالک ہے۔ تو وہ خود اُسکے منافع پانیکا مستحق ہے اور وہی اُس کی مرمت کا ذمہ وار ہے اور ایسا ہی روبکار طرز تقسیم میں تحریر کیا جانا چاہیئے اگر وہ کام مشترکاً چند حصّہ داران نے کیا ہے تو اُسکی بابت روبکار طرز تقسیم میں تحریر

کیا جائیگا کہ اُس کام کی مرمت کا انتظام اور اُسکی منافع کی تقسیم کسطرح پر ہوگی۔

دفعہ ۱۲۱
مقامات پرستش اور قبرستان

مقامات پرستش اور قبرستان جو بٹوارہ سے پہلے کسی محال کے مالکوں کے قبضہ مشترک میں ہوں وہ بدستور اُسی طور پر رہینگے سوائے اُس صورت کے کہ وہ لوگ جو اُن کے قابض ہوں کسی اقرارنامہ کے بموجب جو مثل میں داخل کیا جائیگا اور طور پر تصفیہ کریں۔

نوٹ۔ روبکار طرز تقسیم ملاحظہ کرو۔

دفعہ ۱۲۲
تبادلہ سیر اور آراضی مقبوضہ جداگانہ کا آپس کی رضامندی ہے

کلکٹر کو لازم ہے کہ کسی تبادلہ آراضیات کا جنپر بطور سیر یا مقبوضہ جداگانہ کے قبضہ ہوا اور جو محال میں شامل ہوں اور جسپر بٹوارہ کی منظوری کے پہلے فریقین راضی ہوئے ہوں عملدرآمد کرا دے۔ سوائے اسکے کہ اُسکی نسبت کوئی عذر معقول ہو۔

دفعہ ۱۲۳
غیر مکمل بٹوارہ میں سیر اور آراضی مقبوضہ جداگانہ کا انتقال بلا رضامندی منع ہے

غیر مکمل بٹوارہ کرنے میں کوئی آراضی جو ایک حصہ دار کی بطور سیر یا مقبوضہ جداگانہ کے ہو بلا اُسکے رضامندی کے اُس حصہ میں شامل نہ کیجائیگی جو دوسرے حصہ دار کو دیا گیا ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر کسی حصہ دار کے قبضہ میں اسکے حصہ کے رقبہ سے زیادہ آراضی بہر بطور سیر ہو تو جسقدر زیادہ ہوگی وہ بلا اُسکے رضامندی کے اسطرح شامل کیجا سکتی ہے۔

نوٹ

دفعات ۱۲۲ و ۱۲۳ میں سیر اور مقبوضہ جداگانہ کے تبادلہ اور دوسرے محال یا پٹی میں شامل ہونے کی بابت احکام درج ہیں۔ سیر اور مقبوضہ جداگانہ اُسی حصہ دار کے محال یا پٹی میں شامل کی جانی چاہیئے جسکی وہ سیر یا مقبوضہ جداگانہ ہے۔ اگر فریقین بہ رضامندی سیر یا مقبوضہ جداگانہ کے تبادلہ کو رضامند ہوگئے ہوں۔ تو ایسے تبادلہ کا عملدرآمد کرا دیا جائیگا

جب اسطرح پر سیر کا تبادلہ کیا جائیگا - تو وہ آراضی بعد تبادلہ کے بھی سیر اُس حصہ دار کے درج ہو گی جسکے قرعہ میں وہ سیر بعد تبادلہ شامل کی گئی ہو - بٹوارہ مکمل ہو یا نا مکمل سیر یا مقبوضہ جداگانہ کا تبادلہ بلا رضامندی فریقین کے نہو گا - لیکن اگر کسی حصہ دار کے قبضہ میں سیر اُسکے حصے سے زائد ہے تو وہ بلا رضامندی دوسرے کے قرعہ میں شامل ہو سکتی ہے - ایسی صورت میں اس آراضی سیر میں سیر دار کو حق سا قط الملکیت کا شتکار کا دیا جائیگا - اور اسی کاروائی بٹوارہ میں اُسپر لگان بشرح مذکور یعنی کاشتکاران دخیلکار سے ۲ رفی روپیہ کم حسب دفعہ ۱۲۶ ایکٹ ہذا مقرر کر دیا جائیگا - دیکھو نوٹ زیر دفعہ ۱۲۶ -

دفعہ ۱۲۴
یکجائی نہو سکنا ایک وجہ بٹوارہ مکمل کے نامنظور کرنے کی

بٹوارہ مکمل کرنے میں مختلف حصے جہانتک ہوسکے یکجائی بنائے جاویں گے - مگر شرط یہ ہے کہ سوائے منظوری بورڈ کے کوئی بٹوارہ صرف یکجائی نہو سکنے کی وجہ پر نامنظور نہ کیا جائیگا -

نوٹ - بٹوارہ مکمل ہو یا نا مکمل جہانتک ممکن ہو چک بٹ یا یکجائی ہونا چاہیے یعنی جہانتک ممکن ہو سکے ایک حصہ دار کو ایک ہی چک میں آراضیات دیکر اُسکا قرعہ بنا دینا چاہیئے - بٹوارہ مکمل میں یہ بات بہت زیادہ لحاظ کے قابل ہے - لیکن چک بٹ نہونا بٹوارہ مکمل کا مانع نہیں ہے - لیکن اگر فی الحقیقت مکمل بٹوارہ میں بہت زیادہ رقبہ منتشر ہر حصہ دار کو دینا لازم آتا ہو تو ایسا بٹوارہ مکمل بلا منظوری صاحبان بورڈ کے نامنظور نہ کیا جائیگا - ملاحظہ ہو -

شیوراج بنام سرجو - یو - پی - لا رپورٹر جلد اول صفحہ ۲۵
بابو کشن داس سنگھ بنام رگھوراج سنگھ - الہ آباد لا رپورٹر جلد اول صفحہ ۱۳
دہنت رائے بنام ہر پرشاد الہ آباد " " " ۳۸

اگرچہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ اصول ہر مقدمہ میں کہاں تک قابل عمل ہے۔ لیکن پانچ ایکڑ سے کم آراضی کی پٹی نہیں بنانی چاہئے۔

کیرت سنگھ بنام کرن غیر مطبوعہ فیصلہ پوردیال جلد ۳ صفحہ ۱۰۵

بٹوارہ نامکمل صرف اس وجہ سے کہ چک بٹ نہیں ہے حسب دفعہ ہذا قابل نامنظوری نہیں ہے عدالت کو یہ عذر سماعت کرنا چاہیئے کہ قرعہ جات ٹھیک بنے یا نہیں۔

پانڈے مکھن لال بنام سودرشن لال لا رپورٹر جلد اول صفحہ ۱۱۴

دفعہ ۱۲۵
کل بٹوارہ میں سیر اور مقبوضہ جداگانہ کا تبادلہ

بٹوارہ مکمل کرنے میں اگر بٹوارہ کسی اور طرح پر آسانی سے نہ ہو سکے۔ یا حصے اور پنج پر یکجائی نہ کیے جا سکیں تو کلکٹر یا کلکٹر کی منظوری سے بٹوارہ کرنے والے اسسٹنٹ کلکٹر کو اختیار ہے کہ بلا رضامندی فریقین متعلقہ کے ایک حصہ دار کی آراضی مقبوضہ بطور سیر یا بطور قبضہ جداگانہ اس حصہ میں شامل کر دے جو دوسرے حصہ دار کو دلایا جاوے بشرطیکہ کوئی معقول عذر اسکی نسبت نہ پیش کیا جائے۔

دفعہ ۱۲۶
ایک حصہ دار کی آراضی سیر جو دوسرے حصہ دار کے قبضہ میں شامل کر دی جائے

جب سیر کے کسی تبادلہ کا عمل درآمد کیا جائے تو ایسی سیر اس حصہ دار کی سیر ہو جائیگی۔ جسکے حصہ میں وہ شامل کی گئی اور جب کوئی آراضی کسی حصہ دار کے قبضہ میں بطور سیر کے ہو اور تبادلہ سیر کے سوا اس اور طور پر اس حصہ میں شامل کیجائے جو دوسرے حصہ دار کو دیدیا جائے اور حصہ دار جسکا پہلے ذکر ہوا ہے۔ بعد بٹوارہ کے اس کی کاشت کرتا رہے تو وہ اس سیر کا آسامی ساقط الملکیت ہو جائیگا اور جو لگان اس کی بابت ادا کیا جائیگا۔ اسکو کلکٹر بٹوارہ کی منظوری سے پہلے مقرر کر دیگا۔

دفعہ ۱۲۷
بعض آراضیات کے نسبت بطور سیر عمل کیا جائیگا۔

دفعہ ۱۱۷ و ۱۲۳ و ۱۲۵ کے مطابق بٹوارہ میں زمین دینے کی غرضوں کے لیے ایسی آراضی کی نسبت جو کسی حصہ دار کی

کاشت میں ہو اور جبسیر درصورتیکہ اُسکے حقوق منتقل ہو جائیں وہ بہ حیثیت اسامی ساقط الملکیت کے دفعہ ۱۰ ایکٹ قانون آراضی ۱۹۰۱ء ممالک مغربی و شمالی یا دفعہ ۷ (الف) - ایکٹ لگان اودھ ۱۸۸۶ء کے مطابق - جیسے کہ صورت ہو قبضہ رکھنے کا مستحق ہوتا بطور سیر عمل کیا جائیگا - اور جب ایسی آراضی اُسکے حصّہ میں شامل کیجائے جو کسی دوسرے حصّہ دار کو دیا جائے تو احکام دفعہ ۱۲۶ متعلق ہونگے

نوٹ

دفعہ ۱۲۲ و ۱۲۳ کے نیچے جو نوٹ ہے اُس کو ملاحظہ کرو - دفعہ ۱۲۵ میں جناب صاحب کلکٹر کو اور بمنظوری صاحب کلکٹر اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم بٹوارہ کو اُس حالت میں جبکہ بٹوارہ عمل بلا شکست کرنے سیر یا مقبوضہ جُداگانہ کے ہو سکتا ہو سیر اور مقبوضہ جُداگانہ کے شکست کرنے کا اختیار دیا گیا ہے - دفعات مابعد یعنی دفعہ ۱۲۶ و ۱۲۷ میں وہ طریقہ بیان کیا گیا ہے کہ جبسیر بعد شکست کرنے سیر یا مقبوضہ جُداگانہ کے عمل درآمد کیا جائیگا -

ان دفعات کو بغور پڑھنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے -

(۱) جب حسب دفعہ ۱۲۵ قبضہ سیر شکست کیا جائے اور تبادلہ سیر کا ہو - تو سیر جو ایک حصّہ دار کی دوسرے حصّہ دار کے قرعہ میں شامل ہو جائیگی - اُس آراضی سیر میں سیر دار کو حق کاشتکار ساقط الملکیت کا حاصل ہوگا -

(۲) بموجب قانون قبضہ آراضی جدید ایکٹ نمبر ۳ ۱۹۲۶ء و ترمیم تعریف آراضی سیر - ایکٹ نمبر ۱ ۱۹۲۶ء - سیر اور خودکاشت کی تعریف میں بہت فرق ہوگیا ہے جو بہ بکار طرز تقسیم میں مفصل بیان کیا گیا ہے - مختصر بیان بابت عملدرآمد یہاں پر بھی تحریر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے -

خودکاشت جو ۱۳۰۸ف یعنی قبل نفاذ ایکٹ نمبر ۲ ۱۹۰۱ء بارہ سال سے

کم نہو اور اب تک اُسی طرح لکھی جاتی ہو ۔یا خود کاشت قبل نفاذ ایکٹ نمبر ۳ ۱۹۲۶ء یعنی ۱۳۳۳ف میں زیادہ بارہ سال نہو ۔ یا جو آراضی بطور خود کاشت ۱۳۳۳ف اور ۱۳۳۳ف میں درج ہو ۔ یہ بمنزلہ سیر سمجھی جائیں گی اور تبادلہ اور شکست کی صورت میں مثل سیر کے عملدرآمد ہوگا ۔ لیکن جو مقدمات بٹوارہ قبل نفاذ ایکٹ ہذا کے دائر ہوچکے ہیں ۔ انمیں ۱۳۳۳ کی خودکاشت محض خود کاشت سمجھی جائیگی ۔ اور جو خودکاشت بعد ۱۳۳۳ف کی شروع ہوئی ہے ۔ وہ بھی محض خود کاشت سمجھی جائیگی ۔ ایسی صورتوں میں حق ساقط المالکیت حاصل نہیں ہوگا ۔

(۳) خودکاشت مرتہن یا ٹھیکہ دار ۔

خود کاشت مرتہن دو قسم کی ہوسکتی ہے ۔ اوّل وہ آراضی جو راہن کی سیر ہو یا ایسی آراضی ہو جو بمنزلہ سیر سمجھی جاتی ہو اور بوقت رہن راہن نے اُسکا قبضہ چھوڑ دیا ہے تو مرتہن کو اُس آراضی میں بارہ سال تک کوئی حق حاصل نہیں ہوسکتا ۔ اور اگر مرتہن کسی کاشتکار کو اُٹھاوے تو ! بھی حق کاشتکار قانونی حاصل نہیں ہوسکتا ہے یہ کاشت بدستور اُسی قرعہ میں رہے گی جسمیں حقیت مرتہنی شامل کیجائے اور اگر راہن مرتہن دونوں نے ملکر درخواست بٹوارہ پیش کی ہے تو اگر کارروائی دفعہ ۱۲۵ عمل میں لائی جائے تو جو سیر تبادلہ میں (راہن اور مرتہن) کے قرعہ میں لگائی وہ اُسی طرح سیر ہوگی ۔

دوسری وہ آراضی جو مرتہن نے دوران رہن میں اپنے قبضہ کاشت میں کرلی ہے اس خودکاشت میں مرتہن کو کوئی حق حاصل نہیں ہوسکتا ہے خودکاشت ٹھیکہ دار بھی اُسی نوعیت کی ہے ۔ اُس میں بھی ٹھیکہ دار کو کسی قسم کا حق حاصل نہیں ہوسکتا ہے

دفعہ ۱۲۵ میں الفاظ "بشرطیکہ کوئی معقول عذر اسکی نسبت پیش نہ کیا جائے" استعمال کئے گئے ہیں ۔ اسکا یہ مطلب ہے کہ صاحب کلکٹر قبل اسکے کہ وہ سیر

یا مقبوضہ جداگانہ کی شکست کا حکم دیں تمام ایسے معقول عذرات کی سماعت کرینگے
جو ایسے حکم کے خلاف پیش کیا جائے مثلاً کسی حصہ دار نے غیر مزروعہ آراضی کو جو بہت
اونچی نیچی تھی بہت سا روپیہ صرف کر کے قابل زراعت بنایا ہے اور ایسی آراضی
سے کوئی نفع نہیں اٹھایا ہے۔ یا کوئی کام ترقی حیثیت آراضی کا مثلاً چاہ پختہ
بنانا وغیرہ وغیرہ کیا ہے۔ تو یہ عذر معقول ہے اور مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایسی
صورت میں قبضہ شکست نہ کیا جائے۔

سیر و ساقط الملکیت کے حقوق کا کسوقت دعویٰ ہونا چاہیئے

فریقین بٹوارہ کو اپنے اپنے حقوق سیر و خودکاشت کی بابت عذرات بوقت تحریر
روبکار طرز تقسیم پیش کرنا چاہیئے۔ اور اسیوقت یہ بھی فیصلہ ہوجانا چاہیئے کہ کس حصہ دار کو
کونسی آراضی میں حق ساقط الملکیت حاصل ہوگا۔ سیر کا عذر بعد تحریر روبکار طرز تقسیم
قطعی نہیں سنایا جائیگا ساقط الملکیت کا عذر زیادہ سے زیادہ بوقت طیاری
قرعجات تا منظوری بٹوارہ سے قبل ہونا چاہیئے۔ اگر اس دوران میں کوئی اعتراض
نہ کیا جائے اور قرعہ جات منظور ہو جائیں تو بعد بٹوارہ کے ایسا عذر نہیں ہوسکتا
اگر ایسا کیا جائے تو مالیت قرعہ جات میں کمی بیشی ہوجائیگی صاحبان بورڈ نے اسی اصول
پر تمام مقدمات میں فیصلہ کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

ٹھاکر گوکرن سنگھ بنام گنگا سنگھ۔ یو۔پی۔ لا رپورٹر جلد اول صفحہ ۱۲۶
(ہائیکورٹ) الہ آباد لا رپورٹر جلد اول صفحہ ۲۹
مساۃ تولاکھی کنور بنام امراؤ سنگھ۔ یو۔پی۔ لا رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۳ (بورڈ)
نندن سنگھ بنام نیکچند الہ آباد۔ لا رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۴۴ و ۴۵ منتخب فیصلہ بورڈ
نمبر ۱۷ سنہ ۱۹۱۹ء
مساۃ شتابا بنام امراؤ سنگھ۔ منتخب فیصلہ بورڈ نمبر ۱۴ سنہ ۱۹۱۳ء

لچھی سنگھ بنام ہنومان سنگھ الہ آباد لا رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۴۴۲

مدن سنگھ بنام پھول سنگھ۔ الہ آباد لا رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۲۶۴

حق ساقط الملکیت کب ساقط ہوجاتا ہے

اگر دوران بٹوارہ میں حق ساقط الملکیت کا دعویٰ نہیں کیا گیا ہے۔ تو اُسکے بعد دعویٰ نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ مگر یہاں پر حصّہ داروں کی توجہ دفعہ ۱۲۶ کے خاص الفاظ کی طرف مبذول کیجاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ دوران بٹوارہ میں اپنی سیر ذیلیانہ اُٹھاویں اور بعد اختتام بٹوارہ اپنے قبضہ میں رکھیں اور اگر اسکے خلاف عمل کرینگے تو حق ساقط الملکیت ساقط ہوجائیگا۔ کیونکہ الفاظ "بعد بٹوارہ اُسکی کاشت کرتا رہے" جو دفعہ ۱۲۶ مذکور میں استعمال کئے گئے ہیں بہت صاف ہیں اور صاحبان بورڈ نے نظائر ذیل میں یہی تجویز فرمایا ہے۔

لیاقت حسین بنام گھسیٹا۔ فیصلہ غیر مطبوعہ جلد دوم صفحہ ۴۷۵

خیالی رام بنام رامدیال۔ ریونیو اینڈ کریمنل لا جرنل جلد ۳ صفحہ ۲۶۳

اگر بوقت عملدرآمد بٹوارہ آراضی جو دوسرے قرعہ میں لگائی گئی ہے قبضہ کاشت سیردار میں نہو تو حق ساقط الملکیت زائل ہوجاتا ہے۔

درگا پانڈے بنام میوا پانڈے الہ آباد۔ لا رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۵۳ و منتخب فیصلہ بورڈ نمبر ۱ سنہ ۱۹۲۳ع

بموجب ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ع کے حق سیر حاصل نہیں ہوتا تھا۔ مگر جو آراضی زائد بارہ سال خود کاشت قبضہ میں کسی حصہ دار کے بٹوارہ کے وقت ہوتی تھی وہ بموجب دفعہ ۱۲۷ مثل سیر کے مانی جاتی۔ دفعہ ۱۲۷ کے انگریزی الفاظ بہت صاف ہیں (shall be treated as Sir) لیکن بموجب ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۲۶ع و ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۲۶ع قانون ترمیم تعریف سیر فقرہ (سی) آئندہ حق سیر

کا پیدا ہوگا۔ اگر کوئی آراضی خود کاشت زمیندار میں دس سال تک رہی ہو۔ لیکن یہ آراضی اسوقت تک سیر نہ ہوگی جب تک کلکٹر ضلع بموجب اُن شرائط کے جو دفعہ (۴) ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۲۶ء کے آخر میں درج ہیں ایسے آراضی سیر نہ قرار دیں۔ پس جو آراضی اسطرح پر سیر درج کاغذات ہو جاوے وہ آراضی بٹوارہ میں بطور سیر مانی جائیگی۔ ورنہ اُس آراضی میں جو اس طرح سیر نہیں قرار دیگئی ہے وہ محض خود کاشت سمجھی جائیگی اور اُس میں حق ساقط الملکیت حاصل ہوگا۔

ضابطہ تقرر لگان

اس دفعہ کے ساتھ ساتھ دفعہ ۳۶ - ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء و دفعہ ۱۴ ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۹۲۶ء اور دفعہ ۷ (الف) قانون لگان اودھ سنہ ۱۹۲۶ء قابل ملاحظہ ہیں۔

اکثر یہ لگان بلا معائنہ موقع مقرر کردیا جاتا ہے۔ لیکن فی الحقیقت یہ لگان اُسی طرح مقرر کرنا چاہیئے۔ جسطرح پر دفعہ ۳۶ میں مقرر ہوتا ہے۔ دفعہ ۳۶ میں دفعہ ۴۱ (ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء) اور دفعہ ۳۵ (ب) قانون لگان اودھ سنہ ۱۹۲۶ء کا حوالہ ہے۔ چونکہ ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء منسوخ ہوگیا ہے۔ اب اس دفعہ کے بجائے ۹۹ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۲۶ء پڑھنا چاہیئے۔ لیکن جب تک (Roster year) مقرر ہوکر شرح لگان آراضیات منظور شدہ مقرر نہو۔ اسوقت تک شرح مروجہ کے بموجب و بعد ملاحظہ موقع لگان مقرر کرنا چاہیئے۔

دفعہ ۱۲۸ — آسامی کے جوتوں کی تقسیم

جب دوران بٹوارہ میں کسی آسامی کی جوت تقسیم ہو تو کلکٹر ایسی جوت کا لگان اول حصوں میں جو تقسیم ہوئے ہیں۔ بھانٹ دیگا۔

نوٹ

اہمیں بٹوارہ لگان کا بھانٹ کرتے ہیں لیکن حصہ داران اسکی جانب ذرا بھی توجہ

نہیں فرماتے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک ہی قسم کی زمین کے مختلف کھیتوں کی مالیت میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ کوئی بارہ عہ فی بیگہ خام کو اُٹھتا ہے اور کوئی صہ روپیہ اسی طرح کے دیگر قسم کی آراضی اور علی ہذا القیاس۔ یہ امر صرف حصہ داران امین بٹوارہ اور پٹواری کو معلوم ہوتا ہے۔ اُن کو اس طرف خاص توجہ کرنا چاہیئے۔ اور جہاں کہیں ایسا موقع ہو حاکم بٹوارہ کی توجہ اسطرف مبذول کرنا چاہیئے۔ بعض رتبہ ایسی بھانٹ سے بہت زیادہ نفع اور نقصان ہو جاتا ہے۔

عام طور پر لگان کا بھانٹ اسطرح پر ہوتا ہے کہ کھاتہ پر لگان بشرح سرکل ریٹ لگایا جاتا ہے۔ اور جو لگان اس طرح پر حاصل ہوتا ہے اُسکی نسبت لگان موجودہ سے لگا کر شرح قسم وار زمین کی پھیلائی جاتی ہے۔

طریقہ بھانٹ لگان دراصل یہ نہایت درست ہے۔ لیکن جسطرح پر نالشات اضافہ لگان میں حاکم مجوزہ کو موقع دیکھکر کمی اور بیشی شرح کا اختیار ہے۔ اسیطرح پر حاکم بٹوارہ صاحبان کو بھی عمل کرنا چاہیئے۔ خاصکر اُس صورت میں جب اُن کی توجہ اسطرف مبذول کیجائے۔ ایسی صورتیں کم و بیش ہر اک مقدمہ بٹوارہ میں پیش آسکتی ہیں۔ قبل تحریر روبکار طرز تقسیم حصہ داران کا فرض ہے کہ وہ ایسی اُمور سے اپنے معاون قانون پیشہ صاحب کو مطلع کردیں اور حاکم بٹوارہ کی توجہ اسطرف دلائیں۔ بعدمیں یہ امر مشکل سے طے ہوسکتا ہے۔

دفعہ ۱۲۹ جب بٹوارہ مکمل نامنظور ہوجائے تو جائز ہے کہ بٹوارہ غیر مکمل منظور کیا جائے	جب مکمل بٹوارہ حسب دفعہ ۱۰۹ یا ۱۱۰ یا ۱۲۴ نامنظور کیا جائے تو کلکٹر کو اختیار ہے کہ وہ بلا کسی درخواست کے غیر مکمل بٹوارہ کردے۔ اگر بٹوارہ کی درخواست

کرنے والا ایسا چاہے۔

دفعہ ۱۳۰ بروقت بٹوارہ مالگذاری کی بھانٹ	تمام صورتوں میں چاہیے کہ بٹوارہ پنچوں

کیا ہو یا اور طرح پر کیا گیا ہو۔ کلکٹر محال کی مالگذاری کو اُن مختلف حصّوں پر جن میں کہ محال بانٹا گیا ہے۔ پھانٹ دیگا۔

نوٹ

یہ کام خود گورنمنٹ کا ہے۔ اِس میں مشکل سے کوئی غلطی کرسکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی غلطی ہو جائے تو بارہ برس تک ایسی غلطی درست ہوسکتی ہے۔

دفعہ ۱۳۱ — منظوری بٹوارہ

بٹوارہ اُسوقت تک ختم ہوگا جب تک کہ کلکٹر اُسکی منظوری کا حکم نہ دے جب بٹوارہ منظور ہو جائے تو کلکٹر اُسکا ایک اشتہار جاری کرے گا اور بٹوارہ کا اُس ماہ جولائی کی پہلی تاریخ سے عملدرآمد ہوگا جو ایسے اشتہار کی تاریخ سے ٹھیک پیچھے پڑے۔

نوٹ

بٹوارہ کی منظوری کے وقت جناب صاحب کلکٹر کے کیا کیا اختیارات ہیں اسکا ذکر دفعہ ۱۳۲ میں ہے۔ جب بٹوارہ منظور ہو جائے تو پھر اُس میں کوئی رد و بدل نہیں ہوسکتا۔ حتی کہ خود کلکٹر صاحب بھی بعد منظوری کے اگر صاحب موصوف کو کوئی غلطی یا بیضابطگی معلوم ہو تو ایسی صورت میں رپورٹ بحضور صاحبان بورڈ بھیجنی ہوگی۔

جب بٹوارہ منظور ہو جائے اور اگر منظوری جولائی کے بعد اور یکم اکتوبر سے پہلے ہو چکی ہے تو مختلف محالات یا پٹی کے مالکان کارروائی بیدخلی و اضافہ لگان کرسکتے ہیں۔ گو بٹوارہ کا عملدرآمد اُسکے بعد یکم جولائی سے ہوگا۔ گوپی ناتھ بنام عبد العزیز ٹیم فیصلہ صاحب کلکٹر کا فرض ہے کہ قبل منظوری بٹوارہ کے اُن تمام آراضیات پر لگان مقرر فرما دیں جن میں کسی حصہ دار کو بعد بٹوارہ حق ساقط الملکیت حاصل ہو گیا ہے۔ مناسب ہے کہ روبکار طرز تقسیم کے وقت برضامندی حصہ داران اُن سب آراضیات کی تصریح کر دیجائے جن میں بعد منظوری بٹوارہ اگر وہ دوسرے محال میں شامل کی جاویں ایسا حق حاصل

ہوگا - اگر کسی وجہ سے اُسوقت اسکی تصریح نہیں ہوئی ہے تو اُسوقت تصریح اور اُسپر لگان مقرر ہوجانا لازمی ہے -

بٹوارہ کے مقدمات کے دوران میں اکثر کئی سال ہوجاتے ہیں - اور جو خود کاشت کم بارہ سال کی ہوتی ہے وہ دوران بٹوارہ میں زائد بارہ سال ہوجاتی ہے اور جب اُن پر لگان مقرر نہیں ہوتا تو پھر تنازعہ شروع ہوجاتا ہے - صاحبان بورڈ کے اسبارہ میں مختلف نظائر ہیں - لیکن سب سے اچھا اصُول یہ ہے کہ کسی حصہ دار کو اسکے حصہ سے کم مالیت نہ ملے - اسلئے صاحبان بورڈ نے بمقدمہ نندن بنام مجید الہ آباد لا رپورٹر جلد اول صفحہ ۴۴ میں یہ طے فرمادیا ہے کہ اگر دوران بٹوارہ میں حق ساقط الملکیت کا دعویٰ نہیں کیا گیا ہے - اور بموجب سرکلر صاحبان بورڈ مال (۲۱ - ۲ / قاعدہ ۳۰) ایسا عذر نہیں کیا ہے تو بعدہ وہ ایسا عذر کرنے سے ممنوع ہے - اس نظیر میں منتخب مقدمہ نمبر ۶ سنہ ۱۹۱۳ء کی پیروی کی گئی اور نمبر ۹ سنہ ۱۰ء کی تصریح کی گئی - وقت تحریر روبکار طرز تقسیم اس بات کا لحاظ کیا جاتا ہے کہ ہر حصہ دار کو اُسکے حصہ کے مطابق مالیت مل جاوے - اسیوقت یہ امر نہایت آسانی سے طے ہوسکتا ہے - اور جب روبکار طرز تقسیم کے وقت یہ معاملہ طے ہوجائیگا تو پھر اُسکے بعد کوئی تنازعہ نہ ہوگا -

ضروری نوٹ

اب بٹوارہ ختم ہوچکا ہے - قرعہ بنکر طیار ہیں - عذرداریاں بھی حاکم بٹوارہ نے فیصل کردی ہیں - اور قرعہ اب ترمیم ہوکر بغرض منظوری اجلاس میں جناب صاحب کلکٹر بہادر کے ارسال کیئے جائیں گے - حصہ داران صاحبان اور اُنکے مشیران قانونی کا فرض ہے کہ جو کاغذات اسطرح پر مرتب ہوئے ہیں اُن کو معائنہ کریں اور دیکھیں کہ قرعہ جات جو مرتب ہوئے ہیں مطابق اُن احکام کے ہیں یا نہیں جو دوران بٹوارہ میں حاکم بٹوارہ نے یا بہ صیغہ اپیل عدالت اپیل نے صادر کیئے ہیں - اگر کسی امر کی بابت فریقین کے درمیان راضی نامہ

ہوگیا ہے تو اُسکا عملدرآمد قرعہ جات میں ہوگیا ہے۔ زیادہ تر ایسا ہوتا ہے کہ جب عذرداریاں یا اپیل فیصل ہوجاتے ہیں تو یہ کام صرف اہلمد اور امین کا ہے کہ قرعہ جات بموجب ان احکام کے مرتب کریں۔ اور وہ خواہ مخواہ غلطی بھی نہیں کرسکتے ہیں۔ مگر غلطیاں ہونا ممکن ہے۔ ہر انسان سے غلطی ہوتی ہے۔

ایک مقدمہ بٹوارہ میں فریقین نے برضامندی نمبران مزروعہ تقسیم کرلیئے۔ اور بذریعہ تحریر صلحنامہ درخواست عدالت میں پیش کردی۔ اور وہ عدالت سے منظور ہوگئی۔ مگر کسی وجہ سے چند نمبران ایک حصہ دار کے دوسرے حصہ دار کے قرعہ میں شامل کردیئے گئے۔ اور بجائے اسکے دوسرے نمبران اس قرعہ میں شامل کردیئے۔ پس سے اس غلطی کی گرفت نہیں کی۔ بٹوارہ منظور ہوگیا۔ اور بعد منظوری بٹوارہ اور عملدرآمد ہوجانے کے۔ ایک فریق نے جسکے مفید یہ تبدیلی تھی ان نمبران پر قبضہ کرنا چاہا۔ دوسرے فریق نے اسیوقت قرعہ جات کا معائنہ کیا۔ تو تمام حالات معلوم ہوئے عدالت مال نے صاف کہدیا کہ بٹوارہ کے کاغذات کے خلاف کسی عذر کی سماعت نہ ہوگی مقدمہ عدالت دیوانی میں دائر کیا گیا۔ بالآخر ہائی کورٹ سے تجویز ہوئی کہ دفعہ ۲۳۳ (ک) متعلق نہیں ہے۔ اگر فریقین میں صلحنامہ ہوگیا ہے تو وہ فریقین پر قابل پابندی ہے۔ اور مقدمہ واسطے فیصلہ اتور و انعانی کے واپس کیا۔

مہابیر سنگھ عرف بیرو سنگھ بنام دیبی چرن سنگھ وغیرہ الہٰآباد لاء رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۳۸۹

اب ملاحظہ فرمایئے کہ ذراسی عدم توجہی فریقین وکلاء فریقین اور اہلکاران بٹوارہ کی کسی ایک فریق کے کس درجہ حیرانی اور پریشانی کا باعث ہوسکتی ہے۔ ایسی غلطیاں اکثر اتفاقاً ہوتی ہیں۔ عمداً ایسا بہت کم ہوتا ہے۔ لیکن حصہ دار صاحبان اور مشیران

قانونی کو اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے اور اہلکاران بٹوارہ اور حاکمان کو اس میں فریقین بٹوارہ اور اُن کے مشیران قانونی کی امداد فرمانا چاہیئے۔

حاکمان بٹوارہ کا یہی فرض ہے کہ جسوقت قرعہ جات بغرض منظوری بھیجے جائیں اور تمام کاغذات مرتب ہو جائیں تو وہ اطمینان کریں کہ کاغذات صحیح صحیح مرتب ہوئے ہیں یا نہیں۔ اور اسیطرح جناب صاحب کلکٹر ضلع بھی۔

حصّہ سوم

اپیل بمقدمات بٹوارہ و دیگر احکام

دفعہ ۱۳۲ (۱) بٹوارہ اسوجہ سے روکا نہ جائیگا کہ دفعہ ۱۱۱ کے سوائے اپیل بمقدمات بٹوارہ اسسٹنٹ کلکٹر کے کسی اور حکم کی ناراضی سے اپیل دائر ہوا ہے (۲) جب روبکار طرز تقسیم کلکٹر کے حضور میں بغرض منظوری بھیجا جائے تو کلکٹر بعد گذرنے اُس میعاد کے جو روبکار طرز تقسیم کے ناراضی سے ہوں جو اُس نے پہلے صادر کئے ہوں اور اُن سب اپیلوں کے فیصل کرنے میں جو خود روبکار طرز تقسیم کی ناراضی سے ہوئی ہوں مصروف ہوگا۔ اور بعد اُسکے روبکار طرز تقسیم کو منظور کریگا یا ایسا حکم دیگا جیسا کہ وہ مناسب سمجھے۔

(۳) جب بٹوارہ کلکٹر کے حضور میں منظوری کے لیئے دفعہ ۱۳۱ کے مطابق بھیجا جائے۔ تو وہ اُن سب اپیلوں کے فیصل کرنے میں مصروف ہوگا جو اسسٹنٹ کلکٹر کے اُن حکموں کی ناراضی سے دائر ہوئے ہوں۔ جو روبکار طرز تقسیم کی منظوری

کے پیچھے دیئے گئے ہوں اور اُس کے بعد بٹوارہ کو منظور کرے گا یا ایسا حکم دیگا جو مناسب سمجھے۔

دفعہ ۱۳۲ احکام قابل اپیل

(۱) بپابندی احکام دفعہ ۲۱۱ نیچے لکھے ہوئے حکموں کی ناراضی سے جو کلکٹر نے دوران بٹوارہ میں دئے ہوں اور نہ کسی دوسرے ایسے حکم کی ناراضی سے اپیل دائر ہو سکیگا۔

(الف) ۔ احکام مطابق دفعہ ۱۲۹ جسکی رو سے بٹوارہ روکا جائے اور کارروائی مسترد کی جائے یا بٹوارہ نامنظور کیا جائے۔

(ب) احکام مطابق دفعہ ۱۱۴ جسکی رو سے روبکار طرز تقسیم لکھا جائے۔

(ج) احکام مطابق دفعہ ۱۳۲ ۔ دفعہ ضمنی (۲) جو روبکار طرز تقسیم کی متعلق ہوں

(د) احکام دفعہ ۱۳۲ ضمنی (۳) جو بٹوارہ کی منظوری یا نامنظوری سے متعلق ہوں۔

(۴) اپیل بناراضی اُس فیصلہ کلکٹر کے جسکی رو سے مطابق دفعہ ۱۳۱ بٹوارہ منظور کیا گیا بٹوارہ کی عملدرآمد کی تاریخ سے چھ مہینے کے اندر کمشنر قسمت کے اجلاس میں دائر کیا جا سکتا ہے۔

نوٹ

ان ہر دو دفعات میں بٹوارہ کے متعلق اپیل کے احکام درج ہیں۔ ان دفعات کے الفاظ صاف نہیں ہیں۔ پس مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تشریح صاف صاف کیجائے۔ تاکہ ان احکام کے سمجھنے میں دقت نہو۔ اسکے ساتھ دفعات ۲۱۰ لغایتہ ۲۱۵ ۔ ایکٹ ہذا قابل ملاحظہ ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

دفعہ ۲۱۰ عدالتیں جنمیں اپیل کیجا سکتی ہیں

(۱) بموجب اس ایکٹ کے جیسا کہ نیچے لکھا ہے اپیل کئے جائیں گے۔

(الف) اسسٹنٹ کلکٹر یا تحصیلدار کے حکموں کی ناراضی سے مہتمم ترتیب کاغذات کی عدالت میں۔ اسسٹنٹ مہتمم بندوبست کی عدالت میں۔

(ب) کلکٹر یا مہتمم ترتیب کاغذات یا مہتمم بندوبست کے حکموں کی ناراضی سے کمشنر کی عدالت میں۔

(ج) کمشنر کے حکموں کی ناراضی سے بورڈ کی عدالت میں۔

(۲) اس باب کی غرضوں کے واسطے لفظ حکم میں اعلان جمع مطابق دفعہ ۱۶۴ اور روبکار طرز تقسیم مطابق دفعہ ۱۴۷ کے داخل ہیں۔

(۳) اپیل اُس اعلان جمع کی ناراضی سے جو اسسٹنٹ مہتمم بندوبست نے کیا ہو کمشنر کی عدالت میں کیا جائیگا۔

دفعہ ۲۱۱ — پہلی اپیل

سوائے اسکے کہ کوئی حکم اس ایکٹ کے مطابق صاف طور پر قطعی قرار دیا گیا ہو اپیل ہر ابتدائی حکم کی ناراضی سے جو کسی ایسی کارروائی میں دیا گیا ہو جو مطابق احکام اس ایکٹ کے کی گئی ہو اُس عدالت میں کیا جائیگا جسکو مطابق دفعہ ۲۱۰ اُس کے سننے کا اختیار دیا گیا ہے۔

دفعہ ۲۱۲ — دوسری اپیل

دوسرا اپیل کمشنر یا بورڈ کی عدالت میں جیسی کہ صورت ہو کیا جا سکتا ہے۔

(الف) جب کمشنر کا حکم ایسا حکم ہو جو اپیل میں بناراضی اعلان جمع کے مطابق دفعہ ۱۶۴ دیا گیا ہو یا

(ب) جب اپیل میں حکم ابتدائی ترمیم کیا گیا یا منسوخ کیا گیا یا اُلٹ دیا گیا ہو۔

(ج) نیچے لکھی ہوئی وجہوں میں سے کسی ایک وجہ پر یعنی۔

(۱) تجویز کسی صراحت کئے ہوئے قانون یا ایسے دستور کے خلاف ہے جو قانون کا حکم رکھتا ہے۔

(۲) تجویز میں تصفیہ کسی ضروری امر تنقیح طلب متعلق قانون یا رواج کا جو حکم قانون کا رکھتا ہے نہیں ہوا۔

(۳) کوئی بھاری غلطی یا نقص ضابطہ میں جسکا اس ایکٹ میں حکم ہے واقع ہوئی ہے یا ہوا ہے جسکے سبب سے غلطی یا نقص مقدمہ کی تجویز روئداد میں پیدا ہوئی یا ہوا ہے۔

تشریح - حکم ابتدائی میں جو ترمیم صرف خرچہ کے معاملہ میں کیجائے وہ بمراد معنی فقرہ (ب) کے ترمیم نہیں ہے۔

سوائے اُن صورتوں کے جنکا ذکر اوپر ہوا ہے اور کسی صورت میں دوسری اپیل نہ ہوگی۔

دفعہ ۲۱۳ — تیسری اپیل تیسرا اپیل بورڈ کی عدالت میں نیچے لکھی ہوئی وجہ پر کیا جائیگا نہ کسی اور وجہ کی بنا پر یعنی تجویز کسی صراحت کئے ہوئے قانون یا ایسے رواج کے خلاف ہے جو قانون کا حکم رکھتا ہے۔

دفعہ ۲۱۴ — اپیل کی حد سماعت (۱) کوئی اپیل کلکٹر یا مہتمم ترتیب کاغذات یا مہتمم بندوبست کی عدالت میں بعد گذرنے تیس دن کے اُس حکم کی تاریخ سے جسکا اپیل ہو نہ کیا جائیگا۔

(۲) کوئی اپیل یا دوسرا اپیل کمشنر کی عدالت میں اس حکم کی تاریخ سے جسکا اپیل ہو ساٹھ دن کے گذرنے کے بعد نہ کیا جائیگا سوا اسکے کہ اس ایکٹ میں خاصکر دوسری طرح کا حکم ہو۔

(۳) کوئی اپیل یا دوسرا اپیل یا تیسرا اپیل بورڈ کی عدالت میں اُس حکم کی تاریخ سے جسکا اپیل ہو نوے دن کے گذرنے کے بعد دائر نہ کیا جائیگا۔

دفعہ ۲۱۵ — اپیل بنا راضی حکم منظوری اپیل اپیل کی منظوری کے حکم کی ناراضی سے کوئی اپیل اُن وجہوں

بنا پر جسکی صراحت دفعہ ۵ ایکٹ میعاد سماعت ہند ۱۸۷۷ء میں کی گئی ہے نہ کیا جائیگا۔ (اب یہ ایکٹ نمبر ۹ ۱۹۰۸ء ہے)

(۱) اپیل احکام دفعہ ۱۰۹

حاکم بٹوارہ کو حسب دفعہ ۱۰۹ بٹوارہ خارج کرنیکا اختیار نہیں ہے۔ اگر کسی وجہ سے حاکم بٹوارہ درخواست بٹوارہ کو خارج کرنا مناسب خیال کرے تو اُس کو رپورٹ معہ اپنے وجوہ کے کلکٹر ضلع کے اجلاس میں بھیجنا ہوگی۔ اور اگر صاحب کلکٹر بہادر حاکم بٹوارہ کی رائے سے اتفاق کریں تو وہ بٹوارہ کو خارج کر دینگے۔ یہ حکم صاحب کلکٹر ضلع کا ابتدائی حکم سمجھا جائیگا اور حسب دفعہ ۲۱۱ یہ اپیل اوّل بموجب شرائط دفعہ ۲۱۲ بعدالت صاحب کمشنر ہوگا۔ اپیل دوم بعدالت صاحبان بورڈ حسب شرائط مندرجہ دفعہ ۲۱۳ ہو سکیگا۔ ملاحظہ دفعہ ۲۱۳-(۱) ضمن (الف)

(۲) اپیل احکام دفعہ ۱۱۱- دفعہ ہذا اُس صورت سے متعلق ہے جب حق ملکیت کا جھگڑا ہو۔ حاکم بٹوارہ کو ایسی صورت میں یہ اختیار ہے کہ یا تو عذردار کو ہدایت کرے کہ وہ عدالت دیوانی سے ایسے جھگڑے کا فیصلہ کرائے (ضمن الف دفعہ ۱۱۱) یا خود مثل عدالت دیوانی کے ایسے جھگڑے کو فیصل کرے۔ (ضمن (ب) دفعہ ۱۱۱)

جب حاکم بٹوارہ حسب ضمن (ب) دفعہ ۱۱۱ عمل کرے۔ تو اُسکا اپیل اوّل حسب دفعہ ۲۱۲ بشرطیکہ مالیت اُس جائداد کی جسکی بابت جھگڑا ہے۔ پانچہزار سے کم ہے بعدالت صاحب جج ضلع ہوگا۔ اور اگر پانچہزار سے زائد ہے۔ تو اپیل اوّل بعدالت العالیہ ہائی کورٹ یا جوڈیشل کمشنر (اودھ) کے ہوگا۔ صاحب جج کے فیصلہ کا اپیل دوم بعدالت العالیہ ہائیکورٹ یا جوڈیشل کمشنر کے ہوگا۔ کورٹ فیس ہر دو عدالت میں مالیت جائداد نزاعی پر ادا کیا جائیگا۔ میعاد اپیل صاحب جج ضلع ۳۰ یوم ہے ہائی کورٹ یا جوڈیشل کمشنر ۹۰ یوم۔

لیکن اب یہ سوال ہے کہ اگر حاکم بٹوارہ کوئی حکم حسب دفعہ ۱۱۱ ضمن (الف) یا (ب) صادر کرے تو اسکا یہ حکم قابل اپیل ہے یا نہیں - اور اگر ایسے حکم کا اپیل ہوگا تو کس عدالت میں - اسبارہ میں قانون کے الفاظ صاف نہیں ہیں - صاحبان بورڈ نے بمقدمہ شیوبرن پانڈے بنام رام سکھ پانڈے (منتخب فیصلہ نمبر ۷ ۱۹۱۱ء) یہ تجویز فرمایا ہے کہ "احکام فقرہ (۴) دفعہ ۱۳۲ - ایکٹ مالگذاری آراضی اُن اپیلوں سے متعلق نہیں ہے جو فقرہ جات (الف) اور (ب) دفعہ ۱۱۱ کے احکام کی ناراضی سے ہوں - بلکہ صرف اُن احکام سے متعلق ہیں جو بعد تصفیہ حسب دفعہ ۱۱۳ بالنسبت اِس امر کے صادر ہوئے ہوں کہ بٹوارہ کیا جائیگا۔

بظاہر اِن الفاظ سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ احکام حسب ضمن (الف) اور (ب) دفعہ ۱۱۱ - قابل اپیل نہیں ہیں - مگر اسی تجویز کو بغور دیکھنے سے یہ مطلب صاف صاف نکلتا ہے کہ یہ احکام ضرور قابل اپیل ہیں - اِس مقدمہ میں عدالت اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اوّل حاکم بٹوارہ نے یہ حکم صادر فرمایا کہ عذرداران اندر ۳ ماہ کے حقوق ملکیت کے جھگڑے کا فیصلہ عدالت دیوانی سے کرالے - بر طبق اپیل صاحب کلکٹر نے اِس حکم کو منسوخ کردیا اور یہ فیصلہ کیا کہ بٹوارہ کیا جاوے - جناب صاحب کمشنر نے یہ تجویز کیا کہ یہ حکم قابل اپیل نہیں تھا - اور صاحبان بورڈ سے اس سفارش سے استصواب کیا کہ حکم صاحب کلکٹر بیرون اختیار تھا اور وہ حکم منسوخ کردیا جاوے - صاحبان بورڈ نے دفعہ ۱۳۲ کے الفاظ پر بحث کرتے ہوئے حسب ذیل تجویز فرمایا -

"ہر وقت تعبیر کرنے کسی ایکٹ کے احکام کے عدالت کا فرض ہے کہ تعبیر اِس طریقہ پر کرے جو ایکٹ مذکور کے دیگر احکام کے موافق اور مناسب ہو"

"یہ مناسب نہیں ہے کہ دفعہ ۱۳۲ کے فقرہ (۴) کی تعبیر اسطرح کیجائے کہ جس سے صاحب کلکٹر کے یہاں دفعہ ۱۱۱ کے حکم کی اپیل کرنیکا حق باطل ہو جائے" آخر میں صاحبان

بورڈ نے یہ تجویز فرمایا کہ حکم صاحب کلکٹر بیرون اختیار نہیں تھا۔

پس اس نظر سے مولف کی رائے میں یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ احکام ضمن (الف) و (ب) دفعہ ۱۱۱ کا اپیل بحضور جناب صاحب کلکٹر بہادر ضرور ہو سکتا ہے۔ مگر دفعہ ۱۳۲ فقرہ (۲) اس سے متعلق نہیں ہے۔ بلکہ دفعہ ۲۱۰ ایکٹ ہذا ایسی صورت سے متعلق ہے۔

نمبر ۳۔ اپیل متعلق روبکار طرز تقسیم

(الف) اگر کلکٹر صاحب خود روبکار طرز تقسیم تحریر کریں (دفعہ ۱۱۴)۔ تو اُسکا اپیل بموجب دفعہ ۱۳۲-(۱) (ب) بعدالت صاحب کمشنر ہوگا۔

(ب) اگر بٹوارہ اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول (حاکم بٹوارہ) کے سپرد ہو اور وہ روبکار طرز تقسیم تحریر کریں تو اُن تمام احکام کی اپیل جو حاکم بٹوارہ نے قبل تحریر روبکار طرز تقسیم یا بعد تحریر روبکار طرز تقسیم قبل اسکے کہ روبکار طرز تقسیم منظوری کے لیے صاحب کلکٹر کے یہاں بھیجا جاوے صادر کیے ہوں۔ بعدالت صاحب کلکٹر حسب دفعہ ۲۱۰ دائر ہونگے۔ اور قبل اسکے کہ صاحب کلکٹر روبکار طرز تقسیم منظور کریں وہ ان تمام اپیلوں کو فیصل کرینگے۔ اور اُس کے بعد وہ روبکار طرز تقسیم کو منظور کریں یا وہ حکم دیں جسکو وہ مناسب خیال کریں۔ علاوہ درمیانی احکام کے کوئی فریق بٹوارہ اُس حکم کا بھی اپیل کر سکتا ہے جسکے ذریعہ سے حاکم بٹوارہ نے روبکار طرز تقسیم صاحب کلکٹر کے اجلاس میں منظوری کے لئے بھیجا ہے۔

اب کلکٹر صاحب کے اس نوبت پر دو قسم کے احکام ہیں۔ اول وہ احکام جو صاحب کلکٹر نے اُن اپیلوں پر صادر فرمائے جو صاحب ممدوح نے قبل منظوری روبکار طرز تقسیم سماعت کئے۔ دوم وہ حکم جسکے ذریعہ سے روبکار طرز تقسیم منظور کیا گیا۔ یا کوئی ایسا حکم صادر کیا جو کلکٹر صاحب نے بہ نظر حالات مقدمہ مناسب سمجھا۔ یہ ہر دو

احکام قابل اپیل نہیں اور ان احکام کا اپیل صاحب کمشنر کے عدالت میں بپابندی احکام دفعہ ۲۱۲ کے ہوگا۔ یہ اپیل دوم ہے۔ اور اپیل سوم بعدالت صاحبان بورڈ بپابندی احکام دفعہ ۲۱۳ ہوگا۔ صاحبان بورڈ نے سابق میں یہ تجویز فرمایا تھا کہ صاحب کلکٹر کے اُن احکام کا جو بر طبق اپیل صادر ہوں اپیل دوم نہیں ہوسکتا۔ (درگ پال سنگھ بنام جنگ بہادر منتخب فیصلہ بورڈ نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۵ء) اسکی پیروی نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۲ء میں کی گئی۔ لیکن بمقدمہ امراؤ سنگھ بنام پربھتی منتخب فیصلہ بورڈ نمبر ۳ سنہ ۱۹۲۰ء صاحبان بورڈ نے سابق فیصلہ جات کو منسوخ کر دیا اور یہ تجویز کر دیا کہ یہ سب احکام قابل ہیں اور اسکے بعد جسقدر فیصلہ صادر ہوئے ہیں اسی آخری فیصلہ کی پیروی کیگئی ہے۔

۴ - اپیل منظوری بٹوارہ۔

اسی طرح بٹوارہ جب بغرض منظوری حسب دفعہ ۲۳۲ ضمن (۲) صاحب کلکٹر کے سامنے پیش ہو۔ تو اول صاحب موصوف اُن تمام اپیلوں کو فیصل کرینگے۔ جو حاکم بٹوارہ کے اُن احکام کے خلاف دائر ہوئے ہیں۔ جو حاکم موصوف نے بعد منظوری روبکار طرز تقسیم صادر کئے ہیں اور اسکے بعد بٹوارہ کو منظور کرینگے یا جو مناسب حکم ہو صادر کرینگے۔ اور ان احکام کا بھی اسیطرح اپیل دوم بعدالت کمشنر اور اپیل سوم بعدالت صاحبان بورڈ ہوگا۔ اور ان اپیلوں میں بھی پابندی احکام دفعات ۲۱۲ و ۲۱۳ کی لازم ہوگی۔

صاحب کلکٹر کے اجلاس میں بٹوارہ کے مقدمات ۲ مرتبہ پیش ہوتے ہیں اوّل اُسوقت جب روبکار طرز تقسیم منظوری کے واسطے حسب دفعہ ۱۴۸ بھیجا جائے اور دوسری مرتبہ اُسوقت جبکہ قرعہ جات طیار ہوجائیں اور بٹوارہ بغرض آخر منظوری بھیجا جائے۔ جب صاحب کلکٹر روبکار طرز تقسیم منظور کرلیں تو پھر اُس میں کچھ ردوبدل نہیں ہوسکتا ہے۔ یہانتک کہ خود صاحب کلکٹر بھی اُس میں دست اندازی

نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر جملہ فریقین مقدمہ ملکر کچھ رد و بدل کرنا چاہیں تو ایسی تبدیلی ہو سکتی ہے لیکن اگر کلکٹر صاحب کو خود یا حاکم بٹوارہ کی رپورٹ پر یہ معلوم ہو کہ روبکار طرز تقسیم کی کوئی شرط ایسی تحریر ہو گئی ہے۔ یا کوئی ایسی غلطیاں ہو گئی ہیں جو کسی خاص حصہ دار یا جماعت حصہ داران کے حق میں نہایت مُضر ہے تو صاحب موصوف ایسی معاملہ کی رپورٹ مع اپنی وجوہات کے حسب دفعہ ۱۲۸ آ خدمت میں صاحبان بورڈ کے ارسال کرینگے اور یہ استدعا ہوگی کہ روبکار طرز تقسیم منسوخ کردیا جائے۔ لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے۔

اپیل اوّل جو منظوری بٹوارہ کے خلاف دائر کیا جائے اُس میں کسی فریق کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اُس میں پھر وہی سوالات دوبارہ اُٹھائے جائیں جو بذریعہ عذرداری حاکم بٹوارہ کے یہاں پیش ہو کر فیصل ہو سکتے تھے اور جو بصیغہ اپیل صاحب کلکٹر درست کر سکتے تھے اور جبکہ ایسے احکام صاحب کلکٹر کا بھی اپیل دوم ہو سکتا ہے۔ (منتخب فیصلہ نمبر ۱۲ سنہ ۱۹۲۰ء کی پیروی کی گئی۔

حکیم محمد حامد علی خاں بنام حکیم محمد محبوب علی خاں الہ آباد لا رپورٹر جلد سوم صفحہ ۱۰۴ و ۱۱۴ دہرمال بنام بابولال الہ آباد لا رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۱۵۵-۱۵۶

اختیارات صاحب کلکٹر حسب دفعہ ۱۳۲۔

اس دفعہ کے بموجب جناب صاحب کلکٹر کو نہایت وسیع اختیارات دیئے گئے ہیں۔ جناب کلکٹر بلا کسی اپیل یا درخواست کے اگر اُن کی رائے میں روبکار طرز تقسیم غلط ہے۔ یا قابل ترمیم ہے تو وہ اُس روبکار کو نامنظور کر سکتے ہیں۔ اور مع اپنے ہدایتوں کے عدالت حاکم بٹوارہ کو واپس کر سکتے ہیں۔ دفعہ ۱۳۲ فقرہ (۲) جو متعلق منظوری روبکار طرز تقسیم کے ہے اُس میں "الفاظ یا ایسا حکم دیگا جیسا کہ وہ مناسب سمجھے" کے معنی نہایت وسیع ہیں۔ لیکن اس میں بھی شبہ نہیں ہے کہ ان اختیارات کے بموجب بہت کم عمل

ہوتا ہے۔ بلکہ قطعی نہیں ہوتا۔ صاحب کلکٹر کو اسقدر فرصت کہاں ہے کہ وہ روبکار طرز تقسیم کو بلا کسی اپیل یا درخواست کے ملاحظہ فرماویں۔ حصہ داران اپنی غفلت سے اسطرف توجہ نہیں کرتے۔ لیکن یہ اختیارات صاحب کلکٹر بہادر قبل منظوری روبکار طرز تقسیم عمل میں لا سکتے ہیں۔ اور ادن تمام کارروائیوں کو جو روبکار طرز تقسیم سے پہلے ہو چکی ہیں منسوخ یا ترمیم کر سکتے ہیں۔ بعد منظوری روبکار طرز تقسیم اُس سے پہلے کی کارروائیوں کی نسبت صاحب کمشنر بہادر کے یہاں اپیل ہو سکتا ہے۔

اسیطرح سے جب بعد منظوری روبکار طرز تقسیم قرعہ جات بنجا دیا اور وہ منظوری کے لیئے عدالت صاحب کلکٹر میں بہیجا جاوے اوسوقت پہر وہی اختیارات صاحب ممدوح کو حاصل ہیں۔ کیونکہ دفعہ ۱۳۳ کے فقرہ (۳) کے آخر میں بھی وہی الفاظ ہیں جو فقرہ (۲) کے آخر میں ہیں اور جو کارروائیاں بعد منظوری روبکار طرز تقسیم اور قبل منظوری بٹوارہ کے ہوئی ہیں اُن کی نسبت ویسا ہی اختیار صاحب کلکٹر کو حاصل ہے۔

بٹوارہ کی کارروائی کا اثر

(۱) بٹوارہ کی کارروائی کا اثر صرف اُن اشخاص پر ہوتا ہے جو مقدمہ میں بٹوارہ میں فریق ہوں۔ جو اشخاص مقدمہ میں فریق ہیں وہ بٹوارہ کے خلاف کوئی استحقاق نہیں پیش کر سکتے۔ زیب النساء بنام حسرت النساء یو۔ پی۔ لا رپورٹر جلد اول صفحہ آ (اودہ) جوڈیشنل کمشنر

(۲) کاشتکاران کے حقوق پر بٹوارہ کے اندراج کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ سکھدیو بنام رام سوبھدرہ سنگھ۔ یو۔پی۔ لا رپورٹر جلد اول صفحہ ۲۷ بورڈ

(۳) اگر بٹوارہ میں خود کاشت ایک حصہ دار کی دوسرے حصہ دار کے قرعہ میں لگا دیجائے تو حق کاشت یکم جولائی آئندہ سے شروع ہوگا جو بعد بٹوارہ کے آوے۔

دوارکا پرشاد بنام شری کانت پانڈے - یو-پی لاء رپورٹر جلد اول صفحہ ۳ (بورڈ)

(۴) جو امور بٹوارہ میں مابین فریقین بٹوارہ کے فیصل ہو جائیں وہ امر تجویز شدہ (Res judicata) کا اثر رکھتے ہیں - خواہ بٹوارہ پورا نہو - یعنی بعد فیصلہ امور کے کسی وجہ سے خارج ہو جائے - مسماۃ مبارک فاطمہ بنام محمد قلی خان یو-پی - لاء رپورٹر جلد اول صفحہ ۳۹ (بورڈ)

(۵) نابالغ کے تقرر ولی کا باب قانون مالگذاری ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء سے متعلق نہیں ہے - پس اگر نابالغ مقدمہ بٹوارہ میں فریق ہو اور تقرر ولی کی کارروائی نہ ہوئی ہو اور ولی سرٹیفکیٹ یافتہ کی طرف سے کوئی عذرداری نہیں ہوئی - تجویز ہوا کہ نابالغ کارروائی بٹوارہ کا پابند ہے -

بٹیشر بنام اجودھیا - یو-پی - لاء رپورٹر جلد اول صفحہ ۹ (اودھ)

دفعہ ۱۳۴ — بٹوارہ ایسے دو یا زیادہ محالات کا جو ایک ہی مالکوں کی ملکیت ہوں

جب ایک ہی مالکان کے دو یا زیادہ محالات کی نسبت بٹوارہ کی درخواستیں گذریں تو کلکٹر کو اختیار ہے کہ بٹوارہ کی کارروائی اسطور پر شروع کرے کہ گویا وہ محالات ایک ہی محال ہیں -

ایسا بٹوارہ موافق احکام اس باب کے جہانتک کہ وہ متعلق ہوں کیا جائیگا اور اگر ممکن ہو تو اس طور پر کیا جائے گا کہ بٹوارہ کی درخواست کرنے والے کے لیئے موجودہ محالات میں سے ایک یا زیادہ محال معین کر دئے جائیں گے -

دفعہ ۱۳۵ — پیچیدہ محالات کی تقسیم

جب کسی محال میں دو یا زیادہ موضع یا موضعوں کے حصے شامل ہوں تو لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ یہ ہدایت کرے کہ وہ محال اتنے محالوں میں بانٹا جائے جتنے انتظام کی آسانی کے لیئے ضروری ہوں

[illegible]

ایسی ہدایت کے پہونچنے پر کلکٹر ایسے عذروں پر غور کرنے کے بعد جو مالکان پیش کریں۔ کل محال کی مالگذاری کو اُن مختلف محالات پر جن میں وہ بانٹا گیا ہے اُن قاعدوں کے بموجب جو دفعہ ۲۳۴ کے موافق بنائے جائیں۔ بھانٹ دیگا۔ اور اُسی کے مطابق سالانہ رجسٹروں کو صحیح کریگا۔ جو محالات اسطرح بنیں گے وہ علیحدہ ذمہ دار اُس مالگذاری کے ہونگے جو اُن پر بھانٹ دیگئی ہے۔

دفعہ ۱۳۶
مالگذاری کی تقسیم میں فریب یا غلطی کا ہونا

جب پچھلی دفعہ کے مطابق تقسیم کرنے کے وقت یا بٹوارہ مکمل کرنے کے وقت بباعث فریب یا غلطی کی مالگذاری کی بھانٹ میں غلطی ہوئی ہو تو بورڈ کو جائز ہے کہ اُس حکم کی تاریخ سے جو دفعہ ۱۲۵ کے مطابق دیا گیا ہو یا کلکٹر کے بٹوارہ منظور کرنے کی تاریخ سے بارہ برس کے اندر صل محال کی مالگذاری کے اُن مختلف محالات پر جنہیں وہ بانٹا گیا ہے اسطور پر بھانٹ کرنیکا حکم دے کہ اگر غلطی یا فریب نہ ہو تو بٹوارہ کے وقت اُسی طور بھانٹ کیجاتی

دفعہ ۱۳۷
جن مالکان کے محالات کی مالگذاری کم تشخیص کی گئی ہو اُن سے اُن مالکان کو رقم زائد واپس دلائی جائیگی جنکے محالات پر زیادہ تشخیص کی گئی ہو

جائز ہے کہ کسی صورت میں جس کا ذکر دفعہ ۱۳۶ میں ہوا ہے بورڈ یہ ہدایت کرے کہ جس مالک کے محال پر مالگذاری کا کم تشخیص کیا جانا ثابت ہو تو اُس سے ہر ایسے سال کی بابت جس میں کہ وہ اپنے محال جداگانہ پر قابض رہا ہے مگر جن سالوں کی تعداد تین سے زیادہ نہ ہو نہ ہوگی اُسی محال کے مالک مندرجہ کاغذات جسپر مالگذاری زائد تشخیص کیگئی ہو اُسقدر روپیہ دلایا جائے جو اُس سالانہ تعداد کی برابر ہو جسکا اُس مالک پر جسکا ذکر پیچھے ہوا ہے۔ زیادہ تشخیص کیا جانا ثابت ہو۔ اور اگر وہ ادا کرنے میں قاصر رہے تو یہ روپیہ مثل بقایا مالگذاری وصول کیا جائیگا۔ اور وہ اُس مالک کو ادا کر دیا جائیگا جسکو وہ واجب ہے۔ جو حکم اِس دفعہ کے

مطابق دیا جائیگا وہ کسی عدالت دیوانی یا مال میں قابل اعتراض و حجت نہوگا۔

دفعہ ۱۳۸

محالات تعلقہ داری و ملکیت ادنیٰ کا بٹوارہ

(۱) بٹوارہ تعلقہ داری و ملکیت ادنیٰ کے محالوں کا اور اُن محالوں کا جن پر قبضہ ٹھیکہ داران کا ہو جنکا لگان مہتمم بندوبست یا دوسرے حاکم نے جسکو اختیار ہو مقرر کیا ہو۔ مطابق احکام اس باب کے جہانتک کہ وہ متعلق ہوں۔ کیا جائیگا۔

(۲) تعلقہ داری محالوں کے بٹوارہ کرنے میں سب محال (پورے پورے) چاہے وہ حقیت ملکیت ادنیٰ ہوں خواہ وہ ایسے ٹھیکہ داروں کے قبضہ میں ہوں جنکا لگان مہتمم بندوبست یا دوسرے حاکم نے جسکو اختیار ہو مقرر کیا ہو۔ نئے تعلقوں میں سے جو بٹوارہ سے بنائے جائینگے۔ کسی ایک تعلقہ میں اگر ممکن ہوسکے شامل کردئے جائینگے۔

(۳) اگر اسطور پر (پورا) شامل نہ کیا جاسکے تو تقسیم جہانتک ہوسکے اسطرح کی جائیگی کہ اُس محال کی موجودہ ٹکڑے (تھوک یا پٹی وغیرہ) قائم رہیں اور ہر حصہ جو اس طرح تقسیم سے بنایا جائے جُدا محال سمجھا جائیگا اور حصہ داران کی مشترک ذمہ داری اُس حصہ کی حد کے اندر رہیگی۔

(۴) لگان ہر ایسے حصہ کا جو اسطرح تقسیم سے بنایا گیا ہو کلکٹر مقرر کریگا اور اُن سب عذروں کو فیصل کریگا جو بابت لگان کی نسبت ہوں۔

(۵) کوئی بٹوارہ محال تعلقہ داری کا اس دفعہ کے مطابق نہ کیا جائیگا بغیر اسکے کہ لوکل گورنمنٹ کی منظوری پہلے سے حاصل کرلیجائے۔

نوٹ: یہ دفعہ محالات تعلقہ داری اور ملکیت ادنیٰ کے بٹوارہ سے متعلق ہے۔ ایسی محالات اور ملکیت زیادہ تر صوبہ اودھ میں ہیں محالات تعلقہ داری کا بٹوارہ بلا منظوری لوکل گورنمنٹ کے نہیں ہوسکتا ہے۔

اگر کوئی شخص (Under proprietor) انڈر پروپرائٹری محال میں خاص نمبران کا مالک ہوگا۔ تو وہ حسب معنی دفعہ ہذا حصہ دار محال کا نہیں ہے۔ اور وہ درخواست بٹوارہ حسب دفعہ ہذا پیش نہیں کرسکتا ہے۔

بشیسر پاٹھک بنام رام پرشاد پاٹھک منتخب فیصلہ بورڈ نمبر ۲ ۱۹۱۵ء۔

دفعہ ۱۳۹

شمول اُن محالات کا جو ایک ہی موضع کے حصے ہوں

اگر ایک موضع کے اندر دو یا زیادہ مالگذاری ادا کرنے والے محال ہوں تو مالک کو اختیار ہے کہ کلکٹر کو درخواست اس بات کی دے کہ ایسے محالات ملا کر ایک محال اکیلا بنا دیا جائے اور کلکٹر کو اختیار ہے کہ اگر اُس کی رائے میں مناسب ہو تو ایسی درخواست کو منظور کرے اور اُس صورت میں کلکٹر سالانہ رجسٹروں کو اُس کے مطابق صحیح کریگا۔

نوٹ

اگر کوئی شخص کسی موضع میں دو یا زیادہ محال کا مالک ہو تو وہ بموجب دفعہ ہذا اپنے کل محالات کے ایک سالم محال بنوا سکتا ہے۔ ظاہرا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُن محالات کا جو ایک محال میں شامل ہوں ایک ہی مالک ہونا چاہیئے مگر بمقدمہ اقبال حسین بنام اعجاز حسین۔ اودھ لا جرنل جلد ۳ صفحہ ۳۷۶ یہ تجویز ہوا ہے کہ اگر مختلف مالکان دو یا زیادہ محالات کے برضامندی اپنے محالات کو شامل کرکے ایک محال بنانا چاہیں تو دفعہ ہذا مانع نہیں ہے یعنی یہ ضروری نہیں ہے کہ تمام محالات کا ایک شخص مالک ہو۔

دفعہ ۱۴۰

محالات معافی مالگذاری کا بٹوارہ اور شمول

اس باب کے احکام جہانتک کہ وہ متعلق ہو سکتے ہیں کلکٹر کی سمجھ کے مطابق محالات معافی مالگذاری کے بٹوارہ یا شمول سے متعلق کئے جا سکتے ہیں۔

سرکلر نمبر ۲۱ مد ۲ ضمیمہ

قواعد کارروائی بٹوارہ زیر ایکٹ مالگذاری ممالک متحدہ سنہ ۱۹۰۱ء منظور شدہ از روئے حکم گورنمنٹ نمبری ۸۰/۲۲ ـــ ۱/۴۲۴۲ ومورخہ ۳۰ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء ترمیم شدہ از روئے حکم گورنمنٹ نمبری ۲۸۰۲/۸۷۹ ـــ ۱ سنہ ۱۹۰۶ء مورخہ ۳۱ اگست سنہ ۱۹۰۶ء معہ جملہ ترمیمات

الف ضابط

۱۔ مضمون درخواست بٹوارہ | (۱) ہر درخواست بٹوارہ میں حسب ذیل مراتب علاوہ جملہ دیگر ضروری حالات کے درج ہونگے۔

(الف) نوعیت حق جسکی رو سے محال پر قبضہ ہے۔

(ب) مقدار حصہ سائل واقع محال۔

(ج) مالگذاری (یا لگان) جو نسبت محال مذکور کے واجب الادا ہو۔

(د) مالگذاری (یا لگان) جو نسبت حصہ سائل کے واجب الادا ہو۔

(ہ) رقبہ محال اور

(و) تقریبی رقبہ جو سائل کو بٹوارہ ہونے پر دیا جائیگا

(۲) ہر درخواست بٹوارہ زیر دفعہ ۱۳۸ میں جو منجانب مالک ادنے یا ٹھیکہ دار جس کا لگان صاحب مہتمم بندوبست یا دیگر حاکم مجاز نے مقرر کیا ہو۔ دیجائے نام و ولدیت و سکونت مالک درج ہوگی۔

نوٹ۔ کسی درخواست میں نوعیت قبضہ صحیح صحیح درج نہیں ہوتے اور نہ خواستگاران بٹوارہ اس امر کو صحیح تبلاتے ہیں۔ اصحاب قانون پیشہ کو دریافت کرلینا چاہیئے کہ محال بھیاچارہ یا نمبرداری یا مشترکہ غیر منقسم۔

۲- ہر درخواست بٹوارہ پر سائل کے دستخط ہونگے اور اسکی تصدیق مثل عرضی دعویٰ کے کیجائے گی۔

۳- واپسی اور نامنظوری درخواست ہائے

۳- احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی متعلق واپسی اور نامنظوری عرضی دعویٰ جب تک ہوسکے واپسی اور نامنظوری درخواست ہائے بٹوارہ کے متعلق ہونگے۔

مالکان کے رجسٹر میں جو تبدیل و بدل ہو وہ درج ہوگی

جو تبدیلیاں مالکان کے رجسٹر میں بذریعہ انتقال یا وراثت دوران مقدمہ بٹوارہ میں ہوں وہ مثل یا نقل کھیوٹ میں جو ہمراہ درخواست کے داخل کی گئی ہو درج ہونگی۔

اور عموماً احکام آرڈر نمبر ۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کل درخواست ہائے بٹوارہ سے متعلق ہونگے۔

نوٹ - آرڈر نمبر ۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی فریقین مقدمہ کی - وفات - شادی یا دیوالیہ ہونے سے متعلق ہے۔

۴- (الف) (۱) **ضابطہ جبکہ قطعہ زیر بندوبست ہو** جسوقت یہ معلوم ہوجائے کہ کوئی قطعہ زیر بندوبست رکھا گیا ہے تو کلکٹر عدالت ہائے ماتحت کو یہ ہدایت کریگا کہ تمام امثلہ مقدمات بٹوارہ جو قطعہ مذکور کے متعلق زیر تجویز ہوں۔ صاحب ممدوح کے پاس بھیجدی جائیں - اگر صاحب کلکٹر کو یہ معلوم ہو کہ وہ بٹوارہ کو یکم جولائی سال بندوبست کے یعنی اُس سال میں جسکے کاغذات مہتمم بندوبست تصدیق کریگا منظور نہیں کرسکینگے تو وہ عدالت ہائے ماتحت کو یہ ہدایت کرینگے کہ وہ تمام کارروائی (مقدمات بٹوارہ) بند کردینگے جبتک مہتمم بندوبست یہ اطلاع نہ دیں کہ بٹواریان متعلقہ بندوبست کے دفتر کے کام سے فارغ ہوگئے ہیں۔

(۲) مگر جس بٹوارہ کے مقدمہ میں پٹواری کی عدالت میں حاضری کی ضرورت نہیں ہے

اُسوقت پر جبکہ پیمائش یا بندوبست کا کام شروع ہو گیا ہے تو کارروائی بٹوارہ اختتام کو پہونچائی جاسکتی ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ یکم جولائی سال بندوبست کے اندر ایسے بٹوارہ کے منظور ہونے کی اُمید قوی ہو۔

(۳) اگر کوئی مقدمہ بٹوارہ جسمیں کارروائی حسب فقرہ (۲) ہو رہی ہے اور بٹوارہ تاریخ مذکور بالا کے اندر منظور ہو گیا ہے۔ تو اُس کی اطلاع مہتمم بندوبست کو دیجائیگی تاکہ وہ کاغذات کے ترمیم و نظرثانی میں بٹوارہ کی کارروائی کو مدنظر رکھیں۔

(۴) جب کوئی درخواست بٹوارہ کسی عدالت میں اسوقت پیش کیجائے جبکہ بموجب فقرہ (۱) عدالت کے تمام مقدمات بٹوارہ صاحب کلکٹر کے اجلاس میں بھیجدئے گئے ہوں تو عدالت سائل کو یہ مشورہ دیگی کہ تا اختتام کارروائی بندوبست وہ اپنی درخواست کا پیش کرنا ملتوی کرے کیونکہ کارروائی مقدمہ اُسوقت تک ملتوی رہیگی۔ اگر سائل درخواست بٹوارہ پیش کرنے پر اصرار کرے تو وہ مقدمہ بھی مثل انھیں ملتوی شدہ مقدمات کی طرح سمجھا جائیگا جسطرح پر بموجب ہدایت صاحب کلکٹر کارروائی حسب فقرہ (۱) ملتوی کی گئی۔

(۱) اگر کوئی سائل بٹوارہ اس بنیاد پر کہ اُسکا مقدمہ حسب فقرہ (۱) یا فقرہ (۴) ملتوی ہو گیا ہے یا ملتوی ہونے کی اُمید قوی ہے اپنے مقدمہ کو واپس لے اور یہ اجازت حاصل کرے کہ وہ نئی درخواست کسی آئندہ تاریخ پر پیش کریگا تو عدالت اُس کو تمام فیس جو جمع ہوئی ہے اور خرچ نہیں ہوئی ہے واپس کردیگی۔

(۶) جب اُن مقدمات بٹوارہ میں جنکی کارروائی بموجب فقرہ (۱) یا (۴) ملتوی کی گئی تھی پھر کارروائی شروع کیجائے تو عدالت اس بات کا اطمینان کرے گی کہ تمام ضروری اشخاص بموجب ترمیم شدہ کھیوٹ (بندوبست فریق بنا لیئے گئے ہیں اور کارروائی بٹوارہ بموجب ترمیم شدہ کاغذات حقوق کے عمل میں لائی جائے گی اور اگر مالگذاری میں ترمیم ہوتا ہے تو ترمیم شدہ مالگذاری کا بھی لحاظ رکھا جائیگا۔

(۷) اگر اتفاق سے کارروائی بٹوارہ بموجب فقرہ (۱) یا (۲) ملتوی نہ کی گئی ہو اور بٹوارہ پورا بنے غیر ترمیم شدہ کاغذات اور مالگذاری کی بنا پر تکمیل ہو کر بغرض منظوری صاحب کلکٹر کے اجلاس میں آوے تو صاحب کلکٹر اُس بٹوارہ کو منظور نہیں کرینگے تاوقتیکہ وہ اُن تمام ردو بدل کے نتیجہ پر غور فکر یں جو بوجہ تبدیلی حقوق کاشتکاران۔ یا کاشت مالکان۔ یا۔ ترمیم مالگذاری اور اسکی پھانٹ (اگر کوئی ہو) یا۔ اضافہ اور تخفیف لگان (اگر کوئی ہوا جسکی بابت مہتمم بندوبست نے حکم دیا ہو۔ یا مہتمم بندوبست نے ترمیم شدہ مالگذاری کو جدید محال یا پٹی پر پھانٹ دیا ہو وغیرہ وغیرہ ہوئے ہوں۔ ایسی صورت میں مہتمم بندوبست سے بھی صاحب کلکٹر ایک نقشہ طلب کرینگے جسمیں ترمیم شدہ نمبرات بابت قطعات متعلقہ درج ہونگے اور اُن کا اندراج قرعہ جات بٹوارہ اور خسرہ اور کھتونی بٹوارہ میں کرادیگا۔ اگر ضرورت ہو تو صاحب کلکٹر بٹوارہ کی مثل عدالت ماتحت کو واسطے اندراج ان تمام ترمیمات کے واپس کر دینگے۔ قبل اس سے کہ وہ بٹوارہ کو منظور کریں

اگر تبدیلیاں بہت زیادہ اور پیچیدہ ہوں تو صاحب کلکٹر یہ حکم دے سکتے ہیں۔ کہ کاغذات بٹوارہ کلیتاً از سر نو طیار کئے جائیں۔

۵۔ واپس لینا درخواست کا | ۵۔ درخواست بٹوارہ خواہ زیر دفعہ ۱۰۷ یا ۱۱۰ ایکٹ مذکور کے دی گئی ہو کسی وقت قبل بٹوارہ منظور ہونے کے واپس لیجا سکتی ہے۔ لیکن ایسی واپسی سے اس سائل بٹوارہ کے حق پر اثر نہ پہنچیگا جو علاوہ سائل واپس کنندہ درخواست کے ہو جو اپنے حصہ واقع محال کا بٹوارہ مکمل کرانا چاہے۔

نوٹ۔ یہ نہایت ضروری قاعدہ ہے۔ خواستگار بٹوارہ اور خواستگار ضمنی بٹوارہ دونوں اپنی درخواست بٹوارہ کو قبل منظوری بٹوارہ واپس لے سکتے ہیں۔ ضمنی درخواست اگر خارج کرا دیجائے تو کوئی اثر مقدمہ بٹوارہ پر نہیں ہوتا۔ لیکن اگر خواستگار اوّل بٹوارہ درخواست کو خارج کرا دے تو کل مقدمہ خارج ہو جاتا ہے

ایسی صورت میں حصہ داران کو ہوشیار رہنا چاہیئے۔ گو بموجب اُس قاعدہ کے دیگر خواستگاران ضمنی کے حقوق پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ لیکن ایسی صورت میں ضمنی خواستگاران کو درخواست پیش کرنا ہوگی کہ اگر خواستگار بٹوارہ اول بٹوارہ کو نہیں چلانا چاہتا ہے تو اُسکو خواستگار قایم کرکے کارروائی بٹوارہ ختم کی جائے اور وہ تمام خرچہ ادا کرنے کو تیار ہے جو خواستگار اول بٹوارہ کو اولاً داخل کرنا پڑتا ہے۔ اگر ایسی درخواست ایسی مقدمہ بعد تکمیل کارروائی لیکن قبل منظوری بٹوارہ پیش کیجائے تو جسقدر خرچہ اُسکے بعد دینا پڑے وہ خواستگار ضمنی ادا کرے گا۔

۶۔ اطلاعنامہ کا حصہ داروں پر جاری کیا جانا

۶۔ جب اشتہار حسب دفعہ ۱۱۰(۱) ایکٹ مالگذاری جاری کیا جائے تو عدالت اُسیوقت ایک اطلاعنامہ بلا خرچہ حصہ داران محال پر بدریافت اس کے جاری کرے گی کہ بٹوارہ کئے جانے کی صورت میں اگر اسبارہ میں کوئی عذر ہو کہ حلقہ کا پٹواری بٹوارہ نہ کرے تو پیش کریں۔ ہر ایسے عذر کو اس تاریخ پر یا قبل اُسکے جو از روئے اشتہار واسطے ادخال عذرات بٹوارہ کے مقرر ہو داخل کرنا چاہیئے۔

۷۔ اطلاعنامہ کب جاری ہوگا

۷۔ اگر درخواست از قسم محولہ قاعدہ ۱(۲) ہو تو صاحب کلکٹر علاوہ اجرائے اشتہار ایک اطلاعنامہ مالک پر تعمیل کرائیں گے۔ جسکا مضمون وہی ہوگا جو اشتہار کا ہے۔

۸۔ نقل شرائط واجب العرض متعلق بٹوارہ کے داخل ہوگی

عدالت نسبت اس امر کے رپورٹ طلب کرے گی کہ آیا واجب العرض میں کوئی شرائط نسبت بٹوارہ کے درج ہیں اور اگر شرائط مذکور درج ہوں تو اسکی ایک نقل مسل کے ساتھ داخل کرائے گی۔

۹- دیر میں داخل شدہ عذرات نسبت حقوق مسموع نہونگے	کوئی عذر نسبت حق کے کسی وقت بعد اس تاریخ کے جو اشتہار میں واسطے داخل کرنے عذرات کے

مقرر ہوئی ہو مسموع نہوگا بجز بوجوہ خاص جو تحریر کیجائے گی۔

نوٹ - دفعہ ۱۰۱ - کے ذیل میں جو نوٹ ہے اُسکو ملاحظہ کرو۔

۱۰- تعلقہ کے بٹوارہ نسبت منظوری - اگر منظوری لوکل گورنمنٹ کی نسبت بٹوارہ تعلقہ کے قبل دائر ہونے کارروائیات بٹوارہ کے حاصل نہوئی ہو تو عدالت اگر درخواست عذر داخل شدہ پر ڈسمس نہ ہوئی ہو مقدمہ کے واقعات کی رپورٹ بتوسل مناسب واسطے احکام لوکل گورنمنٹ کے ارسال کرے گی اور کارروائیات تا صدور احکام بالائے رپورٹ ملتوی کرے گی۔

۱۱- باضابطہ حکم بٹوارہ درج کیا جائے گا	ایک باضابطہ حکم حسب دفعہ ۱۱۳ مرتب کیا جائیگا۔ جس میں یہ لکھا جائیگا کہ بٹوارہ کون کرے گا اور کس قدر محالات یا پٹیات بنائی جائے گی۔

نوٹ - یہ باضابطہ حکم (formal order) روبکار طرز تقسیم سے علیحدہ ہے - اور بعد فیصل ہو جانے تمام عذرداریوں کے تحریر کرنا چاہیئے - اگر کسی عذردار کو عدالت دیوانی سے فیصلہ حقوق کرانے کا حکم دیا گیا ہے تو فیصلہ مقدمہ عدالت دیوانی کے بعد ایسا حکم تحریر کیا جائیگا۔

دفعہ ۱۱۳ کے احکام کی بابت حاکمان بٹوارہ کو توجہ فرمانا ضروری ہے - فریقین کو سمجھانا چاہیئے کہ وہ بٹوارہ کریں یا پنچوں کی معرفت کرائیں۔

۱۲- حکم جبکہ بٹوارہ عدالت نکرے ۱۲- اگر بٹوارہ خواہ فریقین یا ثالثان کریں تو-

(الف) ایک تاریخ مقرر کیجائے گی - جب تک بٹوارہ تکمیل ہوگا۔

(ب) فریقین کو آگاہ کیا جائیگا کہ اگر بٹوارہ اُس تاریخ تک تکمیل نہ ہوگا تو عدالت

اپنے اختیار تمیزی سے حکم منسوخ کر سکتی ہے اور بٹوارہ کرنے کی خود کارروائی کر سکتی ہے

(ج) جن نقول کاغذات کی اُن کو ضرورت ہو اُن کو دیجائیگی اور

(د) پٹواری کو ہدایت کیجائے گی کہ انکو جس مدد کی ضرورت ہو دیوے۔

۱۳۔حکم جب بٹوارہ عدالت کرے | ۱۳۔اگر بٹوارہ منجانب یا بحکم عدالت کیا جائے تو طرز تقسیم بہ نمونہ مقررہ مرتب کیا جائے گا۔ مع ایسی ترمیمات اور اضافہ جات کے جن کی بہ لحاظ حالات مقدمہ ضرورت ہو۔

۱۴-۱۶-طرز تقسیم | ۱۴-ایک مسودہ طرز تقسیم کا جس کی نقل حاصل کرنے کا شرکا کو فیس ادا کرنے پر اختیار ہے۔ اول مرتب ہو کر شرکا موجودہ کو سمجھا دیا جائیگا۔

۱۵-اس کے بعد ایک تاریخ عدالت مقرر کرے گی اور اسکی اطلاع بلا وصول خرچہ کل حصہ داران کو بذریعہ اشتہار دیجائیگی۔ جسکے بعد کوئی دعویٰ نسبت رکھنے قبضہ جداگانہ اوپر خاص اراضیات کے مسموع نہو گا اور کسی عذر کے جو متعلق کسی دیگر معاملہ متعلقہ طریقہ تقسیم کے ہو سماعت نہو گی۔

۱۶-بعد طے ہونے ایسے دعوے اور عذرات کے (اگر کوئی ہوں) جو داخل کئے جائیں عدالت ایک قطعی طرز تقسیم مرتب کرے گی جسپر دستخط اسقدر شرکا موجود کے ہونگے جو اسپر متفق ہوں۔

۱۷-خرچہ | ۱۷-بعد منظوری ہونے طرز تقسیم کے عدالت تجویز کرے گی کہ آیا جدید پیمائش کی کلاً یا جزاً ضرورت ہے یا نہیں اور خرچہ بٹوارہ کا تخمینہ مطابق حصہ (ب) قواعد ہذا کے کرے گی۔

۱۸-پیمائش | ۱۸-اگر جدید پیمائش کی ضرورت ہو تو قبل کسی کارروائی مزید کے عدالت نقشہ منظور کرے گی۔

۱۹-۲۲-تقسیم کرنیکے لئے تقرری افسر | ۱۹-جب بٹوارہ منجانب یا بحکم عدالت ہو تو

اُسے امین یا حلقہ کا پٹواری کرسکتا ہے۔

۲۰ - جب تک ایسا امین ملے یا اُس تاریخ سے پندرہ روز کے اندر غالباً مل سکے جبکہ اُس کی تقرری کا معاملہ پیش ہو جس کا نام صاحب کلکٹر کی فہرست میں درج ہو تو علاوہ ایسے امین کے اور کوئی امین مقرر نکیا جائیگا۔

۲۱ - اگر پٹواری نہ مقرر کیا جائے اور کوئی مندرجہ رجسٹر امین نہ ملے تو نام اُس شخص کا جس کی تقرری کی تجویز ہو - (اگر عدالت تجویز کنندہ صاحب کلکٹر نہ ہوں) صاحب کلکٹر کی منظوری کے لیئے ارسال کیا جاویگا۔

۲۲ - حلقہ کا پٹواری بٹوارہ کرنے کے لیئے صرف اُسوقت مقرر کیا جائیگا - جب اُسکی تقرری جملہ حصہ داران متعلقہ منظور کریں لیکن پٹواریوں کی تقرری بٹوارہ کے کام کے لیئے زیادہ تر ہونی چاہیئے - اور بدیں وجہ کسی عذر کے پیش ہونے پر عدالت کو ہر حالت میں لازم نہیں ہے کہ امین مقرر کرے بلکہ برخلاف اس کے بخ کے طور پر عذر کی وجہ دریافت کرنی چاہیئے اور اگر عذر معقول نہ ہو تو پٹواری کے تقرر کیئے جانے کی رضامندی عذردار سے حاصل کرنے میں کوشش کرنی چاہیئے اگر پٹواری کی تقرری منظور ہو تو عام طور پر یہ فرض کرنا چاہیئے کہ وہ یہ کام کرنے کے لائق ہے - اگر وہ صرف ناگری جانتا ہو تو کاغذات کی نقل فارسی حروف میں کرانے کا انتظام کیا جاسکتا ہے اور اگر پیمایش کرنا ضروری ہو جسکو پٹواری نہ کرسکتا ہو تو اُس کو امین کرسکتا ہے اور اُسکو علیحدہ اُجرت دیجاسکتی ہے - اور اگر کسی صورت میں عدالت یہ خیال کرے کہ پٹواری کا تقرر گو کہ فریقین نے منظور کرلیا ہے نامناسب ہے تو اپنی رائے کے وجوہ قلمبند کرکے کلکٹر کے پاس مثل کو واسطے صدور احکام بھیجیگی جب پٹواری مقرر کیا جاوے تو ایک قائم مقام اُسکا معمولی کام کرنے کے لیئے حلقہ میں پٹواری مقرر کیا جائیگا - پٹواری کو تنخواہ حسب ہدایت قاعدہ ۶۵ ملے گی -

۴۳۔ بٹوارہ کے کام کا اندازہ (اسٹینڈرڈ) رکھنا چاہیئے

ہر ضلع میں بٹوارہ کے کام کا اندازہ (اسٹینڈرڈ) رکھا جائیگا اس مقصد کے لئے کام کی تفریق ہوشیاری سے کی جائے گی اور ایک فہرست تیار کی جائے گی جس سے مشرح طور پر وہ خدمات ظاہر ہونگے جو آغاز بٹوارہ سے آخر تک انجام دینے ہونگے اور ہر خدمت کے لئے ایک اندازہ (اسٹینڈرڈ) کا کام مقرر کر دیا جائیگا۔ اندازہ (اسٹینڈرڈ) ہذا میں جیسا کہ تجربہ سے معلوم ہو وقتاً فوقتاً رد و بدل کیا جا سکتا ہے یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگرچہ انجام کام بٹوارہ میں ہر ضلع میں جو وقت صرف ہوتا ہے مختلف ہوتا ہے۔ مگر کام کی پیچیدگیوں کے درجہ جن کے باعث سے اختلافات ہذا واقع ہوتے ہیں اسوقت معلوم ہو جاتے ہیں جبکہ کام کی تفریق کیجاتی ہے اس لیئے اگر تفریق کافی طور پر کیجائے تو اندازہ (اسٹینڈرڈ) کام کی ہر مد کا ایک ہی ہونا چاہیئے۔ صاحبان کمشنران کو ان اندازوں (اسٹینڈرڈ) کی جو ان کے قسمتوں کے اضلاع کے لیئے تجویز کئے جائیں جانچ کرنی چاہیئے اور یہ نگرانی رکھنی چاہیئے کہ اختلافات طے کر دیئے گئے ہیں یا ان کی وجہ ظاہر کر دی گئی ہے۔

۴۴۔ ہر امین یا پٹواری کے لیئے کام کا رجسٹر مرتب رکھنا چاہیئے

۴۴۔ ہر امین یا پٹواری مقرر شدہ کے لیئے ایک کام رجسٹر مرتب رکھا جائیگا جس میں ہر مقدمہ کا کام مطابق تفریق محکومہ قاعدہ ۴۳ مشرح طور پر درج کیا جائیگا ہر مقدمہ میں کارروائی بٹوارہ کے منظور ہونے کے ساتھ ہی ایک نقشہ تیار کیا جائیگا جس میں ٹھیک ٹھیک کام کی تعداد جو مطابق ہر مد ذیلی تفریق ہو ظاہر کیجائیگی۔ بعد ازاں اس کے مطابق کام کے رجسٹر میں اندراج کیا جائیگا۔ اور اندازہ کے لحاظ سے جو وقت کہ بٹوارہ کے ختم کرنے کے لیئے ضرور ہو اسکا تخمینہ کیا جائیگا۔

بعد ازاں رجسٹر ہذا میں جو وقت کہ واقعی امین کا ہر مد کے کام ختم کرنے میں صرف ہو اسکا اندراج اسکے روزنامچہ سے کیا جائیگا۔ ایک یادداشت ان دنوں کی جنمیں کہ کام نہ کیا جائے

لیکن جو کہ کسی خاص مقدمہ میں قابل محسوبی ہیں یعنی وہ دن جو کہ ایک موقع سے دوسرے موضع میں سفر کرنے و عدالت میں حاضر رہنے و عذرات کے پیش کئے جانے پر تعمیل احکام وغیرہ میں صرف ہوئے ہوں۔ رکھی جائیگی۔ اور درصورت امینان دونوں کی بھی یادداشت رکھی جائیگی جبکہ امین رخصت پر ہو یا جدید کام کے نہ ملنے سے بیکار ہے اور جو دن کہ قابل محسوبی نہیں ہیں۔

۲۵-۲۸ کارروائی منجانب افسر تقسیم کنندہ

۲۵- اس افسر کو جو بٹوارہ کرنے کے لئے مقرر کیا جائے ایک نقل طرز تقسیم کی اور دیگر کاغذات کی نقول جن کی ضرورت بٹوارہ کے واسطے ہو واسطے ہو دیجائے گی اور اسکو ہدایت کیجائیگی کہ اپنی تجاویز اندر اس میعاد کے جو عدالت دے ارسال کرے۔

۲۶- جو افسر بٹوارہ کرنے کے لئے مقرر کیا جائے وہ موقع پر جائیگا اور تجاویز بٹوارہ بمطابق مقررہ کارروائیات تقسیم مرتب کرے قرعہ جات مجوزہ نقشہ پر رنگین سطروں سے اور زمین پر مٹی کے ستونوں سے نشان کرکے مسودہ فہرست ہائے ضروری مجوزہ قرعہ جات کی تیار کرے گا۔

۲۷- اس کے بعد موہی الیہ کل فریقین متعلقہ کو تبلائے گا کہ وہ کس طرح آراضی تقسیم کرنا تجویز کرتا ہے اور ان کے عذرات سنکر جن تبدلات کی (اگر کوئی ہوں) اپنی تجاویز میں ضرورت خیال کرے کریگا۔

۲۸- اس کی تجاویز اسکے بعد عدالت میں ارسال کیجائینگی۔

۲۹- نقول قرعہ جات دیجائیں گی

۲۹- افسر تقسیم کنندہ نقول اندراجات قرعہ جات کی فریقین کو دیگا اگر وہ موہی الیہ کو بشرح ۸ فی سونمبران یا جز و سونمبران قرعہ جات کے جوان کو دئے جائیں ادا کریں۔

۳۰-۳۳-غور و تجاویز

۳۰-عدالت بلا خرچہ ایک اشتہار جاری کریگی جسمیں تاریخ واسطے غور کرنے تجاویز کے مقرر کیجائیگی اور یہ اطلاع دیجائیگی کہ کوئی عذرات اس تاریخ کے بعد موصول نہ کیے جائیں گے۔

۳۱-بعد جانچنے تجاویز اور طے کرنے ایسے عذرات کے جو پیش کیجاویں عدالت ایک حکم منظور کرنے یا ترمیم کرنے تجاویز کے جیسی کہ صورت ہو قلمبند کریگی۔ اُسکے بعد عدالت کو نقشہ رنگ آمیزی پر اسطرح پر دستخط یا نشان کرنا چاہیئے کہ جو آراضی جس قرعہ میں دیگئی ہو اُنکے حدود تبدیل نہ کیئے جاسکیں۔ اسکے علاوہ اگر وہ بٹوارہ مکمل ہو تو ہر محال کے لیئے ایک نیا واجب العرض مطابق دفعات ۴۸ و ۵۸-ایکٹ مالگذاری تیار کرانا چاہیئے۔ ۳۲-جب کوئی محال بندوبست استمراری جو مستوجب دریا برد اور برآمد کا ہو تقسیم کیا جائے تو مسل میں ابتدائے پیمائشی رقبہ جسپر موجودہ بندوبست کیا گیا تہا اور حصص اس رقبہ کے جو جدید محالات میں جو بٹوارہ سے بنتے ہیں منقسم کئے گئے ہیں۔ ظاہر کئے جائیں گے۔

۳۳-مالگذاری محال اُن محالات یا پٹیات پر جو بٹوارہ سے بنے ہوں تقسیم کرنے میں عدالت جہانتک ممکن ہو ہر ایسے بنے ہوئے محال یا پٹی کی مالگذاری مسلم روپیہ میں مقرر کرے گی۔

۳۴-۳۸-جدید کاغذات تیار کئے جائیں گے

۳۴-ایک نقشہ انگریزی میں بہ نمونہ مقررہ تیار کیا جائیگا جس سے یہ ظاہر ہو کہ کس طریقہ سے ابتدائی محال کا رقبہ تقسیم کیا گیا ہے اور کسطرح سے مالگذاری (یا لگان) ان محالات یا پٹیات پر تقسیم کیا گیا جو بٹوارہ سے قایم کی گئی ہیں۔ یہ نقشہ مسل مقدمہ بٹوارہ میں شامل ہو کر اس کا ایک جزو ہوگا۔ ۳۵-جب عدالت تقسیم کنندہ خود صاحب کلکٹر نہ ہو تو مسل مقدمہ واسطے منظوری بٹوارہ کے صاحب کلکٹر کے پاس بہیجی جائیگی۔ ۳۶-صاحب کلکٹر کے پاس سے عدالت کو مسل کے واپس آنے پر عدالت اُن احکامات کی تعمیل کرے گی۔ جو صاحب کلکٹر نے دئے ہوں اور اگر اُن احکام کی رو سے کاغذات بٹوارہ میں ردّ و بدل کی ضرورت ہو تو اپنے دستخط سے وہ اُن کاغذات میں تبدیلی اور درستی کرادیگی اور اگر ضروری ہو تو مسل کو پہر صاحب کلکٹر کے پاس بہیجدیگی۔ جب صاحب کلکٹر بٹوارہ کو منظور کرلیں تو عدالت اہلکار تقسیم کنندہ

کو یہ ہدایت کرے گی کہ وہ کاغذات بٹوارہ کی حسب ضابطہ نقلیں تیار کرے۔

۳۷ - کاغذات ہذا میں حسب ذیل شامل ہیں۔

(۱) خسرہ (۲) تتمہ خسرہ (۳) خسرہ آبادی (۴) کھتونی (۵) کھیوٹ۔

(۶) واجب العرض (۷) نقشہ۔

خسرہ کے واسطے ایک خاص نمونہ تجویز کیا گیا ہے۔ کھتونی کا معمولی نمونہ ہے اور کھیوٹ کا نمونہ معمولی کھیوٹ کا آخری نمونہ ہے۔ (۳۸) اہلکار تقسیم کنندہ کاغذات کی ایک پوری پوری نقل صاحب کلکٹر کے دفتر کے لئے اور ایک نقل بہ متروکی واجب العرض پٹواری کیواسطے تیار کرے گا۔ تحصیل کے استعمال کے لیئے محض کھیوٹ کی ایک پرت کی ضرورت ہے۔ اہلکار تقسیم کنندہ کاغذات محولہ قاعدہ ہذا تیار کرے گا اور بلا کسی توقف کے عدالت میں داخل کردیگا۔ اسکے بعد جسقدر جلد ممکن ہو کھیوٹ کی نقل جو تحصیل کیواسطے تیار کی گئی ہو تحصیل کو بھیجدی جائیگی اور اسکے ساتھ یہ اطلاع بھی دیجائیگی کہ بٹوارہ ختم ہوگیا ہے۔ تحصیل وارث تحصیل کے کاغذات میں اور پٹواری کے کاغذات میں بٹوارہ کا عملدرآمد کرادیگی۔

۳۹ - اسلہ جو محکمہ نہر کو مہیا کیے جائیں گی

۳۹ - جب ضرورت ہو نقل نقشہ بٹوارہ محال وار فہرست کھیتوں کی محکمہ نہر کو مہیا کی جائینگی۔ جیسا کہ سرکلر ۲ مدہم میں محکوم ہے خرچہ جو علاوہ خرچہ بٹوارہ کے فریقین پر عائد کیا جائیگا بشرح ذیل محسوب ہوگا۔

(۱) واسطے نقشہ بٹوارہ کے پانچ آنہ فی سو نمبران (جس میں ٹریسنگ کلاتھ کی قیمت شامل ہے)

(۲) واسطے محال وار فہرست کھیتوں کے ایک آنہ فی پچاس نمبران خسرہ۔

۴۰-۴۲ - حدود جدید محالات وغیرہ ظاہر کئے جائینگے

۴۰ - افسر تقسیم کنندہ ایسے نشانات حد بندی تیار کرائیگا جنکی کہ عدالت بذریعہ اپنے حکم کے ہدایت کرے۔ اور شرکار کو وہ رقبہ جات بتلائیگا جو ان کے حصہ میں مشترکہ یا جداگانہ جیسی صورت ہو آئے ہیں۔

۴۱ - احکام قاعدہ ماسبق کی تعمیل ہو جانے کی رپورٹ افسر تقسیم کنندہ کریگا اور وہ رپورٹ مسل میں شامل رہیگی۔

۴۲ - عدالت یہ بھی دیکھے گی کہ قواعد ۴۸ و ۵۰ کے احکام کی تعمیل جسقدر جلد ممکن ہو کی جاوے مثل مقدمہ پورے طور پر تکمیل ہو کر محافظ خانہ میں بلا کسی توقف کے داخل کردیا جاوے۔

تعداد ایام جو اہلکار تقسیم کنندہ کو واقعی مقدمہ کے ختم کرانے میں لگے اُسکی جانچ عدالت رجسٹر مجوزہ قاعدہ ۴۲ سے کراویگی اور اُن کا مقابلہ اس تخمینہ سے کرائیگی جو ازروئے قاعدہ مذکور کیا گیا ہو۔ اگر کوئی بڑا فرق ہو تو عدالت غور کرے گی کہ آیا شرح کام جو مقرر ہے وہ غلط تھی اور اُسمیں ترمیم کی ضرورت ہے یا یہ کہ فضول دیر ہوئی ہے اور احکام مناسب قلمبند کرے گی۔

۴۳ - ۴۴ - مسل بٹوارہ

۴۳ - عدالت اپنے ہاتھ سے کارروائیات مقدمہ مختصر طور پر تحریر کرے گی جسمیں ہر حکم مصدرہ درج کیا جائیگا۔

۴۴ - ہر مسل بٹوارہ حصص مندرجہ ذیل میں سے بہ لحاظ نوعیت مقدمہ جتنے حصوں میں ضرورت ہو تقسیم کیجائیگی۔

(الف) دائر ہونے مقدمہ سے حکم منظوری یا نامنظوری بٹوارہ تک۔

(ب) حکم منظوری بٹوارہ سے تکمیل طرز تقسیم تک

(ج) تکمیل طرز تقسیم سے ترسیل مفصل تجاویز بٹوارہ تک (د) تا اختتام مقدمہ (ک) خرچ۔

۴۵ - ۵۰ - قواعد نسبت خرچہ

۴۵ - قاعدہ ۵۰ کی منشا کے لیئے خرچ بٹوارہ میں خرچ ذیل شامل ہیں۔ (۱) اسٹامپ کورٹ فیس جو (الف) درخواست بٹوارہ کے لیئے اور (ب) اجراے اشتہار حسب دفعہ ۱۱۰ - (۱) ایکٹ مالگذاری آراضی نمبر ۳ بابت ۱۹۰۱ء ممالک متحدہ کیلئے مطلوب ہیں۔ (۲) خرچ ہر ایسی پیمایش کا جسکا دوران مقدمہ میں کسی موقع پر کیا جانا ضروری ہو۔ (۳) خرچ تقسیم واقعی۔ اور (۴) خرچ جنرل اسٹامپ جو بٹوارہ کے کاغذ پر بموجب مد ۴۵ ضمیمہ (۱) قانون اسٹامپ ۱۸۹۹ء لگایا جاوے۔ لیکن اس خرچ میں اُن حکمنامجات کے اجرا کرنے کا خرچ شامل نہیں ہے۔ جو عدالت سے حسب دفعہ ۱۱۱ - ایکٹ مالگذاری آراضی ممالک متحدہ کے متعلق جاری کئے جاویں۔

نوٹ - (۱) درخواست بٹوارہ پر جو کورٹ فیس لگایا جاتا ہے اسمیں کل خرچہ (بجز فیس اطلاعنا وغیرہ کے جہاں کہیں وہ اخذ کیجاتی ہے) اسوقت تک کا شامل ہے کہ جب روبکار طرز تقسیم

کی منظوری آخر نہو جاوے (دیکھو قاعدہ ۶ اور ۱۷) بجز اُس حالت کے کہ جب منظوری مذکور کے قبل پیمایش کی ضرورت پڑے اور اُسکا خاص طور پر ادا کرنا پڑے۔

نوٹ (۲) عام طور پر بٹوارہ کے مقدمہ میں وہ حکمنامجات جنکی بابت طلبانہ لینا چاہیئے صرف دو ہیں یعنی (الف) وہ اشتہار جو حسب دفعہ ۱۱۰ - (۱) ایکٹ مالگذاری آراضی جاری کیا جاوے اور (ب) وہ کل حکمنامجات جنکی ضرورت اُسوقت پڑے جب کوئی عذر حسب دفعہ ۱۱۱ کیا جائے - ان طلبانوں میں سے طلبانہ اجرائے اشتہار اس عام خرچہ بٹوارہ میں شامل ہے جسکا ذکر کہ قاعدہ ۴۵ میں کیا گیا ہے اور جسکو کہ جملہ حصہ داران رسدی طور پر حسب قاعدہ ۵۰ ادا کرینگے - لیکن طلبانہ متعلق اُن حکمنامجات کے جو زیر کارروائی دفعہ ۱۱۱ جاری کئے جاویں کلیتًا مقدمہ بٹوارہ سے علیحدہ ہے اور اُن کا صرفہ فریقین کو عدالت کے اُس حکم کے مطابق ملیگا کہ جو حکم عدالت نسبت ادا کرنے خرچہ کے صادر کرے - مندرجہ ذیل حکمنامجات اس اُصول پر بلا طلبانہ جاری کئے جاوینگے کہ مقدمہ بٹوارہ کے دائر ہونے پر اُنکا جاری کیا جانا لازمی ہوتا ہے اور وہ جملہ حصہ داران سے متعلق ہوتے ہیں - (۱) اطلاعنامہ جسکی تعمیل حصہ داران غیر حاضر پر حسب قاعدہ ۴۹ کی غرض سے کیجاتی ہے (۲) اطلاعنامہ بابت عذرداری حسب قاعدہ ۱۵ (۳) اشتہار جو حسب قاعدہ ۵۰ جسکے رو سے اسکی تجاویز پر غور کرنیکے لیئے تاریخ مقرر کیجائے جاری کیا جاوے (۴) اطلاعنامہ علاوہ اشتہار مندرجہ ضمیمہ ۳ مذکور الصدر کے جسکی کسی خاص شخص کے نام یا جملہ حصہ داران کے نام جاری کرنیکی ضرورت پڑے (۵) اشتہار جسکو صاحب کلکٹر حسب دفعہ ۱۱۱ - ایکٹ مالگذاری آراضی جاری فرما دیں -

بالآخر یہی کہنے کی ضرورت ہے کہ کل ایسے تکلیف دہ اور فضول عذرات کی بابت جنکے باعث سے مقدمہ میں دیر ہوئی ہو - یہ نہ کرنا چاہیئے کہ اُنکی نسبت طلبانہ کا خرچ کسی ایک یا دیگر حصہ داران متعلقہ سے دلوایا جاوے بلکہ اُسکے بجائے ایسے عذرداران سے حصہ رسدی سے زیادہ خرچہ بموجب قاعدہ ۵۰ دلوانا چاہیئے ۴۶ - خرچہ پیمایش بشرح ۸؍ فی سو ایکڑ کل رقبہ کے

محسوب ہوگا اور واسطے پیمایش آبادی دیہہ بشرح عہ فی ایکڑ یا فی سو مکانات کے محسوب ہوگا۔
۴۷۔ (۱) خرچ واقعی بٹوارہ عہدہ دار مقرر کردہ کی تنخواہ کی بنا پر یعنی امین کی حالت میں اسکی اصلی تنخواہ پر و پٹواری کی حالت میں اسکی تنخواہ عہدہ پٹوارگری مع ۔ فیصدی پر تخمینہ کیا جائیگا۔ (۲) درصورت تقرری امین خرچ مذکور کی تقسیم مناسب بلحاظ اسوقت کے کردیجائیگی جو واقعی مقدمہ میں جیسا کہ کام کے رجسٹر سے پایا جائے صرف ہو یا درصورت تقرر پٹواری بلحاظ اُس وقت کے جو حسب قاعدہ ۴۲ بٹوارہ کے ختم کرنے کے لئے تخمینہ کیا گیا ہو مع ایسے اضافہ وقت جو ہر دو صورت مذکور میں سفر وغیرہ صرف ہو (قاعدہ ۴۲) اور جو کہ مقدمہ میں قابل محسوبی ہے لیکن چند تصفیہ جات حسب ذیل ضروری ہیں۔ (۳) اُس کل وقت میں جو حسب دفعہ ذیلی (۲) تحقیق ہو درصورت (الف) اثنا و اسطے تعطیلات و رخصت و دیگر وقت کے جو کسی مقدمہ خاص میں قابل محسوبی نہ ہو۔ (قاعدہ ۷۰) و درصورت (ب) پٹواریان واسطے تعطیلات اضافہ بشرح مقررہ فیصد کردیا جائیگا۔ (۴) عام اس سے کہ کوئی امین یا پٹواری مقرر کیا جائے اگر عذرات جو کسی مقدمہ میں پیش کئے جائیں انسے لاپرواہی یا غلطی کام میں ظاہر ہو تو عدالت حکم صادر کرسکتی ہے کہ غلطیوں کی درستی بلا خرچ کی جائے اور ایسی صورت میں عہدہ دار مقرر شدہ کی تنخواہ یا انعام (انرپریم) سے اسقدر زر متناسب اُسوقت کے جو مذکورہ بالا غلطیوں کی درستی میں صرف ہو منہا کرسکتی ہے۔ (۵) تنخواہ مذکور دفعہ تحتی (۱) پر اسقدر فیصدی اضافہ کردیا جائیگا جو اعلیٰ نگرانی کے خرچ و سائر خرچ و اخراجات سرمایہ دوراندیشی (پراویڈنٹ فنڈ) کے لئے جنکی نسبت جیسا بورڈ وقتاً فوقتاً تجویز فرماتے رہینگے کافی ہو۔ تمثیل ایک امین جسکی تنخواہ ۔ ہے وہ دراصل بعارہ روز تک ایک مقدمہ میں مشغول رہا اس نے مقدمہ کے متعلق دو روز سفر میں اور ایک ور زیادہ عرضی عدالت میں اور دو روز واسطے درست کرنے میں صرف کئے لہذا ۱۳ یوم مقدمہ میں قابل محسوبی ہیں جس میں ۷ یوم بحساب تیس فیصدی تعطیلات و رخصت وغیرہ کے لیئے اضافہ کئے جاتے ہیں اور انپر ایام کے لئے رقم زائد (مد ذیلی) پچاس فیصدی مقرر کیگئی ہے واسطے قیمت قابل ادا ۔ بابت ایکماہ یعنی ۔ ہوتی

اسی طور پر جب کوئی پٹواری جسکی تنخواہ لعہ ۹ ہو مقرر کیا جائے تو اُسکی تنخواہ بطور امین عہ ۵ / ۱۲ ہوگی
جو وقت کہ مقدمہ میں واقعی کام کرنے کے لیئے مطلوب ہو اسکا تخمینہ حسب قاعدہ ۴۲ اٹھارہ یوم ہوتا
ہے اُسمیں ۵ یوم اضافہ کرنے سے جو قابل محسوبی مقدمہ ہیں کل ۲۳ یوم ہوتے ہیں جن میں ۶ یوم
بحساب ۲۵ فیصدی بابت تعطیلات اضافہ کیئے جاتے ہیں اور عہ ماہوار بابت نگرانی اہلی و
سائر خرچ اضافہ کرنا چاہیئے اسطرح سے فیس قابل ادا ۲۹ یوم کے عہ / ۱۲ مع عہ ماہوار للعہ ۵
ہوتی ہے۔ ۴۸ - جو تعداد فیس کہ کسی مقدمہ میں قابل ادا ہو اسکا تخمینہ جب کارروائی بٹوارہ منظور
ہو جائے اسکام کے تخمینہ کی بنا پر کیا جائیگا جیسا کہ قاعدہ ۴۲ میں محکوم ہے اور نصف فیس جو اس
طور پر تخمینہ کی جائے قبل اس کے کہ کوئی عہدہ دار کام پر متعین کیا جائے وصول کیجائیگی۔
جب مقدمہ ختم ہو جائے تو حساب کا تصفیہ مطابق قاعدہ ماسبق کیا جائیگا اور وہ تعداد زر
جس سے کہ فیس ادا شدہ بمقابل فیس بالآخر تجویز شدہ کے گھٹ یا بڑھ جائے یا تو وصول
کیجائیگی یا (اگر ضروری ہو) واپس کیجائیگی۔ اگر فریقین قبل ختم ہونے بٹوارہ کے درخواست
بٹوارہ واپس لے لیں تو جو خرچ کہ مقدمہ میں درخواست واپس لینے تک پڑے اُسکو فریقین ادا
کرینگے اس خرچہ کا تخمینہ اور تصفیہ بذریعہ وصول کرنے یا واپس کرنے خرچہ کے اُسی طریقہ سے
کیا جائیگا جیسا کہ اُس مقدمہ میں کیا جاتا ہے جو اختتام کو پہونچایا جائے۔
۴۹ - کوئی فیس عاید نہ کیجائیگی بجز حسب محکومہ قواعد سابق۔

۵۰ - اخراجات جملہ شرکا حال مطابق اپنے حصص کے بحصہ رسدی ادا کرینگے بجز اس کے کہ صاحب کلکٹر ضلع اور طرح پر صاف حکم دیں مگر شرط یہ ہے کہ جو شریک لغو عذرات سے یا اور ذریعہ سے تقسیم کا مانع ہو یا اُس میں تاخیر کرے اسکو حکم دیا جا سکتا ہے کہ وہ کوئی رقم خرچہ کی جو اُسکے حصہ کے خرچہ کی دو چند تعداد سے زیادہ نہ ہو ادا کرے -

(ج) ——— عملہ بٹوارہ

۵۱-۵۸ قواعد دربارہ عملہ بٹوارہ

۵۱ - عام طور پر حاکم پرگنہ اپنے اپنے تحصیل کے متعلق مقدمات بٹوارہ کرینگے - اسطور پر منازعات بٹوارہ کے متعلق انتظام مقامی تحقیقات و معائنہ جات جنکا کیا جانا نہایت ہی کارآمد ہے زیادہ آسانی کے ساتھ ہو سکتا ہے بمقابلہ اس کے کہ ایک خاص افسر بٹوارہ اس کام کے لئے مقرر کیا جاوے - اہلکاران کے مناسب انتظام اور نگرانی کے غرض سے لازمی ہے کہ ہر ضلع میں یہ کام ایک افسر کے سپرد کیا جائے تاکہ جب مقدمات امین کے دئے جانیکے لئے تیار ہو جائیں تو وہ امینوں کی تعیناتی کر سکے - اگر صاحب کلکٹر اس کام کا انتظام خود کریں تو ایسے افسر خاص کے مقرر کرنیکی ضرورت نہیں ہے - کثیر تعداد لقایا مقدمات زیر تجویز طے کرنے کی غرض سے کل ضلع کے واسطے ایک خاص افسر بٹوارہ مقرر کیا جانا مناسب ہو سکتا ہے مگر یہ ایک غیر معمولی بات ہوگی اور اُس کی نسبت ایک علیٰحدہ استصواب بخدمت صاحبان بورڈ مال و گورنمنٹ کرنا ہوگا - ۵۲ - معمولی عملہ بٹوارہ میں اہلمدان و امنا شامل ہیں - علاوہ بریں صاحبان بورڈ ہر قسمت کے لئے ایک یا زیادہ انسپکٹران کار بٹوارہ کے لئے مقرر کر سکتے ہیں - صاحبان بورڈ جب ضروری سمجھیں ایک ریڈر کی منظوری بمشاہرہ [illegible] ماہوار کسی اسسٹنٹ کلکٹر کے عدالت کیواسطے جو ہمہ تن یا خاص کار بٹوارہ کرتے ہوں کر سکتے ہیں بشرطیکہ صرفہ بٹوارہ کلیتاً جملہ آمدنی سے تجاوز نہ کر جائے -

۵۳ - اگر انسپکٹران مقرر کئے جائیں تو اُن کی تعیناتی اضلاع کو وقتاً فوقتاً حسب احکام صاحب کمشنر کیجائیگی جب انسپکٹر کسی ضلع میں کام پر تعینات ہو تو وہ صاحب کلکٹر ضلع کے احکام کی تعمیل کریگا -

۵۴ - انسپکٹر کے خدمات یہ ہیں کہ وہ امینوں اور پٹواریوں کے کام کو جو موقع پر بٹوارہ کرنے اور دفتر

میں کام کرنیکے لیئے متعین ہوں جانچے اور کام کے اندازہ (اسٹینڈرڈ) کی آزمائش کرے اور حسب الحکم صاحب کلکٹر عام طور پر ہر معاملہ میں جو متعلق کار بٹوارہ ہو مدد کرے موہی الیہ اپنی رپورٹیں دربارہ جانچ کار بٹوارہ بخدمت صاحب کلکٹر ارسال کریگا۔

۵۵۔ اہلمد بٹوارہ کے جگہ کے لیئے صاحب کلکٹر ایسے شخص کو مقرر کرسکتے ہیں جسمیں ایسی قابلیت موجود ہو جو حسب قاعدہ ۵۷ امین بٹوارہ کے لیئے ہونا چاہیئے یا صاحب ممدوح ایسے شخص کو مقرر کرسکتے ہیں جس نے ورنیکولر فائنل امتحان پاس کرلیا ہو۔ اور وہ صاحب کلکٹر کو اسبات کا اطمینان دلائے کہ وہ قانون اور قواعد بٹوارہ سے واقف ہے اور اسکی استعداد اُردو و ہندی کی اُسیقدر ہے کہ جتنا ضلع متعلقہ کے حالت کے مطابق ضروری اور کافی ہو۔

۵۶۔ ہر ضلع میں ایک فہرست امنا کی کام بٹوارہ پر تقرری کے لیئے مرتب رہیگی۔

۵۷۔ اس فہرست میں درج کرنیکے لیئے صاحب کلکٹر معمولاً اپنے ضلع کے ایسے پٹواریوں کو منتخب کرینگے جو صاحب ممدوح کی رائے میں کار بٹوارہ کرنیکے لائق ہوں اگر کوئی پٹواری لائق معلوم ہو تو وہ تقرری سے اسوجہ سے محروم نہ کیا جائیگا کہ اُس میں پیمائش کرنیکی لیاقت ناکافی ہے۔ ایسی صورتوں میں صاحب کلکٹر صاحب ڈائرکٹر کاغذات دیہی وزراعت سے یہ انتظام کراسکتے ہیں کہ پٹواری کی تعیناتی ہر دوئی کو بغرض تعلیم پیمائش کی جائے لیکن اُسکا نام فہرست میں اُس وقت تک درج نہ کرنا چاہیئے جبتک کہ وہ سارٹیفکٹ قابلیت کا حاصل نہ کرلے۔ کوئی پٹواری امتحاناً مقرر کیا جاسکتا ہے۔ ایسی صورتمیں ایک قائمقام صرف بہ تنخواہ کامل چند روزہ (سب پروٹم) مقرر کیا جاسکتا ہے لیکن اگر پٹواری مذکور مستقل امین مقرر کیا جائے تو اُسکو اپنی جگہہ پٹوارگری سے ضرور استعفا دینا چاہیئے۔ اگر لائق پٹواری نہ دستیاب ہوں تو صاحب کلکٹر کسی دوسرے شخص کو مقرر کرسکتے ہیں۔

(الف) جو اسبات کا اطمینان دیسکیں کہ انہوں نے عملی تعلیم پیمائش میں اور نقشہ کے کام میں اور رقبجات نکالنے میں کسی سروے پارٹی کے ساتھ رہکر جو ممالک متحدہ کے کسی ضلع میں کام کرتی ہو حاصل کی ہے۔ یا انہوں نے سروے کورس قانون گو ٹریننگ کلاس کے ساتھ پورا کیا ہے۔ جیسا کہ اُنکے سرٹیفکٹ لیاقت سے جو انہوں نے افسر انچارج سروے یا ٹریننگ کلاس سے حاصل کیا ہو۔ ظاہر ہوتا ہو۔

(ب) جو موی الیہ اسبات کا اطمینان دیسکیں کہ وہ قانون اور قواعد بٹوارہ سے واقف ہیں اور یہ کہ انکی واقفیت اُردو اور ہندی کی ایسی ہے جو بہ نظر حالات خاص ضلع ضروری اور کافی ہو۔

۵۸ - تین درجے کے امین یعنی اول بمشاہرہ ۳۰ روپیہ ماہوار دوم ۲۵ روپیہ و سوم ۲۰ روپیہ ہونگے - اونچے درجوں میں ترقی دینے میں ملازمت کے قدامت کا لحاظ نہ کیا جائیگا چونکہ فیس بہ اندازہ تنخواہ دو وقت جو ہر مقدمہ میں صرف ہو عاید کیجاتی ہے یہ ضروری ہے کہ وہ اشخاص جنکی تنخواہ سب سے زیادہ ہو اُن کو سب سے زیادہ لائق ہونا چاہیئے بدیں وجہ ترقی اُن اشخاص کو دیجائیگی جو سب سے زیادہ کام کریں مگر شرط یہ ہے کہ کام قابل اطمینان کیا گیا ہو اور اس سے فریقین کو مناسب وجہ عذرات پیش کرنے کی نہ ملے۔

۵۹ - سرمایہ دوراندیشی (پراویڈنٹ فنڈ) قایم کیا جائے گا

۵۹ - ہر اہلمد بٹوارہ و ریڈر و انسپکٹر الا وہ اہلمد ریڈر یا انسپکٹر جو کسی قابل پنشن جگہ سے تعینات کیا جائے اور ہر امین بٹوارہ کو لازم ہے کہ بشرح ۶ روپیہ چار آنہ فیصدی یا ایک آنہ فی روپیہ اپنی تنخواہ سرمایہ دوراندیشی (پراویڈنٹ فنڈ) کے لیئے چندہ دے جس کا حساب ڈاک خانہ کی سیونگس بنک میں کھولا جائیگا - چندہ جو ہر جمع کنندہ کے تنخواہ کے نصف زر مجرا شدہ کے برابر ہو سرمایہ بٹوارہ سے اسکے حساب زر امانت میں اضافہ کیا جائیگا حسب قواعد سرمایہ دوراندیشی (پراویڈنٹ فنڈ) مطبوعہ بطور نمونہ میونسپل مینول صفحات ۲۱۱ - ۲۰۸ جہانتک کہ قواعد ہذا متعلق ہوں سرمایہ دوراندیشی کا انتظام کیا و حساب رکھا جائیگا - مگر شرط یہ ہے کہ اگر کوئی اہلمد (ریڈر یا انسپکٹر) یا امین برخاست کیا جائے تو صاحب کلکٹر یہ حکم صادر کر سکتے ہیں کہ کل یا جزو چندہ کا جو اسکے حساب میں جمع کیا گیا ہے مع سود کے جو اسپر واجب ہو نہ دیا جائے اور یہ کہ ایسے حکم کے لیئے صاحب کمشنر کی منظوری کی ضرورت نہیں -

۶۰ - امین روزنامچہ رکھیں گے

۶۰ - ہر امین ایک روزنامچہ رکھیگا جسمیں وہ ہر روز وہ جگہ جہاں وہ کام کرتا رہا و مقدمہ یا مقدمات جن میں وہ مشغول ہے اور صحیح تعداد کارکردہ کی درج کرے گا - روزنامچہ

پر دستخط حاکم عدالت کے ہونگے ۔ اگر امین عدالت میں ہو اور اگر وہ دفتر میں کام کرتا ہو تو جنرل سپرنٹنڈنٹ کے اور اگر وہ موقع پر کام کرتا ہو تو پٹواری یا نمبردار دیہہ کے دستخط ہونگے ۔

٦١ - ٦٢ - اعمال نامہ تیار کیا و جانچا جائے گا

٦١ - ہر امیدوار کے لیے جسکا نام فہرست میں درج ہو ایک اعمال نامہ بہ نمونہ مقررہ تیار کیا جائیگا ۔ یہ کتاب دفتر کلکٹری میں رکھی جائیگی اور ہر بٹوارہ کے ختم ہونے پر فوراً صاحب کلکٹر بہادر کے روبرو پیش کیا جائیگی اسمیں اس امر کا اندراج کیا جائیگا کہ امین نے کسطرح پر کام تقسیم کا انجام دیا ۔

٦٢ - قبل اسکے کہ کوئی امین بٹوارہ کرنیکے لیے مقرر کیا جانے اُسکا اعمالنامہ دیکھا جائے گا ۔

٦٣ - مقدمات کو مناسب طور پر تقسیم کر دینا چاہیے

٦٣ - یہ لحاظ رکھنا چاہیے کہ مقدمات کی تقسیم مناسب طور پر کر دیجائے اور یہ کہ ہر امین کو آسان و مشکل مقدمات کی واجب تعداد مل جائے ۔

٦٤ - امین کا نام کب فہرست سے خارج کر دینا چاہیے

٦٤ - اگر کسی مقدمہ میں کسی امین کا کام ایسا ہو ہو کہ جس سے آئندہ ملازمت کے لیے اُسکی نا قابلیت ظاہر ہو یا اگر کسی وجہ سے یہ قرین مصلحت نہ ہو کہ کسی امین کا نام قائم رکھا جائے تو صاحب کلکٹر اُسکا نام فہرست سے کاٹ سکتے ہیں ۔

٦٥ - اُجرت پٹواریان ۔

جب حلقہ کا پٹواری بٹوارہ کرنے کے لئے مقرر کیا جائے تو اُسکی اُجرت اسکی معمولی تنخواہ مع ٥٠ روپیہ فیصدی کے ہوگی جسکا حساب اُسوقت کے مطابق کیا جائیگا ۔ جسکا تخمینہ کام کے کرنیکے لیے کیا گیا ہے مع اضافہ جات محکومہ قاعدہ ٤٣ کے اس رقم میں جو حساب سے آوے کمی بیشی نہ کیجاوے گی ۔ عام اس سے کہ وقت جو واقعی مقدمہ میں صرف ہوا ہے ۔ وہ وقت اندازہ کردہ سے کم یا زیادہ ہو تاوقتیکہ کمی حسب قاعدہ ٤٤ - (٢) نہ کیجائے اور زر مذکور پٹواری کو بٹوارہ منظور ہونے کے ساتھ ہی اشتہار نقشہ میں ادا کیا جائیگا ۔

کوئی پٹواری جو حسب قاعدہ ۵۰ مقرر کیا جائے اُسکو تنخواہ اسی طور پر دیجائیگی جیسا کہ کسی گرداور کو

(د) رجسٹر اور نقشہ جات۔

۶۷- رجسٹر و نقشہ جات ۶۹- علاوہ عدالت کلکٹر کے ہر عدالت میں ایک رجسٹر رکھا جائیگا جسمیں جملہ مقدمہ بٹوارہ درج کئے جاویں اس رجسٹر کا عنوان حسب ذیل ہوگا۔

رجسٹر کارروائی مقدمات بٹوارہ بعدالت صاحب حاکم پرگنہ تحصیل ضلع

اور اس رجسٹر میں مندرجہ ذیل خانجات ہونگے۔

(۱) نمبر سلسلہ۔

(۲) نام موضع و پرگنہ معہ کل رقبہ بٹوارہ طلب تعداد محالات یا پٹیات کی جو بنائی جائیگی

(۳) تاریخ داخل ہونے درخواست بٹوارہ کی۔

(۴) تاریخ جاری ہونے اشتہار کی (قاعدہ)

(۵) تاریخ فیصل کرنے عذرات کی۔

(۶) تاریخ جبکہ مسودہ طرز تقسیم مرتب کیا گیا (قاعدہ ۱۴)

(۷) تاریخ ہونے عذرات متعلق طرز تقسیم (قاعدہ ۱۶)

(۸) تاریخ منظوری طرز تقسیم (قاعدہ ۱۷)

(۹) تاریخ جبکہ مقدمہ امین یا پٹواری یا تنالتان یا فریقین کو حوالہ کیا گیا (قاعدہ ۲۵)

(۱۰) تاریخ مفصل تجاویز بٹوارہ داخل کئے جانے کے (قاعدہ ۲۸)

(۱۱) تاریخ جبکہ عذرات متعلق مفصل تجاویز فیصل کئے گئے (قاعدہ ۳۱)

(۱۲) تاریخ جب مقدمہ صاحب کلکٹر کو منظوری کیلئے بھیجا گیا اور تاریخ جب وہ منظور ہو (۳۵)

(۱۳) تاریخ جبکہ اہلکار بٹوارہ کنندہ کو بغرض صاف کرنے کاغذات کے مثل واپس دی گئی۔

(۱۴) تاریخ جب مسل داخل محافظ خانہ کیگئی (قاعدہ ۴۲)

(۱۵) کیفیت وغیرہ (ملاحظہ طلب) اگر مقدمہ عدالت دیوانی کے جھگڑے کیوجہ سے التوا ہوا تو یہ امر اس خانہ میں دکھلانا چاہیئے۔

۶۷۔ رجسٹر مقررہ قاعدہ ۱۳۰ مثل منضبطہ قاعدہ ۳۴ کے ساتھ صاحب کلکٹر کو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ اُس تاریخ کو ارسال کیا جائیگا۔ جو کہ صاحب کلکٹر اپنے معائنہ اور دستخط اور احکام کے لیئے ہدایت کریں۔

۶۸۔ سالانہ نقشہ کام بٹوارہ

۶۸۔ ایک نقشہ ہمراہ سالانہ رپورٹ انتظامی (ضمیمہ ۲۹) کے ارسال کیا جائیگا جس میں تعداد مقدمات بٹوارہ متدائرہ و زیر تجویز و منفصلہ واقع ضلع درمیان سال مالی ماقبل ظاہر ہو مع تعداد محالات یا پٹیات جو بٹوارہ سے بنے ہوں اور تاریخ سب سے پرانے مقدمہ زیر تجویز کی۔

۶۹۔ ضروریات کے تخمینہ جات کو پیش کرنا چاہیئے

۶۹۔ روپیہ واسطے ادائیگی عملہ بٹوارہ و سائر خرچ وغیرہ اُس سرمایہ سے جو صاحبان بورڈ کے ہاتھ میں کل صوبہ کے واسطے ہی مہیا کیا جاتا ہے اس لیئے ہر صاحب کلکٹر سال بسال ۱۵۔ اکتوبر تک ایک تخمینہ اپنی ضروریات کا جو آئندہ سال حسابی کے واسطے کرینگے اور صاحب کمشنر یکم نومبر تک اپنی قسمت کے تخمینوں کو صاحبان بورڈ کی خدمت میں بھیجیں گے۔ تخمینہ جات ہذا میں یہ ظاہر کیا جائیگا کہ کسقدر تعداد مقدمات بٹوارہ کی ۳۰ ستمبر کو اس سال جبکہ وہ تخمینہ بھیجا گیا و نیز دو سال ماقبل میں ۳۰ ستمبر کو باقی رہی و واقعی خرچ و آمدنی بابت دو سال حسابی ماقبل و چند واقعی خرچ و آمدنی اوّل چھ ماہ متعلق رواں سال حسابی و جمع شدہ تھا یا جو صیغہ متعلقہ کے حساب کی مد میں ہو و عملہ جو اسوقت مقرر ہو و سالانہ خرچ جو کچھ ہو جو عملہ کے قائم رکھنے کے لیئے لازمی ہو مع ضروری اضافہ جات برائے سائر خرچ وغیرہ اور ماسیلیع کا اور حسب دربارہ عملہ مجوزہ بابت سال حسابی آئندہ تخمینہ جات مذکور میں ظاہر کرنا چاہیئے۔

۷۰-۷۱۔ رپورٹیں دربارہ نتائج کام

۷۰۔ جب صاحب کلکٹر اپنا تخمینہ بھیجیں تو اُسکے ساتھ ایک مختصر رپورٹ اس کام کے نتائج کے متعلق جو درمیان گذشتہ سال مالی کیا گیا ہو ارسال کرینگے اس لیئے عملہ اُمنا کے متعلق صاحب ممدوح کو تعداد کل

(یونٹ) دونوں کی جو داخل شمار کیجائینگی یعنی وہ تعداد جو تعداد اُمنا و تعداد دونوں سے جنہیں ہر زمیندار نے تنخواہ پائی ہے ضرب کرنے سے حاصل ہو دکھانا چاہیئے۔ موصی الیہ کو نیز تعداد اُن دونوں کی درج کرنی چاہیئے۔ جب امین بوجوہ ذیل بیکار رہے۔

(الف) سفر (ب) حاضری بعدالت یا التوار کام تا صدور احکام۔

(ج) بہ نوع دیگر (میزان ان دونوں کی جو مقدمات میں قابل محسوبی ہیں)

(د) تعطیلات (ہ) رخصت (و) اختتام کام و عدم کام کا نہ ملنا (ز) وجوہات دیگر۔

(میزان اُن دونوں کی جو مقدمات میں قابل غیر محسوبی ہیں۔

(ح) میزان کل فیصدی میزان کل (یونٹ) دنوں کی۔

اور پٹواریوں کی صورت میں اُن (یونٹ) دنوں کی تعداد جب وہ بیکار رہے لیکن جو کہ صورت ہائے (الف) لغایت (ج) متذکرہ بالا میں قابل محسوبی ہیں اور امینوں و پٹواریوں کی نسبت جداگانہ تعداد واقعی کام کے دنوں کی و نیز تعداد ان دنوں کی جو از روئے انداز (اسٹینڈرڈ) تعداد کام کے لیئے جانے کے لئے مقرر ہے اور ختم شدہ مقدمات کی نسبت ور جسکی بابت کارروائیات بٹوارہ فی کام کرنیوالے دن کے لحاظ سے ختم کی گئی ہیں درج کرنا چاہیئے رپورٹ ہذا میں موجودہ انداز (اسٹینڈرڈ) کام کی نسبت لحاظ کرنا چاہیئے۔ کہ ٹھیک ہے یا نہیں اور ایسے رد و بدل کو جو ظاہر ہوں درج کر دینا چاہیئے۔

۱۷۔ صاحب کمشنر رپورٹوں کو بخدمت صاحبان بورڈ ایسی کیفیتوں کے ساتھ فاصکر بلحوظی اندازہائے (اسٹینڈرڈ) کام جو حسب واقعات ضروری ہوں ارسال کرینگے۔

تمام شد

ضمیمہ نمبر ۲

نمونہ درخواست بٹوارہ مکمل یا نا مکمل (دیہہ ہذا بہ نوعیت پٹیداری کے ہی)

بعدالت حاکم بٹوارہ ضلع

مقدمہ بٹوارہ نمبر سنہ ۱۹۲ ء

مہادیو پرشاد ولد سیتل پرشاد قوم برہمن ساکن و حقیت دار موضع چاندپور پرگنہ مہو

تحصیل ضلع الہ آباد

بنام

۱-	ماتا پرشاد ولد سیتل پرشاد	جسقدر حصہ دار محال میں ہوں اُن سب کے نام معہ ولدیت و قومیت و سکونت و درصورت کسی شہر کے نام محلہ وغیرہ تمام مراتب درج کرنا چاہیے۔	مدعا علیہم
۲-	رامیشور ولد رام بھروسہ		
۳-	. . . .		
۴-	وغیرہ وغیرہ		

درخواست تقسیم مکمل / نا مکمل بموجب دفعہ ۱۰۷- ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ ء

سائل بٹوارہ حسب ذیل گذارش پرداز ہے

نمبر ۱- یہ کہ سائل بٹوارہ موضع چاندپور رقبہ سمہ ہزار بیگہ پختہ جمعی ا عہ میں ۱/۴ حصہ کا مالک و قابض ہے۔

نمبر ۲- یہ کہ دیہہ ہذا بشکل پٹیداری کے ہے- اور جملہ حصہ داران اپنے اپنے حصہ کی آراضی مزروعہ جو بقدر اُنکے منافع کے ہے قابض ہے- فرد مقبوضہ جداگانہ ہر حصہ دار درخواست ہذا کے ساتھ شامل ہے-

نمبر ۳- یہ کہ دیہہ ہذا میں مسمی ماتا پرشاد نمبردار ہے اور موازی صاحب گنجشہ اراضی مزروعہ مشترکہ جملہ حصہ داران کی جس میں نمبردار تحصیل و وصول کرکے مالگذاری سرکار ادا کرتا ہے- اور نفع نقصان کا سمجھوتہ نابین

جملہ حصہ داران کے ہو جاتا ہے۔ اور اراضی غیر مزروعہ تمام مشترکہ ہے۔

نمبر ۴ - یہ کہ بوجہ مشترکہ ہونے کے اکثر مابین فریقین تفہیم حساب میں نزاع رہتا ہے اور مدعی پورے طور پر اپنی حقیت سے مستفید نہیں ہوتا ہے۔

نمبر ۵ - یہ کہ واجب العرض دیہہ ہذا میں کوئی شرط مانع تقسیم نہیں ہے۔

نمبر ۶ - یہ کہ مدعا علیہم برضامندی تقسیم کرنے پر رضامند نہیں ہے۔ بنا ر مخاصمت روز انکار آخر سے بمقام موضع چاندپور اندر حدود آراضی علاقہ عدالت ہذا کے پیدا ہوئی۔

بنابراں سائل خواستگار مستدعی داد رسی ذیل کا ہے۔

(الف) یہ کہ بہ بحالی مقبوضہ خاص سائل خواستگار جملہ دیہہ ہذا کی تقسیم مکمل یا نکمل ہو کر سائل بٹوارہ کا ایک محال یا (جیسی کہ صورت ہو) معہ تمام آراضی مزروعہ و جنگل وغیرہ و ہر قسم آراضی۔ بنا دی جائے۔

(ب) خرچہ مقدمہ ہذا سائل سے داخل کرایا جائے اور بعد ختم بٹوارہ ہر حصہ دار بقدر حصہ رسدی وصول کرا دیا جائے۔

(ج) اور کوئی داد رسی جو مفید سائل بٹوارہ ہو عدالت سے صادر فرمایا جاوے۔

تفصیل آراضی تقسیم طلب

کل آراضی محال تقسیم طلب — حصہ خواستگار

نمبر کھیت یا نام محال	رقبہ کل	مالگزاری کل	تعداد حصہ خواستگار	رقبہ حصہ خواستگار	مالگزاری
	سیم بیگہ	اعہ صلعہ	½	لاہ حصہ بگہ	ساعہ

عبارت تصدیق بمقام بتاریخ سنہ ۱۹۳ ع

فدوی جیا دیو پرشاد

فہرست کاغذات منسلکہ درخواست ہذا

نقل کھیوٹ سال حال نقل نقشہ موضع نقل نقشہ آبادی اگر ہو نقل واجب العرض (قاعدہ ۸ قواعد بٹوارہ)

فرد مقبوضہ جُداگانہ

بعدالت جناب مہتمم بٹوارہ صاحب ضلع۔

نمبر سنہ ۱۹۲ء

مہادیو پرشاد ولد ستیل پرشاد خواستگار بنام ماتا پرشاد وغیرہ غیر خواستگار
تقسیم غیر مکمل (یا مکمل جیسے کہ صورت ہو) بابتہ موضع چاندپور پرگنہ جھو تحصیل
ضلع الہ آباد

فرد مقبوضہ جداگانہ منجانب مہادیو پرشاد ولد ستیل پرشاد قوم برہمن حصہ دار
موضع چاندپور

رقبہ	نمبر خسرہ	نمبر کھیوٹ	نام محال

عبارت تصدیق

دستخط خواستگار

درخواست ضمنی

بعدالت حاکم بٹوارہ صاحب بہادر

مقدمہ نمبر سنہ ۱۹۲ء

جگناتھ پرشاد بنام رادھے شیام وغیرہ مدعا علیہم

جناب عالی

گذارش ہے کہ مقدمہ مذکورہ بالا میں اشتہار حسب دفعہ ۱۱۰ ایکٹ نمبر ۳
سنہ ۱۹۰۱ء عدالت سے ہم حصہ داران پر جاری ہوا ہے۔ چنانچہ سائل کو تقسیم میں کچھ عذر

نہیں ہے بلکہ سائل بھی چاہتا ہے کہ سائل کے حصہ کی بھی تقسیم کرائی جاکر ایک پٹی جداگانہ (یا ایک محال جداگانہ جیسے کہ صورت ہو) موسومہ سائل قائم فرمائی جاوے

تفصیل اراضی

محال	نمبر کھیوٹ	رقبہ کھیوٹ	مالگذاری بلا زورٹ کھیوٹ	تعداد حصہ سائل

رقبہ حصہ سائل	مالگذاری حصہ سائل

عبارت تصدیق (جیسی کہ درخواست تقسیم میں درج ہے)

دستخط

فدوی دستخط

فرد مقبوضہ جداگانہ بھی داخل کردیجاوے اگر کوئی مقبوضہ جداگانہ ہے

نمونہ درخواست بٹوارہ دو یا زیادہ حصہ داروں کیطرف سے ایک محال بنانے کی

بعدالت حاکم بٹوارہ ضلع علی گڈھ

نمبر سنہ ۱۹۲ ء

۱۔ رام بخش ولد سریرام قوم لودہ ساکن و زمیندار موضع قطب پور پرگنہ گنگیری تحصیل اترولی

۲۔ جیون سنگھ ولد سریرام قوم لودہ ساکن و زمیندار موضع قطب پور

۳۔ سورج پرشاد ولد خوشحالی رام قوم لودہ ساکن و زمیندار موضع قطب پور پرگنہ گنگیری تحصیل اترولی

۴۔ مہابیر پرشاد ولد خوشحالی رام قوم لودہ ساکن و زمیندار موضع قطب پور پرگنہ گنگیری تحصیل اترولی۔ } سائلان خواستگاران بٹوارہ

بنام

۱- سلیمان خاں ولد منصور خاں قوم پٹھان ساکن گنگیری و زمیندار موضع قطب پور
۲- رمضان خاں و شیر خاں قوم پٹھان ساکن
۳- سمیع الدین خاں ولد رضی الدین خاں قوم پٹھان ساکن
۴- ....

درخواست بٹوارہ مکمل حسب دفعہ ۱۰۷- ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء

سائلان بٹوارہ حسب ذیل گذارش پرداز ہیں۔

نمبر ۱- یہ کہ سائلان خواستگاران بٹوارہ موضع قطب پور پرگنہ گنگیری تحصیل اترولی میں منجملہ بست بسوہ کے ۱۲ بسوہ کے مالک و قابض ہیں۔

نمبر ۲- یہ کہ دیہہ ہذا الشکل نمبرداری کے ہے۔ اور مدعا علیہ نمبر ۱- اسمیں نمبردار مقرر ہے۔

نمبر ۳- یہ کہ رقبہ کل دیہہ ہذا بقدر صا للعہ ہے اور مالگذاری سماعہ روپیہ ہے۔

نمبر ۴- یہ کہ سائلان کے حصہ کا رقبہ اور مالگذاری کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

نمبر ۵- یہ کہ مابین فریقین حساب منافع وغیرہ میں اکثر نزاع رہتا ہے۔ اور مدعیان پوری طور پر اپنے حصہ منافع سے مستفید نہیں ہوتے ہیں۔

نمبر ۶- یہ کہ مدعا علیہم غیر خواستگاران برضامندی بٹوارہ کرنے پر رضامند نہیں ہیں بنا مخاصمت روز انکار آخر سے بمقام موضع قطب پور اندر حدود آراضی علاقہ عدالت ہذا کے پیدا ہوئی۔

بنا براں سائلان مستدعی دادرسی ذیل کے ہیں۔

(الف) یہ کہ ہر چہار مدعیان کی چار پٹی غیر مکمل بنا کر کل پٹیوں کا ایک محال مکمل حسب ذیل بنا دیا جائے۔

(ب) یہ کہ خرچہ بٹوارہ سائلان اول ادا کرینگے۔ اور بعد ختم بٹوارہ جملہ حصہ داران

سے بقدر رسدی وصول پانے کے مستحق ہیں۔

(ج) اور کوئی دادرسی جو معینہ سائلان بٹوارہ بنظر حالات مقدمہ مناسب ہو عدالت سے صادر فرمائی جاوے۔

تفصیل آراضی تقسیم طلب

نمبر کھاتہ کھیوٹ	کل رقبہ	کل مالگذاری	حصہ مدعیان			
			نام	تعداد حصہ	تعداد رقبہ	تعداد مالگذاری
نمبر ۱ بت بسوہ	صاللعہ	سا سہ				
			بینی رام بخش	۳ بسوہ	۱/سہ	لعہ
			بینی چندن سنگھ	۳ بسوہ	۱/سہ	لعہ
			بینی سورج پرشاد	۳ بسوہ	۱/سہ	لعہ
			بینی مہابیر پرشاد	۳ بسوہ	۱/سہ	لعہ
			میزان کل محال	۱۲ بسوہ	صاللعہ	۱۱ صہ

فہرست کاغذات منسلکہ

نقل کھیوٹ سال رواں

نقشہ مہا ایا ویہہ

نقشہ آبادی

نقل واجب العرض

عرضی

ہم مدعیان بمقام بتاریخ ۱۹۲ء تصدیق فدوی رام بخش و چندن سنگھ و سورج پرشاد و مہابیر پرشاد کنندہ کرتے ہیں کہ مضمون درخواست ہذا تا حد علم قطب پور

جاری کے صحیح و درست ہے۔

دستخط سائلان

نمونہ درخواست عذرداری دفعہ ۱۱۱ - ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء

بعدالت حاکم بٹوارہ

نمبر سنہ ۱۹۲ء

بینی پرشاد خواستگار بنام رام بخش وغیرہ

درخواست بٹوارہ موضع چاندپور پرگنہ محو ضلع الہ آباد

عذرداری حسب دفعہ ۱۱۱ - ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء منجانب سوبھا رام حصہ دار ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء -

نمبر ۱ - یہ کہ خواستگار بٹوارہ نے درخواست تقسیم موضع چاندپور عدالت ہذا میں پیش کی ہے اور اسپر اشتہار حسب ۱۱۰ عدالت سے جاری ہوا ہے -

نمبر ۲ - یہ کہ سائل بٹوارہ فی الحقیقت اُسقدر حصہ کا حصہ دار نہیں ہے جو اُسنے درخواست میں تحریر کیا ہے -

نمبر ۳ - یہ کہ سائل کے حصہ میں سے بقدر ¼ بذریعہ نیلام عذرداری نے خرید کیا ہے جسکا مقدمہ داخل خارج زیر تجویز ہے - جبتک مقدمہ داخل خارج فیصل ہوگا سائل کو حق دائر کرنے بٹوارہ کا نہیں ہے -

یا نمبر ۴ - یہ کہ سائل فی الحقیقت مالک آراضی کا نہیں ہے اور نہ اُسکا قبضہ ہے اُسکا نام کاغذات میں محض فرضی ہے اور عذردار اس حقیت کا مالک ہے -

یا نمبر ۵ - یہ کہ خواستگار بٹوارہ نے حقیت مساۃ موہنی سے خرید کی ہے جسکا حق صرف حین حیاتی ہے - اور عدالت دیوانی سے اس امر کا استقرار ہوچکا ہے کہ بعد وفات مساۃ مذکور اُسکا حق ملکیت قایم نہیں رہ سکتا -

یا - یہ کہ باہم فریقین کے مقدمہ بٹوارہ خانگی ہوچکا ہے جسکو عرصہ ہوگیا - اور فریقین اپنے اپنے حصہ پر بطور ملکیت جداگانہ قابض ہیں -

یا - یہ کہ سائل بٹوارہ نے جو فرد مقبوضہ جداگانہ داخل کیں ہیں وہ صحیح نہیں ہے کوئی بٹوارہ باہم فریقین نہیں ہوا ہے وغیرہ وغیرہ -

نوٹ - جو عذرات متعلق دفعہ ۱۱۱ اوپر تحریر کئے گئے ہیں وہ کسی طرح پورے نہیں ہیں ہر مقدمہ کے واقعات جداگانہ ہوتے ہیں - جب کسی مقدمہ میں ایسی عذرداری کرنا

ضروری ہو تو حقیقداران کو چاہیے کہ تمام کاغذات یعنی نقول کھیوٹ و تجویز میں یا اور تمام دستاویزات متعلق ایسی عذرداری کے۔

اشتہار دفعہ ۱۱۰ کے پہونچتے ہی اپنے وکیل یا مختار کو وکلائیں اور اگر کسی اور دستاویز یا تجویز کی ضرورت ہو تو اسکی بھی نقل حاصل کرا اور نہایت احتیاط سے عذرداری مرتب کرا کے عدالت میں پیش کریں۔ یہ عذرداری مثل عدالت دیوانی کے عرضیدعوی کے ہے۔ خواہ عدالت بٹوارہ کنندہ خود عدالت دیوانی کی طرح اسکا فیصلہ کرے۔ یا۔ اس جھگڑے کے فیصلہ کے لیئے کسی فریق کو عدالت دیوانی میں دعوی کرنے کے لیئے ہدایت کرے اور عدالت دیوانی کے وکلاء سے بھی مشورہ کر لیا جائے (اگر ضرورت ہو)

نمونہ دیگر

بعدالت حاکم بٹوارہ ضلع بلند شہر

نمبر سنہ ۱۹۲ء

رادھے شیام ولد مرلی منوہر قوم برہمن ساکن و حقیت دار موضع اورنگ آباد پرگنہ و تحصیل انوپ شہر ضلع بلند شہر خواستگار بٹوارہ

بنام

۱۔ سیتا رام ولد دشرتھ رام
۲۔ لچھمن داس } پسران کیول رام
۳۔ رام سرن داس } قوم ٹھاکر سورج بنسی ساکنان و حقیت داران موضع اورنگ آباد پرگنہ و تحصیل انوپ شہر ضلع بلند شہر خواستگاران

درخواست بٹوارہ مکمل حسب دفعہ ۱۰۷ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء

خواستگار بٹوارہ حسب ذیل عرض پرداز ہے۔

نمبر ۱۔ یہ کہ موضع اورنگ آباد پرگنہ و تحصیل انوپ شہر ضلع بلند شہر کھاتہ کھیوٹ نمبر ۱ رقبہ صہ ۲ بیگہ پختہ جمعی صہ روپیہ میں مدعی نصف کا مالک و قابض مندرجہ کھیوٹ ہے۔ اور بقیہ نصف کے مدعا علیہم حقیقداران ہیں۔

نمبر ۲ - یہ کہ انتظاماً بغرض تحصیل و تشخیص فریقین مقدمہ تحصیل لگان کرتے ہیں۔ مگر کوئی تقسیم باضابطہ نہیں ہوئی ہے۔ بلحاظ آمدنی و خرچ کھیوٹ ہذا کی باہمی سمجھوتہ منافع کا ہوتا رہتا ہے

نمبر ۳ - یہ کہ سمجھوتہ منافع میں اکثر دقت پیدا ہوتی ہے۔ مدعا علیہم بطور خود بٹوارہ کرنے پر رضامند نہیں ہیں۔ اور مدعی اپنے حق و حصہ کا جداگانہ محال بنوانا چاہتا ہے۔ بنا بریں وجوہات اور انکار سے بمقام موضع اورنگ آباد اندر حدود آراضی علاقہ عدالت ہذا کے پیدا ہوئی

نمبر ۴ - بنابران سائل بٹوارہ کی درخواست ہے کہ نصف حصہ مدعی مفصلہ ذیل کا بٹوارہ ہو کر ایک محال مکمل معہ جمیع حق حقوق متعلقہ حق و حصہ مدعی مثل آراضی مزروعہ و غیر مزروعہ جنگل و تالاب و آبادی وغیرہ بنا دیا جائے۔

نمبر ۵ - خرچہ ابتداً سائل ادا کریگا اور بعد ختم بٹوارہ مدعا علیہم سے بقدر حصہ انکے مدعی پائیگا

تفصیل حقیت

تفصیل کل حقیت				تفصیل حصہ خواستگار			
نمبر کھیوٹ	نوعیت حق	رقبہ	جمع مال	نمبر کھیوٹ	حصہ خواستگار	رقبہ حصہ خواستگار	جمع مال
۱	زمینداری	[illegible] بیگہ	[illegible]	۱	½	[illegible] بیگہ	[illegible]

عبارت تصدیق

عرض

فدوی رادھے شیام ولد مرلی منوہر خواستگار

عذرداری حسب دفعہ ۱۱۱ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء (بمقدمہ مندرجہ بالا)

منجانب سبھا رام و لچھمن داس وغیرہ بوجوہ ذیل گذارش ہے۔

نمبر ۱ - یہ کہ بروئے بٹوارہ خانگی خواستگاران اور انکے مورثان عرصہ دراز سے منجملہ آراضی کھیوٹ متدعویہ کے صرف ۱۰ بیگہ پختہ کے مالک ہیں۔

نمبر ۲ - یہ کہ اس مخصوص رقبہ کے نمبران علیحدہ ہیں جنکی تفصیل ذیل میں کی جاتی ہے اور بوقت تقسیم خانگی اس رقبہ ۱۰ بیگہ پختہ کی مالیت برابر نصف خواستگار کے

مان کر تقسیم عمل میں آئی جسکو عرصہ زائد از پچاس سال ہو چکا ہے۔

نمبر ۳ - یہ کہ بقیہ آراضی میں کوئی حق و حصہ خواستگار کا نہیں ہے۔ کوئی سمجھوتہ منافع تا بین
خواستگار یا مورث خواستگار اور عذرداران اور مورث عذرداران کبھی نہیں
ہوا ہے۔ اور نہ خواستگار نے کبھی کوئی منافع پایا۔

نمبر ۴ - یہ کہ مورث خواستگار نے ایک مرتبہ نالش تقسیم حساب بنام مورث عذرداران دائر
کی تھی جسمیں منجانب مورث عذرداران اسی بنیاد پر جوابدہی ہوئی اور وہ
دعوی مورث خواستگار عدالت سے ڈسمس ہو گیا۔ اب دعوی خواستگار
نسبت ملکیت بقیہ آراضی میں مسئلہ امر تجویز شدہ عارض ہے۔

نمبر ۵ - یہ کہ تجویز منافع کو بھی عرصہ زائد بارہ سال ہو چکے ہیں۔ اب دعوی ملکیت
خواستگار میں تمادی عارض ہے۔

نمبر ۶ - یہ کہ عرصہ دراز سے فریقین اپنی اپنی ملکیت جداگانہ پر قابض ہیں۔ ایک کو
دوسرے سے کچھ تعلق نہیں ہے۔

نمبر ۷ - یہ کہ عذرداران نے اپنی ملکیت میں جو پہلے خراب حیثیت کی تھی بہ لاگت کثیر چند
چاہات پختہ طیار کرائے اور بہت سی آراضی کو جو اونچی نیچی اور ناقابل زراعت
تھی بصرف کثیر قابل زراعت بنایا۔ اور دو قطعہ باغ انبہ نصب کئے اور دھرمشالہ
بہ لاگت دس ہزار روپیہ بازار طیار کرائی ہے۔ اور اب عذردار کے حصہ داری
آراضی کا منافع زیادہ ہو گیا ہے۔

نمبر ۸ - یہ کہ خواستگار اسی وجہ سے اب درخواست تقسیم پیش کرتا ہے۔

نمبر ۹ - یہ کہ خواستگار کو کوئی حق تقسیم کا باقی نہیں ہے۔ امید کہ بعد ملاحظہ عذرداری
دئے جانے ثبوت کے درخواست مدعی خارج فرمائی جاوے۔ اور خرچہ عذردار
بذمہ خواستگار عاید فرمایا جاوے۔

جو نمونے درخواست ہائے بٹوارہ اور عذرداریوں کے لکھے گئے ہیں۔ وہ کسی طرح مکمل نہیں کہے جا سکتے۔ ہر موضع اور محال کے حالات الگ الگ ہوتے ہیں۔ تمام حالات پر خوب سوچ سمجھ کر درخواست یا عذرداری پیش کرنا چاہیئے۔

اسیطرح پر اگر روبکار طرز تقسیم پر یا بعد مرتب ہو جانے قرعہ جات کے۔ قرعہ جات پر عذرداری کرنے کی ضرورت ہو۔ تو عذرداری نہایت ہوشیاری سے مرتب کر کے پیش کرنا چاہیئے۔

نقشہ کورٹ فیس و طلبانہ و میعاد درخواست و عذرداری و اپیل متعلق بٹوارہ

نمبر شمار	نام درخواست	میعاد	کورٹ فیس	طلبانہ
۱	درخواست بٹوارہ	ہر وقت گذر سکتی	۸ر	عہ ر
۲	عذرداری دفعہ ۱۱۱	تاریخ مقررہ اشتہار دفعہ ۱۱۰ سے پہلے	۸ر	عہ ر
۳	عذرداری روبکار طرز تقسیم	میعاد اشتہار سے پہلے	۸ر	عہ ر
۴	عذرداری قرعہ جات	"	۸ر	عہ ر
۵	دیگر درخواست ہائے	حسب ضرورت موقع	۸ر	۰

نوٹ۔ طلبانہ درخواست ہائے ابتدا یا اپیل ایک روپیہ سے کم نہ ہوگا اگر تعداد فریق ثانیان یا رسپانڈنٹیان چار سے زائد ہو تو ہر فی کس چالیس تک باقی کل و عمہ روپیہ۔

نمبر شمار	احکام قابل اپیل	کہاں اپیل ہوگا	میعاد	کورٹ فیس	طلبانہ
	ڈگری و احکام قابل اپیل				
۱	حکم دفعہ ۱۰۹	کمشنر قسمت	۶۰ یوم	۸ر	عہ ر
۲	حکم دفعہ ۱۱۱ ضمن (ب) اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول	کلکٹر ضلع	۳۰ یوم	۸ر	عہ ر

۳	ڈگری دفعہ ۱۱ ضمن (۳)	صاحب جج ضلع	مالیت جائداد نزاعی پر بموجب کورٹ فیس ایکٹ	۳۰ یوم	طلبانہ ۸؎	بموجب قواعد عدالت دیوانی
۴	اپیل دوم	ہائیکورٹ یا چیف کورٹ اودھ	//	۹۰ یوم	بموجب قواعد ہائیکورٹ یا جوڈیشنل کمشنر	
۵	اپیل عذرداری طرز تقسیم یا وار تقسیم حسب دفعہ ۱۱۴	صاحب کلکٹر	۸؎ ر	۳۰ یوم	عہ ر	
۶	جب روبکار طرز تقسیم خود کلکٹر نے تحریر کیا	صاحب کمشنر	عہ ر	۶۰ یوم	عہ ر	
۷	اپیل دوم جملہ احکام	صاحب کمشنر	عہ ر	۶۰ یوم	عہ ر	
۸	اپیل اول جملہ احکام حاکم بٹوارہ	صاحب کلکٹر	۸؎ ر	۳۰ یوم	عہ ر	
۹	اپیل دوئم یا سوئم بخلاف حکم کمشنر	صاحبان بورڈ	عہ ر	۹۰ یوم	عہ ر	

نوٹ اگر مالیت پانچہزار سے زائد ہو تو اپیل بعدالت العالیہ ہائیکورٹ یا فیس کورٹ میں ہوگا

ختم شد

ضروری اطلاع

جس وقت میں نے اشتہار اس رسالہ کا لاء رپورٹر الہ آباد میں جاری کیا تھا مجھ کو امید تھی کہ ایک ہفتہ کے اندر یہ رسالہ مکمل ہو کر ہدیہ ناظرین ہو جائیگا مگر چند وجوہ سے دیر ہوئی ناظرین معاف فرمائیں۔ اس دوران میں جو آرڈرس کتاب ہذا کے موصول ہوئے وہ بہت زیادہ قابل اطمینان ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب مقبول عام ہوگی۔ اس لئے رعایتی قیمت (۱۲ ار) کی میعاد آخر ستمبر ۱۹۲۷ء تک اور بڑھائی جاتی ہے۔ مگر آرڈر پانچ کتاب سے کم نہ ہو۔

ہندی میں بھی اس کتاب کا ترجمہ ہو رہا ہے۔ ۵۰۰ درخواستیں آنے پر اس کی اشاعت کا انتظام کروں گا۔

اٹل بہاری لال مختار

زمیندار صاحبان

آپ بہت روپیہ مقدمات بٹوارہ میں صرف کرتے ہیں۔ مگر ایک روپیہ صرف کر کے اگر اس رسالہ کو آپ پڑھ لیں گے تو بہت سے صرفہ بیجا سے بچ جاویں گے۔

مؤلف

رسالہ مینڈبندی

بہت جلد چھپ کر ہدیۂ ناظرین ہوگا۔ قیمت ۸ہ

تمام درخواستیں

بنام بابو ہیرالال سکسینہ اینڈ برادرس۔ بک سیلرس اینڈ اسٹیشنرس محلہ تمولی پاڑہ علی گڑھ یا بنام مؤلف کے آنا چاہئیں

اطلاع:۔ اکھٹی کتابیں منگانے میں محصول ڈاک اور وی پی کے خرچ میں کفایت ہوتی ہے۔ درخواستیں یکجائی آنی چاہئیں۔

مؤلف

DUE DATE
